

الأربعين :

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ
فِي
مَنَاقِبِ الْحَسَنِينِ

ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز



فصل : 1

تسمية النبي صلى الله عليه وآله وسلم الحسن و الحسين عليهما السلام
(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے شہزادوں کا نام حسن و حسین علیہما السلام رکھنا)

فصل : 2

الحسن و الحسين من أسماء الجنة حبيهما الله
(حسن اور حسین جنت کے ناموں میں سے دو نام ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے حجاب میں رکھا)

فصل : 3

قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم : الحسن و الحسين هما أبنائي
(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : حسنین کریمین علیہما السلام میرے بیٹے ہیں)

فصل : 4

الحسن و الحسين عليهما السلام أهل البيت
(حسنین کریمین علیہما السلام اہل بیت ہیں)

فصل : 5

النبي صلى الله عليه وآله وسلم هو عصبتهما و وليهما و أبوهم
(حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی حسنین کریمین علیہما السلام کا نسب، ولی اور باپ ہیں)

فصل : 6

إن الحسن و الحسين عليهما السلام خير الناس نسب
(حسنین کریمین علیہما السلام لوگوں میں سے سب سے بہتر نسب والے ہیں)

فصل : 7

الحسن و الحسين عليهما السلام هما ريحانتي من الدني
(حسنین کریمین علیہما السلام ہی میرے گلشن دنیا کے پھول ہیں)

فصل : 8

تأذين النبي صلى الله عليه وآله وسلم في أذن الحسن و الحسين عليهما السلام
(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسنین کریمین علیہما السلام کے کانوں میں آذان کہنا)

فصل : 9

عقبة النبي صلى الله عليه وآله وسلم عن الحسن و الحسين عليهما السلام
(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسنین کریمین علیہما السلام کی طرف سے عقیقہ کرنا)

فصل : 10

الحسن و الحسين عليهما السلام كانا أشبه بالنبي صلى الله عليه وآله وسلم
(حسنین کریمین علیہما السلام - - - سراپا شبیہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے)

فصل : 11

يرث الحسن و الحسين عليهما السلام أوصاف النبي صلى الله عليه وآله وسلم
(حسنین کریمین علیہما السلام - - - وارثان اوصاف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

فصل : 12

الحسن و الحسين عليهما السلام سيدا شباب أهل الجنة
(حسنین کریمین علیہما السلام تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں)

فصل : 13

الحسن و الحسين عليهما السلام طهرهما الله تطهير
(اللہ تعالیٰ نے حسنین کریمین علیہما السلام کو کمال تطہیر کی شان عظیم سے نواز دیا)

فصل : 14

قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم : من أحبني فليحب هُذَيْن (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس پر ان دونوں سے محبت کرنا واجب ہے)

فصل : 15

من أحب الحسن والحسين عليهما السلام فقد أحبني (جس نے حسنین علیہما السلام سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی)

فصل : 16

من أحب الحسن والحسين عليهما السلام فقد أحبه الله (جس نے حسنین علیہما السلام سے محبت کی اس سے اللہ نے محبت کی)

فصل : 17

قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم : من أحب هُذَيْن كان معي يوم القيامة (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس نے ان دونوں سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہو گا)

فصل : 18

قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم : اللهم إني أحبهما فأحبهم (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر)

فصل : 19

من أبغض الحسن والحسين عليهما السلام فقد أبغضني (جس نے حسنین کریمین علیہما السلام سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا)

فصل : 20

من أبغض الحسن والحسين عليهما السلام أبغضه الله (جس نے حسنین علیہما السلام سے بغض رکھا وہ اللہ کے ہاں مبعوض ہو گیا)

فصل : 21

قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم : اللهم عاد من عاداهم و وال من والاهم (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے اللہ! جو ان سے عداوت رکھے تو اس سے عداوت رکھ اور جو ان کو دوست رکھے تو اسے دوست رکھ)

فصل : 22

النبي صلى الله عليه وآله وسلم حارب لمن حارب الحسن والحسين عليهما السلام (جس نے حسن و حسین علیہما السلام سے جنگ کی اس سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان جنگ فرما دیا)

فصل : 23

قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم : بأبي و أمي أنتم (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میرے ماں باپ آپ پر قربان)

فصل : 24

فزع النبي صلى الله عليه وآله وسلم ببيداء الحسن والحسين عليهما السلام (حسین کریمین علیہما السلام کے رونے سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پریشان ہو گئے)

فصل : 25

نزل النبي صلى الله عليه وآله وسلم من المنبر للحسن والحسين عليهما السلام (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین کریمین علیہما السلام کی خاطر اپنے منبر شریف سے نیچے اتر آئے)

فصل : 26

الحسن والحسين عليهما السلام كانا يمصان لسان النبي صلى الله عليه وآله وسلم (حسین کریمین علیہما السلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک چوستے تھے)

فصل : 27

الحسن والحسين عليهما السلام كانا يلعبان علي بطن النبي صلى الله عليه وآله وسلم

(حسنین کریمین علیہما السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شکم مبارک پر کھیلتے تھے)

فصل : 28

رکب الحسن والحسین علیہما السلام علی ظهر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلال الصلوة
(حسنین کریمین علیہما السلام دوران نماز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے)

فصل : 29

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم للحسینین : نعم الراکبان هم
(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسنین کریمین علیہما السلام سے فرمانا : یہ دونوں کیسے اچھے سوار ہیں)

فصل : 30

کان یطیل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم السجود للحسن والحسین علیہما السلام
(حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین کریمین علیہما السلام کی خاطر سجدوں کو لمبا کر لیتے تھے)

فصل : 31

کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یضمّ الحسن والحسین علیہما السلام الیہ تحت ثوبہ
(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں شہزادوں کو چادر کے اندر اپنے جسم اطہر سے جمٹا لیتے تھے)

فصل : 32

أول من یدخل الجنة مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم هو الحسن والحسین علیہما السلام
(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے وہ حسنین کریمین علیہما السلام ہیں)

فصل : 33

تزیین اللہ عزوجل الجنة بالحسن والحسین علیہما السلام
(اللہ تعالیٰ کا حسنین کریمین علیہما السلام کی موجودگی کے ذریعے جنت کو آراستہ کرنا)

فصل : 34

یکون الحسن والحسین علیہما السلام فی قبة تحت العرش یوم القيامة
(حسنین کریمین علیہما السلام قیامت کے دن عرش الہی کے گنبد کے نیچے ہوں گے)

فصل : 35

یکون الحسن والحسین علیہما السلام مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم القيامة
(حسنین کریمین علیہما السلام قیامت کے دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہیں گے)

فصل : 36

استعاذة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم للحسن والحسین علیہما السلام
(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسنین کریمین علیہما السلام کے لئے خصوصی دم فرمانا)

فصل : 37

ضوء الطريق للحسن والحسین علیہما السلام ببرقة
(آسمانی بجلی کا حسنین کریمین علیہما السلام کے لئے راستہ روشن کرنا)

فصل : 38

تشجيع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجبریل علیہ السلام للحسینین علیہما السلام علی المصارعة
(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبرئیل علیہ السلام کا حسنین کریمین علیہما السلام کو داد دینا)

فصل : 39

کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقولُ الحسن والحسین علیہما السلام
(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین کریمین علیہما السلام کا بوسہ لیتے تھے)

فصل : 40

ذهب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم للمباهلة ومعہ الحسن والحسین علیہما السلام
(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مباہلہ کے وقت حسنین کریمین علیہما السلام کو اپنے ساتھ لے گئے)

مأخذ و مراجع

فصل : 1

تسمية النبي صلى الله عليه وآله وسلم الحسن و الحسين عليهما السلام

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے شہزادوں کا نام حسن و حسین علیہما السلام رکھنا)

1. عن علي رضي الله عنه قال : لما ولد حسن سماه حمزة، فلما ولد حسين سماه بإسم عمه جعفر. قال : فدعاني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم و قال : إني أمرت أن أغير إسم هذين. فقلت : أالله و رسوله أعلم، فسماهما حسنا و حسيناً. ” حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب حسن پیدا ہوا تو اس کا نام حمزہ رکھا اور جب حسین پیدا ہوا تو اس کا نام اس کے چچا کے نام پر جعفر رکھا۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلا کر فرمایا : مجھے ان کے یہ نام تبدیل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا : اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے نام حسن و حسین رکھے۔“

1. احمد بن حنبل، المسند، 1 : 159

2. ابو يعلي، المسند، 1 : 384، رقم : 498

3. حاكم، المستدرک، 4 : 308، رقم : 7734

4. مقدسي، الاحاديث المختاره، 2 : 352، رقم : 734

5. هيثمى، مجمع الزوائد، 8 : 52

6. ابن عساکر، تاريخ دمشق الكبير، 7 : 116

7. ذهبي، سير أعلام النبلاء، 3 : 247

8. مزي، تهذيب الكمال، 6 : 399، رقم : 1323

2. عن سلمان رضي الله عنه قال : قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم : سميتهما يعني الحسن والحسين باسم ابني هارون شبرا و شبيرا.

” حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : میں نے ان دونوں یعنی حسن اور حسین کے نام ہارون (علیہ السلام) کے بیٹوں شبر اور شبیر کے نام پر رکھے ہیں۔“

1. طبراني، المعجم الكبير، 6 : 263، رقم : 6168

2. هيثمى، مجمع الزوائد، 8 : 52

3. ديلمى، الفردوس، 2 : 339، رقم : 3533

4. ابن حجر مكي، الصواعق المحرقة، 2 : 563

3. عن سالم رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : اني سميت ابني هذين حسن و حسين بأسماء ابني هارون شبر و شبير.

” حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : میں نے اپنے ان دونوں بیٹوں حسن اور حسین کے نام ہارون (علیہ السلام) کے بیٹوں شبر اور شبیر کے نام پر رکھے ہیں۔“

1. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 2 : 774، رقم : 1367

2. ابن ابی شیبہ، المصنف، 6 : 379، رقم : 32185

3. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 97، رقم : 2777

4. عن عكرمة قال : لما ولدت فاطمة الحسن بن علي جاء ت به الي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فسماه حسنا، فلما ولدت حسينا جاء ت به الي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقالت : يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! هذا أحسن من هذا تعني حسينا فشق له من اسمه فسماه حسينا.

”حضرت عكرمة رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے ہاں حسن بن علی علیہما السلام کی ولادت ہوئی تو وہ انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لائیں، لہذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا نام حسن رکھا اور جب حسین کی ولادت ہوئی تو انہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں لا کر عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ (حسین) اس (حسن) سے زیادہ خوبصورت ہے لہذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے نام سے اخذ کر کے اُس کا نام حسین رکھا۔“

1. عبدالرزاق، المصنف، 4 : 335، رقم : 7981

2. ابن عساکر، تاریخ دمشق الكبير، 14 : 119

3. ذہبی، سیر أعلام النبلاء، 3 : 48

4. مزی، تہذیب الکمال، 6 : 224

5. عن جعفر بن محمد عن ابیه أن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشتق اسم حسین من حسن و سمي حسنا و حسينا یوم سابعهما.

”حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسین کا نام حسن سے اخذ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں کے نام حسن اور حسین علیہما السلام ان کی پیدائش کے ساتویں دن رکھے۔“

1. محب طبری، ذخائر العقبیٰ، 1 : 119

2. دولابی، الذریۃ الطاہرہ، 1 : 85، رقم : 146

6. عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال : لما ولدت فاطمة الحسن جاء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال : أروني ابني ما سمیتموہ؟ قال : قلت : سمیتہ حربا فقال : بل هو حسن فلما ولدت الحسین جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال : أروني ابني ما سمیتموہ؟ قال : قلت : سمیتہ حربا قال : بل هو حسین ثم لما ولدت الثالث جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال : أروني ابني ما سمیتموہ؟ قلت : سمیتہ حربا. قال : بل هو محسن. ثم قال : إنما سمیتهم باسم ولد ہارون شبر و شبیر و مشبر.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب فاطمہ کے ہاں حسن کی ولادت ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا : مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : نہیں بلکہ وہ حسن ہے پھر جب حسین کی ولادت ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا : مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا : میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : نہیں بلکہ وہ حسین ہے۔ پھر جب تیسرا بیٹا پیدا ہوا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا : مجھے میرا بیٹا دکھاؤ، تم نے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا : میں نے اس کا نام حرب رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : نہیں بلکہ اس کا نام محسن ہے۔ پھر ارشاد فرمایا : میں نے ان کے نام ہارون (علیہ السلام) کے بیٹوں شبر، شبیر اور مشبر کے نام پر رکھے ہیں۔“

1. حاکم، المستدرک، 3 : 180، رقم : 4773

2. احمد بن حنبل، المسند، 1 : 118، رقم : 935

3. ابن حبان، الصحيح، 15 : 410، رقم : 6985

4. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 96، رقم : 2773، 2774

5. ہیثمی، مجمع الزوائد، 8 : 52

6. عسقلانی، الاصابه، 6 : 243، رقم : 8296

عسقلانی نے اس کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے۔

7. بخاری، الادب المفرد، 1 : 286، رقم : 823

فصل : 2

الحسن والحسين من أسماء الجنة حجبهما الله

(حسن اور حسین جنت کے ناموں میں سے دو نام ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے حجاب میں رکھا)

7. عن المفضل قال : إن الله حجب اسم الحسن والحسين حتي سمي بهما النبي صلى الله عليه وآله وسلم ابنيه الحسن والحسين.

”مفضل سے روایت ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حسن اور حسین کے ناموں کو حجاب میں رکھا یہاں تک کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بیٹوں کا نام حسن اور حسین رکھا۔“

1. نيهاني، الشرف المؤيد : 424

2. نووي، تهذيب الأسماء، 1 : 162، رقم : 118

3. ابن اثير، اسد الغابه في معرفة الصحابه، 2 : 13

8. عن عمران بن سليمان قال : الحسن و الحسين اسمان من أسماء أهل الجنة لم يكونا في الجاهلية.

”عمران بن سليمان سے روایت ہے کہ حسن اور حسین اہل جنت کے ناموں میں سے دو نام ہیں جو کہ دور جاہلیت میں پہلے کبھی نہیں رکھے گئے تھے۔“

1. دولابي، الذرية الطاهره، 1 : 68، رقم : 99

2. ابن حجر مكي، الصواعق المحرقة : 192

3. ابن اثير، اسد الغابه في معرفة الصحابه، 2 : 25

4. مناوي، فيض القدير، 1 : 105

مرج البحرين في مناقب الحسين

فصل : 3

قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم : الحسن والحسين هما أبناي

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : حسنین کریمین علیہما السلام میرے بیٹے ہیں)

9. عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما قال : رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أخذ بيد الحسن والحسين و يقول :

ہذان اٰبنای.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں : میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن و حسین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا : یہ میرے بیٹے ہیں۔“

1. ذہبی، سیر أعلام النبلاء، 3 : 284

2. دیلمی، الفردوس، 4 : 336، رقم : 6973

3. ابن جوزی، صفوة الصفوة، 1 : 763

4. محب طبري، ذخائر العقبي في مناقب ذوي القربى، 1 : 124

10. عن فاطمة سلام الله عليها قالت : أن رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم أتاهما يوما. فقال : أين ابناي؟ فقالت : ذهب بهما علي، فتوجه رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم فوجدهما يلعبان في مشربة و بين أيدهما فضل من تمر. فقال : يا علي! ألا تقلب ابني قبل الحر.

”سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا : میرے بیٹے کہاں ہیں؟ میں نے عرض کیا : علی رضی اللہ عنہ ان کو ساتھ لے گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی تلاش میں متوجہ ہوئے تو انہیں پانی پینے کی جگہ پر کھیلتے ہوئے پایا اور ان کے سامنے کچھ کھجوریں بچی ہوئی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے علی! خیال رکھنا میرے بیٹوں کو گرمی شروع ہونے سے پہلے واپس لے آنا۔“

1. حاکم، المستدرک، 3 : 180، رقم : 4774

2. دولابي، الذرية الطاهرة، 1 : 104، رقم : 193

11. عن المسيب بن نجبة قال : قال علي بن أبي طالب : قال النبي صلي الله عليه وآله وسلم : إن كل نبي اعطي سبعة نجباء أو نقيباً، و أعطيت أنا أربعة عشر. قلنا : من هم؟ قال : أنا و أبناي و جعفر و حمزة و أبوبكر و عمر و مصعب بن عمير و بلال و سلمان و المقداد و حذيفة و عمار و عبد الله بن مسعود.

”مسیب بن نجبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ہر نبی کو سات نجیب یا نقیب عطا کئے گئے جبکہ مجھے چودہ عطا کئے گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ کون ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا : میں، میرے دونوں بیٹے، جعفر، حمزہ، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، مقداد، حذیفہ، عمار اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم۔“

1. ترمذي، الجامع الصحيح، 6 : 123، كتاب المناقب، رقم : 3785

2. احمد بن حنبل، المسند، 1 : 142، رقم : 1205

3. شيباني، الأحاد والمثاني، 1 : 189، رقم : 244

4. طبراني، المعجم الكبير، 6 : 215، رقم : 6047

5. ابن موسي، معاصر المختصر، 2 : 314

6. طبري، الرياض النضرة في مناقب العشرة، 1 : 225، رقم : 7، 8

7. ابن عبدالبر، الاستيعاب في معرفة الأصحاب، 3 : 1140

8. حلي، السيرة الحلبية، 3 : 390

9. ابن احمد خطيب، وسيلة الاسلام، 1 : 77

12. عن علي رضي الله عنه قال : ان الله جعل لكل نبي سبعة نجباء و جعل لنبينا أربعة عشر، منهم : أبوبكر و عمر و علي و الحسن والحسين و حمزة و جعفر و أبوزر و عبداللہ بن مسعود و المقداد و عمار و سلمان و حذيفة و بلال.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں : اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کے سات نجباء بنائے جبکہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چودہ نجیب عطا کئے۔ ان میں ابوبکر، عمر، علی، حسن، حسین، حمزہ، جعفر، ابوزر، عبداللہ بن مسعود، مقداد، عمار، سلمان، حذیفہ اور بلال رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔“

1. خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، 12 : 484، رقم : 6957
2. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 1 : 228، رقم : 276
3. دارقطنی، العلل، 3 : 262، رقم : 395
4. ابن جوزی، العلل المتناهیة، 1 : 282، رقم : 455

فصل : 4

الحسن و الحسين عليهما السلام أهل البيت

(حسنین کریمین علیہما السلام اہل بیت ہیں)

13. عن أم سلمة رضى الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم جمع فاطمة و حسنا و حسينا ثم أدخلهم تحت ثوبه ثم قال : اللهم هؤلاء أهل بيتي.

”ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ سلام اللہ علیہا اور حسن و حسین علیہما السلام کو جمع فرما کر ان کو اپنی چادر میں لے لیا اور فرمایا : اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔“

1. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 53، رقم : 2663

2. طبرانی، المعجم الكبير، 23 : 308، رقم : 696

3. ابن موسیٰ، معتصر المختصر، 2 : 266

4. حاکم، المستدرک، 3 : 158، رقم : 4705

5. طبری، جامع البيان في تفسير القرآن، 22 : 8

6. ابن کثیر، تفسير القرآن العظيم، 3 : 486

14. عن سعد بن ابي وقاص رضى الله عنه قال : لما نزلت هذه الاية (فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَ أَبْنَاءَكُمْ) دعا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : عليا و فاطمة و حسنا و حسينا فقال : اللهم هؤلاء اهلي.

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آیتِ مباہلہ ”آپ فرما دیں او ہم اپنے بیٹوں کو بلاتے ہیں اور تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ“ نازل ہوئی تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا : یا اللہ! یہ میرے اہل (بیت) ہیں۔“

1. مسلم، الصحيح، 4 : 1871، کتاب فضائل الصحابه، رقم : 2404

2. ترمذی، الجامع الصحيح، 5 : 225، کتاب تفسير القرآن، رقم : 2999

3. احمد بن حنبل، المسند، 1 : 185، رقم : 1608

4. حاکم، المستدرک، 3 : 163، رقم : 4719

5. بیہقی، السنن الكبرى، 7 : 63، رقم : 13170

6. دورقی، مسند سعد، 1 : 51، رقم : 19

7. محب طبري، ذخائر العقبی في مناقب ذوي القربى، 1 : 25

15. عن ابي سعيد الخدري رضى الله عنه في قوله (إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ) قال : نزلت في خمسة في رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم و علي و فاطمة و الحسن و الحسين.

”حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ”اے نبی کے گھر والو! اللہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے“ کے بارے میں فرماتے ہیں : یہ آیت مبارکہ ان پانچ بستوں کے بارے میں نازل ہوئی : حضور نبی اکرم، علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم الصلوٰۃ والسلام۔“

(15) 1. طبرانی، المعجم الاوسط، 3 : 80، رقم : 3456

2. طبرانی، المعجم الصغير، 1 : 23، رقم : 325
 3. ابن حبان، طبقات المحدثین، 3 : 384
 4. خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، 10 : 278
 5. طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، 22 : 6
- فائدہ : انہی پانچ ہستیوں کی متذکرہ تخصیص کے باعث عامۃ المسلمین میں ”پنج تن“ کی اصطلاح مشہور ہے۔ جو شرعاً درست ہے اس میں کوئی مبالغہ یا اعتقادی غلو ہرگز نہیں۔

مرج البحرین فی مناقب الحسنین

فصل : 5

النبي صلي الله عليه وآله وسلم هو عصبتهما و وليهما و أبوهما

(حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی حسنین کریمین علیہما السلام کا نسب، ولی اور باپ ہیں)

16. عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول : كل بني انثي فان عصبتهم لأبيهم ما خلا ولد فاطمة، فإني أنا عصبتهم و أنا أبوهم.
”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا : ہر عورت کے بیٹوں کی نسبت ان کے باپ کی طرف ہوتی ہے ماسوائے فاطمہ کی اولاد کے، کہ میں ہی ان کا نسب ہوں اور میں ہی ان کا باپ ہوں۔“

1. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 44، رقم : 2631

2. ہیثمی، مجمع الزوائد، 4 : 224

3. شوکانی، نیل الاوطار، 6 : 139

4. صنعانی، سبل السلام، 4 : 99

اس روایت میں بشر بن مہران کو ابن حبان نے ’الثقات‘ (8 : 140) میں ثقہ شمار کیا ہے۔

5. حسینی، البیان والتعريف، 2 : 144، رقم : 1314

6. محب طبری، ذخائر العقبي في مناقب ذوي القربى، 1 : 121

17. عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول : كل سبب و نسب منقطع يوم القيامة ما خلا سببي و نسبي كل ولد أب فان عصبتهم لأبيهم ما خلا ولد فاطمة فإني أنا أبوهم و عصبتهم.
”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا : قیامت کے دن میرے حسب و نسب کے سوا ہر سلسلہ نسب منقطع ہو جائے گا۔ ہر بیٹے کی باپ کی طرف نسبت ہوتی ہے ماسوائے اولاد فاطمہ کے کہ ان کا باپ بھی میں ہی ہوں اور ان کا نسب بھی میں ہی ہوں۔“

1. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 2 : 626، رقم : 1070

2. حسینی، البیان والتعريف، 2 : 145، رقم : 1316

3. محب طبری، ذخائر العقبي في مناقب ذوي القربى، 1 : 169

مختصراً یہ روایت درج ذیل محدثین نے روایت کی ہے :

4. عبدالرزاق، المصنف، 6 : 164، رقم : 10354
5. بیہقی، السنن الکبریٰ، 7 : 64، رقم : 13172
6. طبرانی، المعجم الاوسط، 6 : 357، رقم : 6609
7. طبرانی، المعجم الکبیر، 3 : 44، رقم : 2633
8. ہیثمی، مجمع الزوائد، 4 : 272

18. عن جابر رضی اللہ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لكل بني أم عصبۃ ینتمون الیہم إلا ابني فاطمة فانا و لیہما و عصبیتہما.

”حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ہر ماں کے بیٹوں کا آبائی خاندان ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتے ہیں سوائے فاطمہ کے بیٹوں کے، پس میں ہی ان کا ولی ہوں اور میں ہی ان کا نسب ہوں۔“

1. حاکم، المستدرک، 3 : 179، رقم : 4770
2. ابو یعلیٰ، المسند، 2 : 109، رقم : 6741
3. طبرانی، المعجم الکبیر، 3 : 44، رقم : 2632
4. سخاوی، استجلاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول و ذوی الشرف : 130

19. عن فاطمة الکبریٰ سلام اللہ علیہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : لكل بني أنثي عصبۃ ینتمون إلیہ إلا ولد فاطمة، فانا ولیہم و أنا عصبیتہم.

”سیدہ فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ہر عورت کے بیٹوں کا خاندان ہوتا ہے جس کی طرف وہ منسوب ہوتے ہیں ماسوائے فاطمہ کی اولاد کے، پس میں ہی ان کا ولی ہوں اور میں ہی ان کا نسب ہوں۔“

1. طبرانی، المعجم الکبیر، 22 : 423، رقم : 1042
2. ابویعلیٰ، المسند، 12 : 109، رقم : 6741
3. ہیثمی، مجمع الزوائد، 4 : 224
4. خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، 11 : 285
5. دیلمی، الفردوس، 3 : 264، رقم : 4787
6. مزی، تہذیب الکمال، 19 : 483
7. عجلونی، کشف الخفاء، 2 : 157، رقم : 1968

فصل : 6

إن الحسن و الحسین علیہما السلام خیر الناس نسباً

(حسنین کریمین علیہما السلام لوگوں میں سے سب سے بہتر نسب والے ہیں)

20. عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : أیہا الناس! ألا أخبرکم بخیر الناس جدا و جدۃ؟ ألا أخبرکم بخیر الناس خالا و خالۃ؟ ألا أخبرکم بخیر الناس أباً و أمماً؟ ہما الحسن و الحسین، جدہما رسول اللہ، و جدتہما خدیجۃ بنت خویلد، و أمہما فاطمۃ بنت رسول اللہ، و أبوہما علی بن ابی طالب، و عمہما جعفر بن ابی طالب، و عمتہما أم ہانی بنت ابی طالب، و خالہما القاسم بن رسول اللہ، و خالاتہما زینب و رقیۃ و أم کلثوم بنات رسول اللہ، جدہما فی الجنۃ و أبوہما فی الجنۃ و أمہما فی الجنۃ، و عمہما فی الجنۃ و عمتہما فی الجنۃ، و خالاتہما فی الجنۃ، و ہما فی الجنۃ.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

اے لوگو! کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) نانا نانی کے اعتبار سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) چچا اور پھوپھی کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ کیا میں تمہیں ان کے بارے میں خبر نہ دوں جو (اپنے) ماں باپ کے لحاظ سے سب لوگوں سے بہتر ہیں؟ وہ حسن اور حسین ہیں، ان کے نانا اللہ کے رسول، ان کی نانی خدیجہ بنت خویلد، ان کی والدہ فاطمہ بنت رسول اللہ، ان کے والد علی بن ابی طالب، ان کے چچا جعفر بن ابی طالب، ان کی پھوپھی ام ہانی بنت ابی طالب، ان کے ماموں قاسم بن رسول اللہ اور ان کی خالہ رسول اللہ کی بیٹیاں زینب، رقیہ اور ام کلثوم ہیں۔ ان کے نانا، والد، والدہ، چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ (سب) جنت میں ہوں گے اور وہ دونوں (حسنین کریمین) بھی جنت میں ہوں گے۔“

1. طبرانی، المعجم الکبیر، 3 : 66، رقم : 2682
2. طبرانی، المعجم الاوسط، 6 : 298، رقم : 6462
3. ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، 13 : 229
4. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 184
5. ہندی، کنز العمال، 12 : 118، رقم : 34278
6. محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، 1 : 130

مرج البحرین فی مناقب الحسنین

فصل : 7

الحسن و الحسنین علیہما السلام ہما ریحانتای من الدنیا

(حسنین کریمین علیہما السلام ہی میرے گلشن دنیا کے پھول ہیں)

21. عن ابن ابی نعم : سمعت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما و سأله عن المحرم، قال شعبة : أحسبه بقتل الذباب، فقال : أهل العراق یسألون عن الذباب و قد قتلوا ابن ابنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، و قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : ہما ریحانتای من الدنیا.

”ابن ابونعم فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حالت احرام کے متعلق دریافت کیا۔ شعبہ فرماتے ہیں کہ میرے خیال میں (محرم کے) مکھی مارنے کے بارے میں پوچھا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا : اہل عراق مکھی مارنے کا حکم پوچھتے ہیں حالانکہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے (حسین) کو شہید کر دیا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے : وہ دونوں (حسن و حسین علیہما السلام) ہی تو میرے گلشن دنیا کے دو پھول ہیں۔“

1. بخاری، الصحیح، 3 : 1371، کتاب فضائل الصحابہ، رقم : 3543
2. احمد بن حنبل، المسند، 2 : 85، رقم : 5568
3. ابن حبان، الصحیح، 15 : 425، رقم : 6969
4. طیالسی، المسند، 1 : 260، رقم : 1927
5. ابونعیم اصبہانی، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، 5 : 70
6. ابونعیم اصبہانی، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، 7 : 168

22. عن عبدالرحمن بن ابی نعم : أن رجلا من أهل العراق سأل ابن عمر رضي الله عنهما عن دم البعوض يصيب الثوب؟ فقال ابن عمر رضي الله عنهما : انظروا إلي هذا يسأل عن دم البعوض و قد قتلوا ابن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، و سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول : ان الحسن و الحسين هما ريحانتي من الدنيا.
”حضرت عبدالرحمن بن ابی نعم سے روایت ہے کہ ایک عراقی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ کپڑے پر مچھر کا خون لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا : اس کی طرف دیکھو، مچھر کے خون کا مسئلہ پوچھتا ہے حالانکہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے (حسین) کو شہید کیا ہے اور میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا : حسن اور حسین ہی تو میرے گلشن دُنیا کے دو پھول ہیں۔“

1. ترمذی، الجامع الصحیح، 5 : 657، ابواب المناقب، رقم : 3770
2. بخاری، الصحیح، 5 : 2234، کتاب الادب، رقم : 5648
3. نسائی، السنن الكبرى، 5 : 50، رقم : 8530
4. احمد بن حنبل، المسند، 2 : 93، رقم : 5675
5. احمد بن حنبل، المسند، 2 : 114، رقم : 5940
6. ابو یعلیٰ، المسند، 10 : 106، رقم : 5739
7. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 127، رقم : 2884
8. حکمی، معارج القبول، 3 : 1201

23. عن أبي أيوب الأنصاري رضي الله عنه قال : دخلت علي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم والحسن والحسين عليهما السلام يلعبان بين يديه أو في حجره، فقلت : يا رسول الله صلى الله عليك وسلم أتحبهما؟ فقال : و كيف لا أحبهما وهما ريحانتي من الدنيا أشمهما.

”حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن و حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے یا گود میں کھیل رہے تھے۔ میں نے عرض کیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے محبت کرتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میں ان سے محبت کیوں نہ کروں حالانکہ میرے گلشن دُنیا کے یہی تو دو پھول ہیں جن کی مہک کو سونگھتا رہتا ہوں (انہی پھولوں کی خوشبو سے کیف و سرور پاتا ہوں)۔“

1. طبرانی، المعجم الكبير، 4 : 155، رقم : 3990
2. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 181
3. عسقلانی، فتح الباری، 7 : 99
4. مبارکپوری، تحفة الأحوذی، 6 : 32
5. ذہبی، سیر أعلام النبلاء، 3 : 282

فصل : 8

تأذین النبي صلي الله عليه وآله وسلم في أذن الحسن والحسين عليهما السلام

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسنین کریمین علیہما السلام کے کانوں میں اذان کہنا)

24. عن أبي رافع رضي الله عنه : أن النبي صلي الله عليه وآله وسلم أذن في أذن الحسن والحسين عليهما السلام حين ولدا.
”حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حسن اور حسین پیدا ہوئے تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ان کے کانوں میں اذان دی۔“

1. رویانی، المسند، 1 : 429، رقم : 708
2. طبرانی، المعجم الكبير، 1 : 313، رقم : 926
3. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 31، رقم : 2579
4. ہیثمی، مجمع الزوائد، 4 : 60
5. ابن ملقن انصاری، خلاصة البدر المنیر، 2 : 392، رقم : 2713
6. شوکانی، نیل الاوطار، 5 : 230
7. صنعانی، سبل السلام، 4 : 100

25. عن ابي رافع رضي الله عنه قال : رايت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذن في اذن الحسن بن علي حين ولدته فاطمة بالصلاة.

”حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ کے ہاں حسن بن علی کی ولادت ہونے پر ان کے کانوں میں نماز والی اذان دی۔“

1. ترمذی، الجامع الصحيح، 4 : 97، کتاب الاضاحی، رقم : 1514
2. ابوداؤد، السنن، 4 : 328، کتاب الادب، رقم : 5105
3. احمد بن حنبل، المسند، 6 : 391
4. رویانی، المسند، 1 : 455، رقم : 682
5. طبرانی، المعجم الكبير، 1 : 315، رقم : 931
6. عبدالرزاق، المصنف، 4 : 336، رقم : 7986
7. بیہقی، السنن الکبریٰ، 9 : 305

26. عن ابي رافع رضي الله عنه قال : رايت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذن في اذن الحسين حين ولدته فاطمة. هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه.

”حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ کے ہاں حسین کی ولادت پر ان کے کانوں میں اذان دی۔“

1. حاکم، المستدرک، 3 : 197، رقم : 4827
- حاکم نے اس روایت کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے جبکہ بخاری و مسلم نے اس کی تخریج نہیں کی۔
2. عسقلانی، تلخیص الحبیبر، 4 : 149، رقم : 1985
3. ابن ملقن انصاری، خلاصة البدر المنیر، 2 : 391، رقم : 2713
4. شوکانی، نیل الاوطار، 5 : 229

مرج البحرين في مناقب الحسين

فصل : 9

عقبة النبي صلى الله عليه وآله وسلم عن الحسن و الحسين عليهما السلام

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسنین کریمین علیہما السلام کی طرف سے عقیقہ کرنا)

27. عن ابن عباس رضي الله عنهما : أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عق عن الحسن و الحسين كبشاً كبشاً.
”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کریمین کی طرف سے عقیقے میں ایک ایک دنبہ ذبح کیا۔“

1. ابوداؤد، السنن، 3 : 107، کتاب الصحایا، رقم : 2841
2. ابن جارود، المنتقی، 1 : 229، رقم : 12 - 911
3. بیہقی، السنن الکبری، 9 : 302
4. طبرانی، المعجم الکبیر، 11 : 316، رقم : 11856
5. ابن عبدالبر، التمهید، 4 : 314
6. خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، 10 : 151، رقم : 5302
7. صنعانی، سبل السلام، 4 : 97
8. ابن رشد، بداية المجتهد، 1 : 339
9. ابن موسیٰ، معاصر المختصر، 1 : 276

28. عن أنس رضي الله عنه : أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم عق عن الحسن و الحسين بكبشين.
”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کریمین کی طرف سے دو دنبے عقیقہ کے لئے ذبح کئے۔“

1. ابویعلیٰ، المسند، 5 : 323، رقم : 2945
2. طبرانی، المعجم الاوسط، 2 : 246، رقم : 1878
3. مقدسی، الاحادیث المختارہ، 7 : 85، رقم : 2490
4. ہیثمی، مجمع الزوائد، 4 : 57
5. وادیاثی، تحفة المحتاج، 2 : 538، رقم : 1701

29. عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : عق رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن الحسن و الحسين بكبشين.
”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کریمین کی طرف سے عقیقے میں دو دو دنبے ذبح کئے۔“

1. نسائی، السنن، 7 : 165، کتاب العقیقہ، رقم : 4219
2. نسائی، السنن الکبری، 3 : 76، رقم : 4545
3. سیوطی، تنویر الحوالک، 1 : 335، رقم : 1071
4. زرقانی، شرح الموطا، 3 : 130
5. شوکانی، نیل الاوطار، 5 : 227
6. مبارکپوری، تحفة الاحوذی، 5 : 87
7. صنعانی، سبل السلام، 4 : 98

30. عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده : أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم عق عن الحسن و الحسين، عن كل واحد منهما كبشين اثنتين مثليين متكافئين.

”حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن اور حسین میں سے ہر ایک کی طرف سے ایک ہی جیسے دو دو دنبے عقیقہ میں ذبح کئے۔“
حاکم، المستدرک، 4 : 265، رقم : 7590

31. عن عائشة رضي الله عنها أنها قالت : عرق رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عن حسن شاتين و عن حسين شاتين، ذبحهما يوم السابع.

”ام المومنين حضرت عائشه صديقہ بيان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن اور حسين کی پيدائش کے ساتویں دن ان کی طرف سے دو دو بکریاں عقیقہ میں ذبح کیں۔“

1. عبدالرزاق، المصنف، 4 : 330، رقم : 7963

2. ہیثمی، مجمع الزوائد، 4 : 58

3. ابن حبان، الصحيح، 12 : 127، رقم : 5311

4. وادياشي، تحفة المحتاج، 2 : 537، رقم : 1700

5. ہیثمی، موارد الظمان، 1 : 260، رقم : 1056

6. دولابي، الذرية الطاهرة، 1 : 85، رقم : 148

32. عن علي رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عرق عن الحسن و الحسين. (32)

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کریمین کی طرف سے عقیقہ کیا۔“

1. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 29، رقم : 2572

2. ہیثمی، مجمع الزوائد، 4 : 58

فصل : 10

الحسن والحسين عليهما السلام كانا أشبه بالنبي صلى الله عليه وآله وسلم

(حسنین کریمین علیہما السلام . . . سراپا شبیہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے)

33. عن علي رضي الله عنه قال : الحسن أشبه برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما بين الصدر إلي الراس، والحسين أشبه بالنبي صلى الله عليه وآله وسلم ما كان أسفل من ذلك.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حسن سینہ سے سر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل شبیہ تھے اور حسین سینہ سے نیچے تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل شبیہ تھے۔“

1. ترمذي، الجامع الصحيح، 5 : 660، ابواب المناقب، رقم : 5779

2. احمد بن حنبل، المسند، 1 : 99، رقم : 774

3. ابن حبان، الصحيح، 15 : 430، رقم : 6974

4. طيالسي، المسند، 1 : 91، رقم : 130

5. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 2 : 774، رقم : 1366

6. مقدسي، الاحاديث المختارة، 2 : 394، رقم : 780، 781

7. ہیثمی، مواردالظمان، 1 : 553، رقم : 2235

8. ابن جوزي، صفوة الصفوه، 1 : 763

9. ذهبي، سير أعلام النبلاء، 3 : 250

34. عن علي رضي الله عنه، قال : من سره أن ينظر إلي أشبه الناس برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما بين عنقه الي وجهه فلينظر إلي الحسن بن علي، و من سره أن ينظر إلي أشبه الناس برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما بين عنقه الي كعبه خلقا و لونا فلينظر إلي الحسين بن علي.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں : جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں میں ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے چہرے تک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے کامل شبیہ ہو تو وہ حسن بن علی کو دیکھ لے

اور جس شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ لوگوں میں ایسی ہستی کو دیکھے جو گردن سے ٹخنے تک رنگت اور صورت دونوں میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے کامل شبیہ ہو تو وہ حسین بن علی کو دیکھ لے۔“
طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 95، رقم : 2768، 2759

35. عن انس رضى الله عنه قال : كان الحسن و الحسين أشبههم برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم .
”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسن و حسین علیہما السلام دونوں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔“
عسقلانی، الاصابه في تمييز الصحابه، 2 : 77، رقم : 1726

36. عن محمد بن الضحاک الحزامي قال : كان وجه الحسن بن علي يشبه وجه رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم و كان جسد الحسين يشبه جسد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم .
”محمد بن ضحاک حزامی روایت کرتے ہیں کہ حسن بن علی علیہما السلام کا چہرہ مبارک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس کی شبیہ تھا اور حسین کا جسم مبارک حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس کی شبیہ تھا۔“
ابن عساکر، تاریخ دمشق الكبير، 14 : 127

مرج البحرين في مناقب الحسين

فصل : 11

برث الحسن والحسين عليهما السلام أوصاف النبي صلى الله عليه وآله وسلم

(حسنيين كريمين عليهما السلام . . . وارثان اوصاف مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

37. عن فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : أنها أتت بالحسن والحسين أباهما رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في شكوة التي مات فيها، فقالت : تورثهما يا رسول الله شيئاً. فقال : أما الحسن فله هيبتي و سؤددي و أما الحسين فله جراتي و جودي.

”سیدہ فاطمہ صلوات اللہ علیہا سے روایت ہے کہ وہ اپنے بابا حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض الوصال کے دوران حسن اور حسین کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لائیں اور عرض کیا : یا رسول اللہ! انہیں اپنی وراثت میں سے کچھ عطا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : حسن میری بیبت و سرداری کا وارث ہے اور حسین میری جرات و سخاوت کا۔“

1. شیبانی، الأحاد والمثاني، 1 : 299، رقم : 408

2. شیبانی، الأحاد والمثاني، 5 : 370، رقم : 2971

3. طبرانی، المعجم الكبير، 22 : 423، رقم : 1041

4. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 185

5. شوکانی، درالسحابه : 310

6. محب طبري، ذخائر العقبي في مناقب ذوي القربي، 1 : 129

38. عن أم أيمن رضي الله عنها قالت : جاءت فاطمة بالحسن و الحسين إلي النبي صلى الله عليه وآله وسلم، فقالت : يا نبي الله صلى الله عليك وسلم! انحلها؟ فقال : نحلنا هذا الكبير المهابة والحلم، و نحلنا هذا الصغير المحبة والرضي.
”حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حسنین کریمین علیہما السلام کو ساتھ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان دونوں بیٹوں حسن و حسین کو کچھ عطا فرمائیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میں نے اس بڑے بیٹے (حسن) کو بیبت و بردباری عطا کی اور چھوٹے بیٹے (حسین) کو محبت اور رضا عطا کی۔“
1. دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، 4 : 280، رقم : 6829
2. ہندی، کنز العمال، 13 : 760، رقم : 37710

39. عن زينب بنت أبي رافع : أتت فاطمة بابنيها إلي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في شكواه الذي توفي فيه، فقالت لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : هذان ابناك فورثهما شيئا. قال : أما حسن فان له هيبتي و سؤددى، و أما حسين فان له جراتي و جودي.

”حضرت زینب بنت ابی رافع سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض الوصال کے دوران اپنے دونوں بیٹوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائیں اور عرض کیا : یہ آپ کے بیٹے ہیں، انہیں اپنی وراثت میں سے کچھ عطا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : حسن کے لئے میری بیبت و سرداری کی وراثت ہے اور حسین کے لئے میری جرات و سخاوت کی وراثت۔“
1. عسقلانی، تہذیب التہذیب، 2 : 299، رقم : 615
2. عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، 7 : 674، رقم : 11232
3. مزی، تہذیب الکمال، 6 : 400

40. عن أبي رافع رضي الله عنه قال : جاءت فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بحسن و حسين إلي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في مرضه الذي قبض فيه، فقالت : هذان ابناك فورثهما شيئا. فقال لها : أما حسن فان له ثباتي و سؤددى، و أما حسين فان له حزامتي و جودي.
”حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں : سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض الوصال میں اپنے دونوں بیٹوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائیں اور عرض پرداز ہوئیں : یہ آپ کے بیٹے ہیں انہیں کچھ وراثت میں عطا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : حسن کے لئے میری ثابت قدمی اور سرداری کی وراثت ہے اور حسین کے لئے میری طاقت و سخاوت کی وراثت۔“
1. طبرانی، المعجم الاوسط، 6 : 222
2. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 185

فصل : 12

الحسن و الحسين عليهما السلام سيدا شباب أهل الجنة

(حسین کریمین علیہما السلام تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں)

41. عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : الحسن و الحسين سيدا شباب أهل الجنة.
”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : حسن اور حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔“

1. ترمذی، الجامع الصحیح، 5 : 656، ابواب المناقب، رقم : 3768
2. نسائی، السنن الکبریٰ، 5 : 50، رقم : 8169
3. ابن حبان، الصحیح، 15 : 412، رقم : 6959
4. احمد بن حنبل، المسند، 3 : 3، رقم : 11012
5. ابن ابی شیبہ، المصنف، 6 : 378، رقم : 32176
6. طبرانی، المعجم الاوسط، 2 : 347، رقم : 2190
7. طبرانی، المعجم الاوسط، 6 : 10، رقم : 5644
8. حاکم، المستدرک، 3 : 182، رقم : 4778
9. ہیثمی، مواردالظمان، 1 : 551، رقم : 2228
10. ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (9 : 201)' میں اس کے روات کو صحیح قرار دیا ہے۔
11. سیوطی، الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور، 5 : 489
12. نسائی، خصائص علی، 1 : 142، رقم : 129
13. حکمی، معارج القبول، 3 : 1200

42. عن حذیفة رضي الله عنه قال : سألتني أمي : متي عهدك تعني بالنبي صلي الله عليه وآله وسلم فقلت : ما لي به عهد منذ كذا وكذا، فنالت مني، فقلت لها : دعيني آتي النبي صلي الله عليه وآله وسلم فأصلي معه المغرب و أسأله أن يستغفر لي ولك، فأثبت النبي صلي الله عليه وآله وسلم، فصليت معه المغرب، فصلي حتي صلي العشاء ثم أنفقت فتبعته فسمع صوتي فقال : من هذا؟ حذیفة! قلت : نعم، قال : ما حاجتك؟ غفر الله لك ولأمك. قال : ان هذا ملك لم ينزل الأرض قط قبل هذه الليلة، استأذن ربه أن يسلم علي و يبشرني بأن فاطمة سيدة نساء أهل الجنة و أن الحسن و الحسين سيدا شباب أهل الجنة.

”حضرت حذیفة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ نے مجھ سے پوچھا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضری کا میرا معمول کیا ہے۔ میں نے کہا کہ اتنے دنوں سے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکا۔ وہ مجھ سے ناراض ہوئیں۔ میں نے کہا کہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں ابھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں، ان کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں گا اور ان سے عرض کروں گا کہ میرے اور آپ کے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ پس میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور ان کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوافل ادا فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا فرمائی پھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھر کی طرف روانہ ہوئے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چلنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری آواز سنی تو فرمایا یہ کون ہے؟ حذیفة! میں نے عرض کیا : جی ہاں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا تمہاری کیا حاجت ہے؟ اللہ تعالیٰ تمہیں اور تمہاری ماں کو بخش دے پھر فرمایا : یہ ایک فرشتہ ہے جو اس سے پہلے دنیا میں کبھی نہیں اترا۔ اس نے اپنے رب سے اجازت چاہی کہ مجھ پر سلام عرض کرے اور مجھے بشارت دے کہ فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے اور حسن اور حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔“

1. ترمذی، الجامع الصحیح، 5 : 660، ابواب المناقب، رقم : 3781
2. ابن حبان، الصحیح، 15 : 413، رقم : 6960
3. نسائی، السنن الکبریٰ، 5 : 80، رقم : 8298
4. احمد بن حنبل، المسند، 5 : 391، رقم : 23377
5. ابن ابی شیبہ، المصنف، 6 : 378، رقم : 32177
6. طبرانی، المعجم الکبیر، 3 : 37، رقم : 2606
7. حاکم، المستدرک، 3 : 439، رقم : 5630
8. ہیثمی، مواردالظمان، 1 : 551، رقم : 2229
9. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 183
10. ابن حجر مکی، الصواعق المحرقة، 2 : 560

43. عن علي رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : الحسن و الحسين سيذا شباب أهل الجنة.
”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : حسن اور حسین تمام جوانان جنت کے سردار ہیں۔“

1. ابن ابی شیبہ، المصنف، 6 : 378، رقم : 32179

2. بزار، المسند، 3 : 102، رقم : 885

3. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 36، رقم : 3601

4. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 4182

44. عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول : نحن ولد عبدالمطلب سادة أهل الجنة : أنا و حمزة و علي و جعفر و الحسن و الحسين و المهدي.
”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم عبدالمطلب کی اولاد اہل جنت کے سردار ہیں جن میں میں، حمزہ، علی، جعفر، حسن، حسین اور مہدی شامل ہیں۔“

1. ابن ماجہ، السنن، 2 : 1368، کتاب الفتن، رقم : 4087

2. حاکم، المستدرک، 3 : 233، رقم : 4940

3. ابن حبان، طبقات المحدثین بأصبهان، 2 : 290، رقم : 177

4. کنانی، مصباح الزجاجة، 4 : 204، رقم : 1452

5. دیلمی، الفردوس، 1 : 53، رقم : 142

6. عسقلانی، تہذیب التہذیب، 7 : 283، رقم : 544

7. مزی، تہذیب الکمال، 5 : 53

45. عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال : الحسن و الحسين سيذا شباب أهل الجنة.
”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : حسن اور حسین تمام جوانان جنت کے سردار ہیں۔“

1. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 35، رقم : 2598

طبرانی نے ’المعجم الاوسط (5 : 243، رقم : 5208)‘ میں حضرت أسامہ بن زید سے مروی حدیث بھی بیان کی ہے۔

2. ابن عساکر، تاریخ دمشق الكبير، 14 : 132

3. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 182

46. عن ابن عمر رضي الله عنهما قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : الحسن و الحسين سيذا شباب أهل الجنة.
”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : حسن اور حسین تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔“

1. ابن ماجہ، السنن، 1 : 44، باب فضائل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، رقم : 118

2. حاکم، المستدرک، 3 : 182، رقم : 4780

3. ابن عساکر، تاریخ دمشق الكبير، 14 : 133

4. کنانی، مصباح الزجاجة، 1 : 20، رقم : 48

5. ذہبی، میزان الاعتدال، 6 : 474

47. عن الحسين بن علي رضي الله عنهما قال سمعت جدي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول : لا تسبوا الحسن و الحسين، فانهما سيذا شباب أهل الجنة من الأولين و الآخرين.

”حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنے نانا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا : حسن اور حسین کو گالی مت دینا کیونکہ وہ پہلی اور پچھلی تمام امتوں کے جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔“

1. ابن عساکر، تاریخ دمشق الكبير، 14 : 131

2. بیہمی نے ’مجمع الزوائد (9 : 184)‘ میں اسے مختصراً روایت کیا ہے۔

3. طبرانی، المعجم الاوسط، 1 : 118، رقم : 366

4. شوکانی، در السحابہ فی مناقب القرابہ والصحابہ : 301

48. عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة.

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : حسن اور حسین تمام جوانان جنت کے سردار ہیں۔“

1. حاکم، المستدرک، 3 : 182، رقم : 4779

2. ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء، 5 : 58

3. ابن عساکر، تاریخ دمشق الكبير، 14 : 133

49. عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال : إن ملكا من السماء لم يكن زارني، فأستأذن الله في زيارتي، فبشرني أن الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : آسمان کے ایک فرشتے نے (اس سے پہلے) میری زیارت کی تھی، اس نے میری زیارت کے لئے اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کی اور مجھے یہ خوشخبری سنائی کہ حسن اور حسین تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔“

1. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 36، رقم : 2604

2. نسائی، السنن الكبرى، 5 : 146، رقم : 8515

3. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 183

4. مزی، تہذیب الکرمال، 26 : 391

5. ذہبی، سیر أعلام النبلاء، 2 : 167

6. ذہبی، میزان الاعتدال، 6 : 329

50. عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : خير شبابكم الحسن والحسين. ”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : تمہارے جوانوں میں سے سب سے بہتر (جوان) حسن اور حسین ہیں۔“

1. خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، 4 : 391، رقم : 2280

2. ہندی، کنز العمال، 12 : 102، رقم : 34191

3. ابن عساکر، تاریخ دمشق الكبير، 14 : 167

مرج البحرين في مناقب الحسين

فصل : 13

الحسن و الحسين عليهما السلام طهرهما الله تطهيرا

(الله تعالى نے حسنین کریمین علیہما السلام کو کمالِ تطہیر کی شانِ عظیم سے نواز دیا)

51. عن صفية بنت شيبة قالت : قالت عائشة رضي الله عنها : خرج النبي صلى الله عليه وآله وسلم غداة و عليه مرط مرحل من شعر أسود. فجاء الحسن بن علي فأدخله، ثم جاء الحسين فدخل معه ثم جاءت فاطمة فأدخلها، ثم جاء علي فأدخله، ثم قال : (إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت و يطهركم تطهيرا).

”حضرت صفیہ بنت شیبہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کے وقت باہر تشریف لائے درآن حالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی جس پر سیاہ اون سے کجاؤوں کے نقش بنے ہوئے تھے۔ حسن بن علی علیہما السلام آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا پھر حسین آئے اور آپ کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر فاطمہ سلام اللہ علیہا آئیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا، پھر علی آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ پڑھی ”اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دور کر دے اور تم کو کمال درجہ طہارت سے نواز دے۔“

1. مسلم، الصحيح، 4 : 1883، کتاب فضائل الصحابة، رقم : 2424

2. ابن ابي شيبة، المصنف، 6 : 370، رقم : 36102

3. احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، 2 : 672، رقم : 149

4. ابن راهويه، المسند، 3 : 678، رقم : 1271

5. حاكم، المستدرک، 3 : 159، رقم : 4705

6. بيهقي، السنن الكبرى، 2 : 149

7. طبري، جامع البيان في تفسير القرآن، 22 : 6، 7

8. بغوي، معالم التنزيل، 3 : 529

9. ابن كثير، تفسير القرآن العظيم، 3 : 485

10. سيوطي، الدر المنثور في التفسير بالماثور، 6 : 605

11. مبارك پوري، تحفة الأحوذی، 9 : 49

52. عن ام سلمة رضي الله عنها قالت : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : ألا! لا يحل هذا المسجد لجنب و لا لحائض إلا لرسول الله و علي و فاطمة و الحسن و الحسين. ألا! قد بينت لكم الأسماء أن لا تضلوا.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : خیردار! یہ مسجد کسی جنبی اور حائضہ (عورت) کے لئے حلال نہیں، سوائے رسول اللہ، علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے۔ ان برگزیدہ ہستیوں کے علاوہ کسی کے لئے مسجد نبوی میں آنا جائز نہیں، آگاہ ہو جاؤ! میں نے تمہیں نام بتا دیئے ہیں تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔“

1. بيهقي، السنن الكبرى، 7 : 65، رقم : 13178، 13179

2. هندي، كنز العمال، 12 : 101، رقم : 34183

3. ابن عساکر، تاريخ دمشق الكبير، 14 : 166

4. ابن كثير، فصول من السيرة، 1 : 273

5. سيوطي، خصائص الكبرى، 2 : 424

53. عن عمر بن ابي سلمة ربيب النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال : لما نزلت هذه الآية علي النبي صلى الله عليه وآله وسلم

(إِنَّمَا يَرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا). في بيت أم سلمة، فدعا فاطمة و حسنا و حسينا، فجاللهم بكساء، و علي خلف ظهره فجعله بكساء، ثم قال : اللهم! هؤلاء أهل بيتي، فاذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهيرا.

”حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پروردہ عمر بن ابی سلمہ فرماتے ہیں کہ جب ام سلمہ کے گھر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت ”اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح) کی آلودگی دور کر دے اور تم کو خوب پاک و صاف کر دے“ نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ اور حسنین کریمین سلام اللہ علیہم کو بلایا اور انہیں ایک کملی میں ڈھانپ لیا۔ علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا : اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، پس ان سے ہر قسم کی آلودگی دور فرما اور انہیں خوب پاک و صاف کر دے۔“

1. ترمذی، الجامع الصحیح، 5 : 351، کتاب تفسیر القرآن، رقم : 3205
2. طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، 22 : 8
3. ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، 2 : 17
4. محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، 1 : 21

54. عن ام سلمة رضي الله عنها ان النبي صلي الله عليه وآله وسلم ! جلت علي الحسن و الحسين و علي و فاطمة كساء ثم قال : اللهم هؤلاء اهل بيتي و خاصتي اذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهيرا.

”حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن، حسین، علی اور فاطمہ سلام اللہ علیہم پر چادر پھیلائی اور فرمایا : اے اللہ! یہ میرے اہل بیت اور مقرب ہیں، ان سے ہر قسم کی آلودگی دور فرما اور انہیں اچھی طرح پاکیزگی و طہارت سے نواز دے۔“

1. ترمذی، الجامع الصحیح، 5 : 699، کتاب المناقب، رقم : 3871
2. احمد بن حنبل، المسند، 6 : 304، رقم : 26639
3. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 54، رقم : 2668
4. طبری، جامع البیان فی تفسیر القرآن، 22 : 8
5. ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، 3 : 485
6. عسقلانی، تہذیب التہذیب، 2 : 297

فصل : 14

قال النبي صلي الله عليه وآله وسلم : من أحبني فليحب هذين

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس پر ان دونوں سے محبت کرنا واجب ہے)

55. عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما قال : قال النبي صلي الله عليه وآله وسلم : من أحبني فليحب هذين.
”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس نے مجھ سے محبت کی، اس پر لازم ہے کہ وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔“

1. نسائی، السنن الكبرى، 5 : 50، رقم : 8170
2. نسائی، فضائل الصحابہ، 1 : 20، رقم : 67
3. ابن خزیمہ، الصحیح، 2 : 48، رقم : 887
4. بزار، المسند، 5 : 226، رقم : 1834
5. شاشی، المسند، 2 : 113، رقم : 638
6. ابویعلیٰ، المسند، 9 : 250، رقم : 5368
7. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 179
8. عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، 2 : 17

56. عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : لما نزلت (قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى) قالوا : يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! ومن قرابتك هؤلاء الذين و جبت علينا مودتهم؟ قال : علي و فاطمة و أبناهما.
- ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آیت مبارکہ ”فرما دیں میں تم سے اس (تبلیغ حق اور خیرخواہی) کا کچھ صلہ نہیں چاہتا بجز اہل قرابت سے محبت کے“ نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ کے وہ کون سے قرابت دار ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : علی، فاطمہ اور ان کے دونوں بیٹے (حسن و حسین)۔“
1. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 47، رقم : 2641
 2. طبرانی، المعجم الكبير، 11 : 444، رقم : 12259
 3. ہیثمی، مجمع الزوائد، 7 : 103

57. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول في الحسن والحسين : من أحبني فليحب هذين.
- ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حسن اور حسین علیہما السلام کے متعلق فرماتے ہوئے سنا : جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس پر ان دونوں سے محبت کرنا واجب ہے۔“
1. طیالسی، المسند، 1 : 327، رقم : 2052
 2. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 180

58. عن زر بن جیش قال : قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم : من أحبني فليحب هذين.
- ”حضرت زر بن جیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جو مجھ سے محبت رکھتا ہے اس پر ان دونوں سے محبت رکھنا واجب ہے۔“
1. ابن ابی شیبہ، المصنف، 6 : 378، رقم : 32174
 2. بیہقی، السنن الکبریٰ، 2 : 263، رقم : 3237

مرج البحرين في مناقب الحسين

فصل : 15

من أحب الحسن والحسين عليهما السلام فقد أحبني

(جس نے حسنین علیہما السلام سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی)

59. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : من أحب الحسن والحسين فقد أحبني.
- ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے محبت کی، اس نے درحقیقت مجھ ہی سے محبت کی۔“
1. ابن ماجہ، السنن، باب في فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، 1 : 51، رقم : 143
 2. نسائی، السنن الكبرى، 5 : 49، رقم : 8168

3. احمد بن حنبل، المسند، 2 : 288، رقم : 7863
4. طبرانی، المعجم الاوسط، 5 : 102، رقم : 4795
5. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 47، رقم : 2645
6. ابو يعلي، المسند، 11 : 78، رقم : 2615
7. ابويعلی، المسند، 11 : 78، رقم : 6215
8. ابن راهويه، المسند، 1 : 248، رقم : 211
8. نسائي، فضائل الصحابه، 1 : 20، رقم : 65
9. کنانی، مصباح الزجاجة، 1 : 21، رقم : 52
10. خطيب بغدادی، تاريخ بغداد، 1 : 141

60. عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال للحسن والحسين : من أحبهما فقد أحبني.
”حضرت عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن و حسین علیہما السلام کے لئے فرمایا : جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ ہی سے محبت کی۔“

1. بزار، المسند، 5 : 217، رقم : 1820
 2. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 180
 3. ذہبی، سیر اعلام النبلاء، 3 : 254، 284
 4. ابن جوزي، صفوة الصفوة، 1 : 763
- بیٹمی نے اس کی اسناد کو درست قرار دیا ہے۔

61. عن أبي حازم قال : شهدت حسيناً حين مات الحسن و هو يدفع في قفا سعيد بن العاص و هو يقول : تقدم، فلولا السنة ما قدمتك، و سعيد امير علي المدينة يومئذ، قال : فلما صلوا عليه قام أبو هريرة فقال : أتتفنون علي ابن نبيكم تربة يدفنونه فيها، ثم قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول : من أحبهما فقد أحبني.

”ابوحازم بیان کرتے ہیں : میں حسن کی شہادت کے وقت حسین کے پاس حاضر تھا وہ سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کو گردن سے پکڑ کر آگے کرتے ہوئے کہہ رہے تھے : (نماز جنازہ پڑھانے کے لئے) آگے بڑھو، اگر سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ ہوتی تو میں آپ کو آگے نہ کرتا، اور سعید ان دنوں مدینہ کے امیر تھے۔ جب سب نے نماز جنازہ ادا کر لی تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، انہوں نے فرمایا : تم کس دل سے اپنے نبی کے صاحبزادے کو زمین میں دفن کر ان پر مٹی ڈالو گے اور ساتھ انہوں نے (غم میں ڈوب کر) یہ بھی کہا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے : جس نے ان سے محبت کی اس نے درحقیقت مجھ ہی سے محبت کی۔“

1. عبدالرزاق، المصنف، 3 : 71، رقم : 6369
2. احمد بن حنبل، المسند، 2 : 531
3. حاکم، المستدرک، 3 : 187، رقم : 4799
4. بیہقی، السنن الکبری، 4 : 28، رقم : 6685
5. ذہبی، سیر اعلام النبلاء، 3 : 276
6. عسقلانی، تہذیب التہذیب، 2 : 260
7. مزی، تہذیب الکمال، 6 : 254

فصل : 16

من أحب الحسن و الحسين عليهما السلام فقد أحبه الله

(جس نے حسنین علیہما السلام سے محبت کی اس سے اللہ نے محبت کی)

62. عن سلمان رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول : من أحبهما أحبني، ومن أحبني أحب الله، ومن أحب الله أدخله الجنة.

’سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا : جس نے حسن اور حسین علیہما السلام سے محبت کی، اس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی اس سے اللہ نے محبت کی، اور جس سے اللہ نے محبت کی اس نے اسے جنت میں داخل کر دیا۔‘
حاکم، المستدرک، 3 : 181، رقم : 4776

63. عن سلمان رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم للحسن و الحسين : من أحبهما أحببته، ومن أحببته أحب الله، ومن أحب الله أدخله جنات النعيم.

’سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن و حسین علیہما السلام کے لئے فرمایا : جس نے ان سے محبت کی اس سے میں نے محبت کی، اور جس سے میں محبت کروں اس سے اللہ محبت کرتا ہے، اور جس کو اللہ محبوب رکھتا ہے اسے نعمتوں والی جنتوں میں داخل کرتا ہے۔‘

1. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 50، رقم : 2655

2. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 181

3. شوکانی، در السحابه في مناقب القرابة والصحابه : 307

مرج البحرين في مناقب الحسين

فصل : 17

قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم : من أحب هذين كان معي يوم القيامة

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس نے ان دونوں سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہو گا)

64. عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه : أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أخذ بيد حسن و حسين، فقال : من أحبني و أحب هذين و أباهما و أمهما كان معي في درجتي يوم القيامة.

’حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن اور حسین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا : جس نے مجھ سے اور ان دونوں سے محبت کی اور ان کے والد سے اور ان کی والدہ سے محبت کی وہ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے ہی ٹھکانہ پر ہو گا۔‘

1. ترمذی، الجامع الصحيح، 5 : 641، ابواب المناقب، رقم : 3733

2. احمد بن حنبل، المسند، 1 : 77، رقم : 576

3. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 2 : 693، رقم : 1185

4. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 50، رقم : 2654

5. مقدسی، الاحاديث المختاره، 2 : 45، رقم : 421

6. خطيب بغدادی، تاريخ بغداد، 13 : 287، رقم : 7255

7. دولابی، الذرية الطاهره، 1 : 120، رقم : 234

8. مزی، تهذيب الكمال، 6 : 228

65. عن علی رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال : أنا و فاطمة و حسن و حسين مجتمعون، و من أحبنا يوم القيامة نأكل و نشرب حتي يفرق بين العباد.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میں، فاطمہ، حسن، حسین اور جو ہم سے محبت کرتے ہیں قیامت کے دن ایک ہی مقام پر جمع ہوں گے، ہمارا کھانا پینا بھی اکٹھا ہو گا تاآنکہ لوگ (حساب و کتاب کے بعد) جدا جدا کر دیئے جائیں گے۔“

1. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 41، رقم : 2623

2. ابن عساکر، تاریخ دمشق الكبير، 13 : 227

3. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 174

66. عن ابن عباس رضي الله عنهما رفعه : أنا شجرة، و فاطمة حملها، و علی لقاحها، و الحسن و الحسين ثمرتها، و المحبون أهل البيت ورفها، من الجنة حقاً حقاً.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً حدیث مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ”میں درخت ہوں، فاطمہ اس کی ٹہنی ہے، علی اس کا شگوفہ اور حسن و حسین اس کا پھل ہیں اور اہل بیت سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں، یہ سب جنت میں ہوں گے، یہ حق ہے حق ہے۔“

1. دیلمی، الفرووس بما ثور الخطاب، 1 : 52، رقم : 135

2. سخاوی، استجلاب ارتقاء الغرف بحب اقرباء الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ذوی الشرف : 99

فصل : 18

قال النبي صلي الله عليه وآله وسلم : اللهم إني أحبهما فأحبهما

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر)

67. عن البراء رضي الله عنه قال : أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم أبصر حسنا و حسينا، فقال : اللهم! إني أحبهما فأحبهما.

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کریمین علیہما السلام کی طرف دیکھ کر فرمایا : اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔“

1. ترمذی، الجامع الصحيح، 5 : 661، ابواب المناقب، رقم : 3782

2. ذہبی، سیر اعلام النبلاء، 3 : 252

3. شوکانی، نیل الاوطار، 6 : 140

ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

68. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال، قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : اللهم! إني أحبهما فأحبهما.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔“

1. احمد بن حنبل، المسند، 2 : 446، رقم : 9758

2. احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، 2 : 775، رقم : 1371

3. ابن ابی شیبہ، المصنف، 6 : 378، رقم : 32175

4. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 49، رقم : 6951

5. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 180

69. عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنهما : أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال للحسن و الحسين : اللهم! اني أحبهما فأحببهما.

”حضرت عبدالله بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین کریمین علیہما السلام کے بارے میں فرمایا : اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔“

1. بزار، المسند، 5 : 217، رقم : 1820

2. بزار نے ’المسند (8 : 253، رقم : 3317)‘ میں اسے ابن قرہ سے بھی روایت کیا ہے۔

3. بیہمی نے ’مجمع الزوائد (9 : 180)‘ میں بزار کی بیان کردہ دونوں روایات نقل کی ہیں۔

4. شوکانی نے بھی ’در السحابہ فی مناقب القرابۃ و الصحابہ (ص : 305، 306)‘ میں بزار کی بیان کردہ دونوں روایات نقل کی ہیں۔

70. عن أسامة بن زيد رضي الله عنهما قال، قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم : اللهم! اني أحبهما فأحببهما و أحب من يحبهما.

”حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر اور ان سے محبت کرنے والے سے بھی محبت کر۔“

1. ترمذی، الجامع الصحیح، 5 : 656، ابواب المناقب، رقم : 3769

2. ابن حبان، الصحیح، 15 : 423، رقم : 6967

3. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 39، رقم : 2618

4. مقدسی، الاحادیث المختارہ، 4 : 113، رقم : 1324

71. عن عبدالله بن عثمان بن خثيم برويه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم اخذ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يوما حسنا و حسينا فجعل هذا علي هذا الفخذ و هذا علي هذا الفخذ، ثم اقبل علي الحسن فقبله ثم اقبل علي الحسين فقبله ثم قال : اللهم! اني أحبهما فأحببهما.

”عبد اللہ بن عثمان بن خثیم برویہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوما حسنا و حسينا فجعل هذا علي هذا الفخذ و هذا علي هذا الفخذ، ثم اقبل علي الحسن فقبله ثم اقبل علي الحسين فقبله ثم قال : اللهم! اني أحبهما فأحببهما۔“

”عبد اللہ بن عثمان بن خثیم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن حسنین کریمین علیہما السلام کو پکڑ کر اپنی رانوں پر بٹھایا پھر حسن کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں بوسہ دیا پھر حسنین کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں بوسہ دیا، پھر فرمایا : اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔“

ابن راشد، الجامع، 11 : 140

72. عن يعلي بن مرة رضي الله عنه أن حسينا أقبلا يمشيان إلي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، فلما جاء أحدهما جعل يده في عنقه، ثم جاء الآخر فجعل يده الأخرى في عنقه، فقَبِلَ هذا ثم قَبِلَ هذا، ثم قال : اللهم! اني أحبهما فأحببهما.

”یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسنین کریمین علیہما السلام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف چل کر آئے، پس ان میں سے جب ایک پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا بازو اس کے گلے میں ڈالا، پھر دوسرا پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دوسرا بازو اس کے گلے میں ڈالا، بعد ازاں ایک کو چوما اور پھر دوسرے کو چوما اور فرمایا : اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔“

1. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 32، رقم : 2587

2. طبرانی، المعجم الكبير، 22 : 274، رقم : 703

3. قصاعي، مسند الشهاب، 1 : 50، رقم : 26

4. ذهبي، سير اعلام النبلاء، 3 : 255

73. عن أنس بن مالك رضي الله عنه يقول : سئل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : أي أهل بيتك أحب إليك؟ قال : الحسن و الحسين.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا : آپ کو اہل بیت میں سے سب سے زیادہ کون محبوب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : حسن اور حسین۔“

1. ترمذی، الجامع الصحیح، 5 : 657، ابواب المناقب، رقم : 3772

2. ابویعلیٰ، المسند، 7 : 274، رقم : 4294

3. شوکانی، در السحابہ فی مناقب القرباہ و الصحابہ : 301

مرج البحرین فی مناقب الحسنین

فصل : 19

من أبغض الحسن و الحسين عليهما السلام فقد أبغضني

(جس نے حسنین کریمین علیہما السلام سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا)

74. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : من أبغضهما فقد أبغضني.
”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس نے حسن اور حسین سے بغض رکھا اس نے مجھ ہی سے بغض رکھا۔“

1. ابن ماجہ، السنن، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، 1 : 51، رقم : 143

2. نسائی، السنن الکبریٰ، 5 : 49، رقم : 8168

3. احمد بن حنبل، المسند، 2 : 288، رقم : 7863

4. طبرانی، المعجم الاوسط، 5 : 102، رقم : 4795

5. طبرانی، المعجم الکبیر، 3 : 47، رقم : 2645

6. ابویعلیٰ، المسند، 11 : 78، رقم : 6215

7. ابن راہویہ، المسند، 1 : 248، رقم : 211

8. نسائی، فضائل الصحابہ، 1 : 20، رقم : 65

9. کنانی، مصباح الزجاجہ، 1 : 21، رقم : 52

10. خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، 1 : 141

75. عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنهما قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : من أبغضهما فقد أبغضني.
”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس نے حسن اور حسین سے بغض رکھا اس نے مجھ ہی سے بغض رکھا۔“

ذہبی، سیر اعلام النبلاء، 3 : 284

76. عن عبدالله بن عباس رضي الله عنهما قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : من أبغضهما فقد أبغضني.
”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ”جس نے حسن اور حسین سے بغض رکھا اس نے مجھ ہی سے بغض رکھا۔“

ابن عدی، الکامل، 3 : 434

فصل : 20

من أبغض الحسن و الحسين عليهما السلام أبغضه الله

(جس نے حسنین علیہما السلام سے بغض رکھا وہ اللہ کے ہاں مبغوض ہو گیا)

77. عن سلمان رضي الله عنه قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول : من أبغضهما أبغضني، و من أبغضني أبغضه الله، و من أبغضه الله أدخله النار.
”سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا : جس نے حسن و حسین علیہما السلام سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا، اور جس نے مجھ سے بغض رکھا وہ اللہ کے ہاں مبغوض ہو گیا اور جو اللہ کے ہاں مبغوض ہوا، اُسے اللہ نے آگ میں داخل کر دیا۔“
حاکم، المستدرک، 3 : 181، رقم : 4776

78. عن سلمان ص، قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم للحسن و الحسين من أبغضهما أو بغى عليهما أبغضته، و من أبغضته أبغضه الله، و من أبغضه الله أدخله عذاب جهنم وله عذاب مقيم.
”سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن و حسین علیہما السلام کے بارے میں فرمایا : جس نے ان سے بغض رکھا یا ان سے بغاوت کی وہ میرے ہاں مبغوض ہو گیا اور جو میرے ہاں مبغوض ہو گیا وہ اللہ کے غضب کا شکار ہو گیا اور جو اللہ کے ہاں غضب یافتہ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے عذاب میں داخل کرے گا (جہاں) اس کے لئے ہمیشہ کا ٹھکانہ ہو گا۔“

1. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 50، رقم : 2655

2. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 181

3. شوکانی، در السحابه في مناقب القرابه و الصحابه : 307

مرج البحرين في مناقب الحسين

فصل : 21

قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم : اللهم عاد من عاداهم و وال من والاهم

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے اللہ! جو ان سے عداوت رکھے تو اس سے عداوت رکھ اور جو ان کو دوست رکھے تو اسے دوست رکھ)

79. عن أم سلمة رضي الله عنها قالت : جاءت فاطمة بنت النبي صلى الله عليه وآله وسلم إلي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم متوركة الحسن و الحسين، في يدها برمة للحسن فيها سخين حتي أتت بها النبي صلى الله عليه وآله وسلم فلما وضعتها قدامه، قال لها : أين أبو الحسن؟ قالت : في البيت. فدعاه، فجلس النبي صلى الله عليه وآله وسلم و علي و فاطمة و الحسن و الحسين يأكلون، قالت أم سلمة رضي الله عنها : وما سامني النبي صلى الله عليه وآله وسلم وما أكل طعاما قط إلا و أنا عنده إلا سامنيه قبل ذلك اليوم، تعني سامني دعاني إليه، فلما فرغ التف عليهم بثوبه ثم قال : اللهم عاد من عاداهم و وال من والاهم.
”أم المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے اللہ! جو ان سے عداوت رکھے تو اس سے عداوت رکھ اور جو ان کو دوست رکھے تو اسے دوست رکھ“

وسلم حسنین کریمین علیہما السلام کو پہلو میں اٹھائے ہوئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں اور آپ کے ہاتھ میں پتھر کی ہانڈی تھی جس میں حسن کے لئے گرم سالن تھا۔ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جب اسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے لا کے رکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا : ابوالحسن (علی) کہاں ہے تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے جواب دیا : گھر میں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بلایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حسنین کریمین سلام اللہ علیہم بیٹھ کر کھانا تناول فرمانے لگے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں : نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے نہ بلایا۔ اس سے پہلے کبھی ایسا نہ ہوا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری موجودگی میں کھانا کھایا ہو اور مجھے نہ بلایا ہو۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانے سے فارغ ہوئے تو ان سب کو اپنے کپڑے میں لے لیا اور فرمایا : اے اللہ! جو ان سے عداوت رکھے تو اس سے عداوت رکھ اور جو ان کو دوست رکھے تو اسے دوست رکھے۔“

1. ابویعلیٰ، المسند، 12 : 383، رقم : 6915

2. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 166

3. حسینی، البیان والتعریف، 1 : 149، رقم : 396

فصل : 22

النبي صلي الله عليه وآله وسلم حرب لمن حارب الحسن والحسين عليهما السلام

(جس نے حسن و حسین علیہما السلام سے جنگ کی اس سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان جنگ فرما دیا)

80. عن زيد بن أرقم رضي الله عنه، أن رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم قال لعلي و فاطمة و الحسن و الحسين رضي الله عنهم : أنا حرب لمن حاربتهم، و سلم لمن سالمتم.

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین سلام اللہ علیہم سے فرمایا : جس سے تم لڑو گے میری بھی اس سے لڑائی ہو گی، اور جس سے تم صلح کرو گے میری بھی اس سے صلح ہو گی۔“

1. ترمذی، الجامع الصحیح، 5 : 699، ابواب المناقب، رقم : 3870

2. ابن ماجہ، السنن، 1 : 52، رقم : 145

3. ابن حبان، الصحیح، 15 : 434، رقم : 6977

4. ابن ابی شیبہ، المصنف، 6 : 378، رقم : 32181

5. حاکم، المستدرک، 3 : 161، رقم : 4714

6. طبرانی، المعجم الکبیر، 3 : 40، رقم : 20 - 2619

7. طبرانی، المعجم الکبیر، 5 : 184، رقم : 31 - 5030

8. طبرانی، المعجم الاوسط، 5 : 182، رقم : 5015

9. ہیثمی، موارد الظمان، 1 : 555، رقم : 2244

10. محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی : 62

11. ذہبی، سیر اعلام النبلاء، 2 : 125

12. مزی، تہذیب الکمال، 13 : 112

81. عن زيد بن ارقم رضي الله عنه ان النبي صلي الله عليه وآله وسلم قال لفاطمة و الحسن و الحسين : أنا حرب لمن حاربكم و سلم لمن سالمكم.

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین سلام اللہ علیہم (تینوں) سے فرمایا : جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا اور جو تم سے صلح کرے گا میں اس سے صلح کروں گا۔“

1. ابن حبان، الصحيح، 15 : 434، رقم : 6977
2. طبرانی، المعجم الاوسط، 3 : 179، رقم : 2854
3. طبرانی، المعجم الصغير، 2 : 53، رقم : 767
4. ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (9 : 169)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے 'الاوسط' میں روایت کیا ہے۔
5. ہیثمی، موارد الظمان : 555، رقم : 2244
6. محاملي، الامالي : 447، رقم : 532
7. ابن اثیر، اسد الغابه في معرفة الصحابه، 7 : 220

82. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : نظر النبي صلى الله عليه وآله وسلم إلي علي و فاطمة و الحسن و الحسين، فقال : أنا حرب لمن حاربكم و سلم لمن سالمكم.
- 'حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہما السلام کی طرف دیکھا اور ارشاد فرمایا : جو تم سے لڑے گا میں اس سے لڑوں گا، جو تم سے صلح کرے گا میں اس سے صلح کروں گا (یعنی جو تمہارا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے اور جو تمہارا دوست ہے وہ میرا بھی دوست ہے)۔'
1. احمد بن حنبل، المسند، 2 : 442
2. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 2 : 767، رقم : 1350
3. حاکم نے 'المستدرک (3 : 161، رقم : 4713)' میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے جبکہ ذہبی نے اس میں کوئی جرح نہیں کی۔
4. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 40، رقم : 2621
5. خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، 7 : 137
6. ذہبی، سیر اعلام النبلاء، 2 : 122
7. ذہبی، سیر اعلام النبلاء، 3 : 58 - 257
8. ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (9 : 169)' میں کہا ہے کہ اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی تلیدبن سلیمان میں اختلاف ہے جبکہ اس کے بقیہ رجال حدیث صحیح کے رجال ہیں۔

83. عن أبي بكر الصديق رضي الله عنه قال : رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خيم خيمة و هو متكئ علي قوس عربية و في الخيمة علي و فاطمة و الحسن و الحسين فقال : معشر المسلمين أنا سلم لمن سالم أهل الخيمة حرب لمن حاربهم ولي لمن والا هم لا يحبهم إلا سعيد الجد طيب المولد ولا يبغضهم إلا شقي الجد ردئ الولادة.
- 'حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خیمہ میں قیام فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک عربی کمان پر ٹیک لگائے ہوئے تھے اور خیمہ میں علی، فاطمہ، حسن اور حسین بھی موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے مسلمانوں کی جماعت جو اہل خیمہ سے صلح کرے گا میری بھی اس سے صلح ہو گی جو ان سے لڑے گا میری بھی اس سے لڑائی ہو گی۔ جو ان کو دوست رکھے گا میری بھی اس سے دوستی ہو گی، ان سے صرف خوش نصیب اور برکت والا ہی دوستی رکھتا ہے اور ان سے صرف بدنصیب اور بدبخت ہی بغض رکھتا ہے۔'
- محب طبري، الرياض النضرة في مناقب العشرة، 3 : 154

فصل : 23

قال النبي صلي الله عليه وآله وسلم : بأبي و أمي أنتما

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میرے ماں باپ آپ پر قربان)

84. عن سلمان رضي الله عنه قال : كنا حول النبي صلي الله عليه وآله وسلم فجاءت ام ايمن فقالت : يا رسول الله صلي الله عليك وسلم! لقد ضل الحسن و الحسين، قال : و ذلك راد النهار يقول ارتفاع النهار. فقال رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم : ”قوموا فاطلبوا ابني.“ قال : و اخذ كل رجل تجاه وجهه و اخذت نحو النبي صلي الله عليه وآله وسلم فلم يزل حتي اتى سفح جبل و إذا الحسن و الحسين ملتزق كل واحد منهما صاحبه، و إذا شجاع قائم علي ذنبه يخرج من فيه شه النار، فاسرع اليه رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم، فالتفت مخاطبا لرسول الله صلي الله عليه وآله وسلم، ثم انساب فدخل بعض الأحجرة، ثم اتاهما فافرق بينهما و مسح وجههما و قال : بأبي و أمي أنتما ما أكرمكما علي الله.

”سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے۔ ام ایمن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا : حسن و حسین علیہما السلام گم ہو گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں دن خوب نکلا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : چلو میرے بیٹوں کو تلاش کرو، راوی کہتا ہے ہر ایک نے اپنا اپنا راستہ لیا اور میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چل پڑا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلسل چلتے رہے حتی کہ پہاڑ کے دامن تک پہنچ گئے (دیکھا کہ) حسن و حسین علیہما السلام ایک دوسرے کے ساتھ چمٹے ہوئے ہیں اور ایک اڑدھا اپنی دم پر کھڑا ہے اور اس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی طرف تیزی سے بڑھے تو وہ اڑدھا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر سکرڑ گیا پھر کھسک کر پتھروں میں چھپ گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین کریمین علیہما السلام کے پاس تشریف لائے اور دونوں کو الگ الگ کیا اور ان کے چہروں کو پونچھا اور فرمایا : میرے ماں باپ تم پر قربان، تم اللہ کے ہاں کتنی عزت والے ہو۔“

1. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 65، رقم : 2677

2. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 182

3. شوکانی، در السحابہ فی مناقب القرابۃ و الصحابہ : 309

85. عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما قال : كان النبي صلي الله عليه وآله وسلم يصلي و الحسن و الحسين علي ظهره، فباعدهما الناس، و قال النبي صلي الله عليه وآله وسلم دعوهما بأبي هما و أمي.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے تو حسن و حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے۔ لوگوں نے ان کو منع کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ان کو چھوڑ دو، ان پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔“

1. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 47، رقم : 2644

2. ابن حبان، الصحيح، 15 : 426، رقم : 6970

3. ابن ابی شیبہ، المصنف، 6 : 378، رقم : 32174

4. ہیثمی، مواردالظمان، 1 : 552، رقم : 2233

فصل : 24

فزع النبي صلي الله عليه وآله وسلم بيكاء الحسن و الحسين عليهما السلام

(حسین کریمین علیہما السلام کے رونے سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پریشان ہو گئے)

86. عن يحيى بن أبي كثير : أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم سمع بكاء الحسن و الحسين، فقام فزعا، فقال : إن الولد لفتنة لقد قمت إليهما و ما أعل.

’يحيى بن ابى كثير روايت کرتے ہیں کہ حضور نبى اكرم صلى الله عليه وآله وسلم نے حضرت حسن و حسين عليهما السلام کے رونے کی آواز سنی تو پریشان ہو کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا : بے شک اولاد آزمائش ہے، میں ان کے لئے بغیر غور کئے کھڑا ہو گیا ہوں۔‘

ابن ابى شيبة، المصنف، 6 : 379، رقم : 32186

87. عن يزيد بن أبي زياد قال : خرج النبي صلى الله عليه وآله وسلم من بيت عائشة فمر علي فاطمة فسمع حسينا يبكي، فقال : ألم تعلمي أن بكاء ه يؤذيني.

’يزيد بن ابو زياد سے روايت ہے کہ حضور نبى اكرم صلى الله عليه وآله وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر تشریف لائے اور سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کے پاس سے گزرے تو حسین کو روتے ہوئے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ’کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس کا رونا مجھے تکلیف دیتا ہے۔‘

1. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 116، رقم : 2847

2. هيثمى، مجمع الزوائد، 9 : 201

3. ذهبي، سير أعلام النبلاء، 3 : 284

مرج البحرين في مناقب الحسين

فصل : 25

نزل النبي صلى الله عليه وآله وسلم من المنبر للحسن و الحسين عليهما السلام

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین کریمین علیہما السلام کی خاطر اپنے منبر شریف سے نیچے اتر آئے)

88. عن أبي بريدة رضي الله عنه يقول : كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يخطبنا إذ جاء الحسن و الحسين عليهما السلام، عليهما قميصان أحمران يمشيان و يعثران، فنزل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من المنبر فحملهما و وضعهما بين يديه، ثم قال : صدق الله : (إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ) فنظرت إلي هذين الصبيين يمشيان و يعثران، فلم أصبر حتى قطعت حديثي و رفعتهما.

’حضرت ابو بريدہ رضی اللہ عنہ سے روايت ہے کہ حضور نبى اكرم صلى الله عليه وآله وسلم ہمیں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، اتنے میں حسنین کریمین علیہما السلام تشریف لائے، انہوں نے سرخ رنگ کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں اور وہ (صغرسنی کی وجہ سے) لڑکھڑا کر چل رہے تھے۔ حضور نبى اكرم صلى الله عليه وآله وسلم (انہیں دیکھ کر) منبر سے نیچے تشریف لے آئے، دونوں (شہزادوں) کو اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھا لیا، پھر فرمایا : اللہ تعالیٰ کا ارشاد سچ ہے : (بیشک تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہی ہیں۔) میں نے ان بچوں کو لڑکھڑا کر چلتے دیکھا تو مجھ سے ربا نہ گیا حتی کہ میں نے اپنی بات کاٹ کر انہیں اٹھا لیا۔‘

1. ترمذی، الجامع الصحيح، 5 : 658، ابواب المناقب، رقم : 3774

2. نسائي، السنن، 3 : 192، کتاب صلاة العیدین، رقم : 1885

3. احمد بن حنبل، المسند، 5 : 345
4. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 2 : 770، رقم : 1358
5. ابن حبان، الصحيح، 13 : 403، رقم : 6039
6. بيهقي، السنن الكبرى، 3 : 218، رقم : 5610
7. هيثمي، مواردالظمان، 1 : 552، رقم : 2230
8. قرطبي، الجامع لاحكام القرآن، 18 : 143
9. ابن كثير، تفسير القرآن العظيم، 4 : 377
10. مزي، تهذيب الكمال، 6 : 403
11. ابن جوزي، التحقيق، 1 : 505، رقم : 805

فصل : 26

الحسن والحسين عليهما السلام كانا يمصان لسان النبي صلى الله عليه وآله وسلم

(حسنين كريمين عليهما السلام حضور اكرم صلى الله عليه وآله وسلم كى زبان مبارک چوستے تھے)

89. عن أبي هريرة رضي الله عنه فقال : أشهد لخرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حتي إذا كنا ببعض الطريق سمع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم صوت الحسن و الحسين، و هما يبكيان و هما مع أمهما، فأسرع السير حتي أتاهما، فسمعتة يقول لها : ما شأن ابني؟ فقالت : العطش قال : فأخلف رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الي شنة يبتغي فيها ماء، و كان الماء يومئذ أقدارا، و الناس يريدون الماء، فنادي : هل أحد منكم معه ماء؟ فلم يبق أحد الا أخلف بيده الي كلابه يبتغي الماء في شنة، فلم يجد أحد منهم قطرة، فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : ناوليني أحدهما، فناولته اياه من تحت الخدر، فأخذه فضمه الي صدره و هو يطغو ما يكست، فأدلع له لسانه فجعل يمصه حتي هداً أو سكن، فلم أسمع له بكاء، و الآخر يبكي كما هو ما يسكت فقال : ناوليني الآخر، فناولته اياه ففعل به كذلك، فسكتا فما أسمع لهما صوتا.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ (سفر میں) نکلے، ابھی ہم راستے میں ہی تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن و حسین علیہما السلام کی آواز سنی دونوں رو رہے تھے اور دونوں اپنی والدہ ماجدہ (سیدہ فاطمہ) کے پاس ہی تھے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تیزی سے پہنچے۔ (ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے یہ فرماتے ہوئے سنا : میرے بیٹوں کو کیا ہوا؟ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے بتایا انہیں سخت پیاس لگی ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی لینے کے لئے مشکیزے کی طرف بڑھے۔ ان دنوں پانی کی سخت قلت تھی اور لوگوں کو پانی کی شدید ضرورت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو آواز دی : کیا کسی کے پاس پانی ہے؟ ہر ایک نے کجاؤوں سے لٹکتے ہوئے مشکیزوں میں پانی دیکھا مگر ان کو قطرہ تک نہ ملا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا : ایک بچہ مجھے دیں انہوں نے ایک کو پردے کے نیچے سے دے دیا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو پکڑ کر اپنے سینے سے لگا لیا مگر وہ سخت پیاس کی وجہ سے مسلسل رو رہا تھا اور خاموش نہیں ہو رہا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس کے منہ میں اپنی زبان مبارک ڈال دی وہ اُسے چوسنے لگا حتی کہ سیرابی کی وجہ سے سکون میں آ گیا میں نے دوبارہ اُس کے رونے کی آواز نہ سنی، جب کہ دوسرا بھی اسی طرح

(مسلسل رو رہا تھا) پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : دوسرا بھی مجھے دے دیں تو سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے دوسرے کو بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے کر دیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے بھی وہی معاملہ کیا (یعنی زبان مبارک اس کے منہ میں ڈالی) سو وہ دونوں ایسے خاموش ہوئے کہ میں نے دوبارہ ان کے رونے کی آواز نہ سنی۔“

1. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 50، رقم : 2656

2. ہيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 181

ہيثمي نے اس کے راوۃ ثقہ قرار دیئے ہیں۔

3. مزي، تہذيب الكمال، 6 : 231
4. ابن عساکر، تاريخ دمشق، 13 : 221
5. عسقلاني، تہذيب التہذيب، 2 : 298
6. شوکاني، در السحابه في مناقب القرابه و الصحابه : 306
7. سيوطي، الخصائص الكبرى، 1 : 106

فصل : 27

الحسن والحسين عليهما السلام كانا يلعبان علي بطن النبي صلي الله عليه وآله وسلم

(حسنين كريمين عليهما السلام حضور صلي الله عليه وآله وسلم کے شکم مبارک پر کھیلتے تھے)

90. عن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه قال : دخلت علي رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم والحسن والحسين يلعبان علي بطنه، فقلت : يا رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم ! أتحبهما؟ فقال : و مالي لا أحبهما و هما ربحانتي.
 - ”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن اور حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شکم مبارک پر کھیل رہے تھے، تو میں نے عرض کی : یا رسول اللہ! کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میں ان سے محبت کیوں نہ کروں حالانکہ وہ دونوں میرے پھول ہیں۔“
 1. بزار، المسند، 3 : 287، رقم : 1079
 2. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 181
 3. شوکاني، در السحابه : 307
- بیٹھی نے اس کے رواة صحیح قرار دینے ہیں۔

91. عن انس بن مالك رضي الله عنه قال : دخلت أو ربما دخلت علي رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم والحسن والحسين يتقلبان علي بطنه، قال : و يقول : ربحانتي من هذه الأمة.
- ”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتا یا (فرمایا) اکثر اوقات حاضر ہوتا (اور دیکھتا کہ) حسن و حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شکم مبارک پر لوٹ پوٹ ہو رہے ہوتے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہوتے : یہ دونوں ہی تو میری امت کے پھول ہیں۔“
1. نسائی، السنن الكبرى، 5 : 49، رقم : 8167
2. نسائی، السنن الكبرى، 5 : 150، رقم : 8529

فصل : 28

ركب الحسن والحسين عليهما السلام علي ظهر النبي صلي الله عليه وآله وسلم خلال الصلوة

(حسنين كريمين عليهما السلام دوران نماز حضور صلي الله عليه وآله وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے)

92. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : كنا نصلي مع رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم العشاء، فإذا سجد وثب الحسن و الحسين علي ظهره، فإذا رفع رأسه أخذهما بيده من خلفه أخذاً رفيقاً و يضعهما علي الأرض، فإذا عاد، عادا حتي قضي صلاته، أقعدهما علي فخذيه.
- ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ نماز عشاء ادا کر رہے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں گئے تو حسن اور حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدے سے سر اٹھایا تو ان دونوں کو اپنے پیچھے سے نرمی کے ساتھ پکڑ کر زمین پر بٹھا دیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ سجدے میں گئے تو شہزادگان نے دوبارہ ایسے ہی کیا (یہ سلسلہ چلتا رہا) یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز مکمل کر لی اس کے بعد دونوں کو اپنی مبارک رانوں پر بٹھا لیا۔“

1. احمد بن حنبل، المسند، 2 : 513، رقم : 10669
2. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 51، رقم : 2659
3. حاکم، المستدرک، 3 : 183، رقم : 4782
4. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 181
5. ابن عدی، الكامل، 6 : 81، رقم : 1615
6. ذہبی، سیر أعلام النبلاء، 3 : 256
7. عسقلانی، تہذیب التہذیب، 2 : 258
8. شوکانی، نیل الاوطار، 2 : 124
9. سیوطی، الخصائص الكبرى، 2 : 136
10. ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، 6 : 152

93. عن زر بن جیش رضي الله عنه قال : كان رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم ذات يوم يصلي بالناس فأقبل الحسن و الحسين عليهما السلام و هما غلامان، فجعلتا يتوثبان علي ظهره إذا سجد فأقبل الناس عليهما ينحيانهما عن ذلك، قال : دعوهما بأبي و أمي.

”زر بن جیش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ حسنین کریمین علیہما السلام جو اس وقت بجے تھے آئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں گئے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہونے لگے، لوگ انہیں روکنے کے لئے آگے بڑھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں! انہیں چھوڑ دو۔۔ یعنی سوار ہونے دو۔“

بیہقی، السنن الكبرى، 2 : 263، رقم : 3237

94. عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنهما قال : كان النبي صلي الله عليه وآله وسلم يصلي فإذا سجد وثب الحسن و الحسين علي ظهره، فإذا أرادوا أن يمنعوها أشار إليهم أن دعوهما، فلما صلي وضعهما في حجره.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے، جب سجدے میں گئے تو حسنین کریمین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب لوگوں نے انہیں روکنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو اشارہ فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو۔ یعنی سوار ہونے دو، پھر جب نماز ادا فرما چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں کو اپنی گود میں لے لیا۔“

1. نسائی، السنن الكبرى، 5 : 50، رقم : 8170
2. عسقلانی، الاصابه في تمييز الصحابه، 2 : 71
3. محب طبري، ذخائر العقبي في مناقب ذوي القربى، 1 : 122

95. عن البراء بن عازب رضي الله عنه قال : كان النبي صلي الله عليه وآله وسلم يصلي فجاء الحسن و الحسين عليهما السلام (أو أحدهما)، فركب علي ظهره فكان إذا سجد رفع رأسه أخذ بيده فأمسكه أو أمسكهما، ثم قال : نعم المطية مطيتكما.

”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تو حسن و حسین علیہما السلام دونوں میں سے کوئی ایک آکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو جاتا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں ہوتے، سجدے سے سر اٹھاتے ہوئے اگر ایک ہوتا تو اس کو یا دونوں ہوتے تو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو تھام لیتے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے : تم دو سواروں کے لئے کتنی اچھی سواری ہے۔“

1. طبرانی، المعجم الاوسط، 4 : 205، رقم : 3987

96. عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال : كتب النبي صلى الله عليه وآله وسلم لرجل عهدا فدخل الرجل يسلم علي النبي صلى الله عليه وآله وسلم يصلي، فرأى الحسن والحسين يركبان علي عنقه مرة و يركبان علي ظهره مرة و يمران بين يديه و من خلفه، فلما فرغ الصلاة قال له الرجل : ما يقطعان الصلاة؟ فغضب النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقال : ناولني عهدك. فأخذ فمزقه، ثم قال : من لم يرحم صغيرنا و لم يوقر كبيرنا فليس منا ولا أنا منه.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی شخص کو عہدنامہ لکھ کر دیا تو اس شخص نے حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالت نماز میں سلام عرض کیا، پھر اس نے دیکھا کہ حسن اور حسین علیہما السلام کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن مبارک اور کبھی پشت مبارک پر سوار ہوتے ہیں اور حالت نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے پیچھے سے گزر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس شخص نے کہا : کیا وہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز نہیں توڑتے؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلال میں آ کر فرمایا : مجھے اپنا عہد نامہ دو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے لے کر پھاڑ دیا اور فرمایا : جو ہمارے چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کا ادب نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں اور نہ ہی میں اس سے ہوں۔“

محب طبري، ذخائر العقبیٰ، 1 : 132

97. عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : صلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم صلاة العصر، فلما كان في الرابعة أقبل الحسن والحسين حتي ركبا علي ظهر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، فلما سلم وضعهما بين يديه و أقبل الحسن فحمل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الحسن علي عاتقه الأيمن والحسين علي عاتقه الأيسر.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز عصر ادا کی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چوتھی رکعت میں تھے تو حسن و حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا تو ان دونوں کو اپنے سامنے بٹھا لیا حسن رضی اللہ عنہ کے آگے آنے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنے دائیں کندھے پر اور حسین رضی اللہ عنہ کو بائیں کندھے پر اُٹھا لیا۔“

1. طبراني، المعجم الاوسط، 6 : 298، رقم : 6462

2. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 66، رقم : 2682

3. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 184

فصل : 29

قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم للحسنين : نعم الراكبان هما

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسنین کریمین علیہما السلام سے فرمانا : یہ دونوں کیسے اچھے سوار ہیں)

98. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم و معه حسن و حسين هذا علي عاتقه و هذا علي عاتقه.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں : حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک کندھے پر حسن اور دوسرے کندھے پر حسین سوار تھے۔“

1. احمد بن حنبل، المسند، 2 : 440، رقم : 9671

2. حاکم، المستدرک، 3 : 182، رقم : 4777

حاکم اس کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ اس روایت کی اسناد صحیح ہیں۔

3. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 2 : 777، رقم : 1376

4. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 179

5. مزی، تہذیب الکمال، 6 : 228

6. عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، 2 : 71

7. مناوی، فیض القدير، 6 : 32

بیثمی نے اس کے رواۃ کو ثقہ قرار دیا ہے۔

99. عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال : رأيت الحسن والحسين عليهما السلام علي عاتقي النبي صلي الله عليه وآله وسلم، فقلت : نعم الفرس تحتكما. قال : و نعم الفارسان هما.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حسن و حسین علیہما السلام کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھوں پر (سوار) دیکھا تو حسرت بھرے لہجے میں کہا کہ آپ کے نیچے کتنی اچھی سواری ہے! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا : ذرا یہ بھی تو دیکھو کہ سوار کتنے اچھے ہیں۔“

1. یزار، المسند، 1 : 418

2. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 181

بیثمی نے ابو یعلیٰ کی بیان کردہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

3. حسینی، البیان والتعريف، 2 : 263، رقم : 1672

4. شوکانی، در السحابہ فی مناقب القرابۃ و الصحابہ : 308

5. ابن عدي، الكامل، 2 : 362

100. عن سلمان رضي الله عنه قال : كنا حول النبي صلي الله عليه وآله وسلم فجاءت أم أيمن فقالت : يا رسول الله لقد ضل الحسن والحسين عليهما السلام قال : و ذلك راد النهار يقول ارتفاع النهار. فقال رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم : قوموا فاطلبوا ابني. قال : و أخذ كل رجل تجاه وجهه و أخذت نحو النبي صلي الله عليه وآله وسلم فلم يزل حتي أتى سفح جبل و اذا الحسن والحسين عليهما السلام ملتزق كل واحد منهما صاحبه و اذا شجاع قائم علي ذنبه يخرج من فيه شه النار، فأسرع اليه رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم فالتفت مخاطباً لرسول الله صلي الله عليه وآله وسلم ثم انساب فدخل بعض الأحجرة ثم أتاهما فأفرق بينهما و مسح و جههما و قال : بأبي و أمي أنتما ما أكرمتما علي الله ثم حمل أحدهما علي عاتقه الأيمن والأخر علي عاتقه الأيسر فقلت : طوباكما نعم المطيئة مطيتكما فقال رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم : و نعم الراكبان هما.

”حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے۔ ام ایمن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا حسن و حسین علیہما السلام گم ہو گئے ہیں راوی کہتے ہیں، دن خوب نکلا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : چلو میرے بیٹوں کو تلاش کرو، راوی کہتا ہے ہر ایک نے اپنا راستہ لیا اور میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چل پڑا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلسل چلتے رہے حتیٰ کہ پہاڑ کے دامن تک پہنچ گئے۔ (دیکھا کہ) حسن و حسین علیہما السلام ایک دوسرے کے ساتھ چمٹے ہوئے کھڑے ہیں اور ایک اڑدھا اپنی دم پر کھڑا ہے اور اُس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کی طرف تیزی سے بڑھے تو وہ اڑدھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر سکر گیا پھر کھسک کر پتھروں میں چھپ گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان (حسین کریمین علیہما السلام) کے پاس تشریف لائے اور دونوں کو الگ الگ کیا اور اُن کے چہروں کو پونچھا اور فرمایا : میرے ماں باپ تم پر قربان، تم اللہ کے ہاں کتنی عزت والے ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان میں سے ایک کو اپنے دائیں کندھے پر اور دوسرے کو بائیں کندھے پر اٹھا لیا۔ میں نے عرض کیا : تمہاری سواری کتنی خوب ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : یہ بھی تو دیکھو کہ دونوں سوار کتنے خوب ہیں۔“

1. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 65، رقم : 2677

2. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 182

3. شوکانی، در السحابہ فی مناقب القرابۃ و الصحابہ : 309

101. عن أبي جعفر قال : مر رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم بالحسن و الحسين عليهما السلام و هو حاملهما علي مجلس

من مجالس الأنصار، فقالوا : يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! نعمت المطية قال : و نعم الراكبان.
 ”حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین کریمین علیہما السلام کو اٹھائے ہوئے انصار کی ایک مجلس سے گزرے تو انہوں نے کہا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا خوب سواری ہے! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : سوار بھی کیا خوب ہیں۔“
 ابن ابی شیبہ، المصنف، 6 : 380، رقم : 32185

102. عن جابر رضي الله عنه قال دخلت علي النبي صلى الله عليه وآله وسلم و هو يمشي علي أربعة، و علي ظهره الحسن و الحسين عليهما السلام، و هو يقول : نعم الجمل جملكما، و نعم العدلان أنتما.
 ”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار (دو ٹانگوں اور دونوں ہاتھوں کے بل) پر چل رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر حسنین کریمین علیہما السلام سوار تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے : تمہارا اونٹ کیا خوب ہے اور تم دونوں کیا خوب سوار ہو۔“

1. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 52، رقم : 2661
2. صيدأوي، معجم الشيوخ، 1 : 266، رقم : 227
3. هيثمى، مجمع الزوائد، 9 : 182
4. رامهرمزي، امثال الحديث : 128 رقم : 98
5. ذهبي، سير اعلام النبلاء، 3 : 256
6. قزويني، التدوين في اخبار قزوين، 2 : 109
7. محب طبري، ذخائر العقبي في مناقب ذوي القربى، 1 : 132

103. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : وقف رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم علي بيت فاطمة فسلم، فخرج إليه الحسن و الحسين عليهما السلام، فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : ارق بأبيك أنت عين بقة و أخذ بأصبعيه فرقي علي عاتقه، ثم خرج الآخر الحسن او الحسين مرتفعة احدي عيني، فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : مرحبا بك ارق بأبيك أنت عين البقة و أخذ بأصبعيه فاستوي علي عاتقه الآخر.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کے سامنے رکے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ الزہراء کو سلام کیا۔ اتنے میں حسنین کریمین علیہما السلام میں سے ایک شہزادہ گھر سے باہر آ گیا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا : اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جا تو (میری) آنکھ کا تارا ہے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ہاتھ سے پکڑا پس وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوش مبارک پر سوار ہو گئے۔ پھر دوسرا شہزادہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف تکتا ہوا باہر آ گیا تو اسے بھی فرمایا : خوش آمدید، اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جا تو (میری) آنکھ کا تارا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنی انگلیوں کے ساتھ پکڑا پس وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے دوش مبارک پر سوار ہو گئے۔“

1. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 49، رقم : 2652
2. هيثمى، مجمع الزوائد، 9 : 180

فصل : 30

كان يُطيل النبي صلى الله عليه وآله وسلم السجود للحسن و الحسين عليهما السلام

(حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین کریمین علیہما السلام کی خاطر سجدوں کو لمبا کر لیتے تھے)

104. عن أنس رضي الله عنه قال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يسجد فيجئ الحسن أو الحسين فيركب علي ظهره

فيطيل السجود. فيقال : يا نبي الله! أطلت السجود، فيقول : ارتحلني ابني فكرهت أن أعجله.

”حضرت انس بن مالك رضي الله عنه سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں ہوتے تو حسن یا حسین علیہما السلام آتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمر مبارک پر سوار ہو جاتے جس کے باعث آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدوں کو لمبا کر لیتے۔ ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا : اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! کیا آپ نے سجدوں کو لمبا کر دیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : مجھ پر میرا بیٹا سوار تھا اس لئے (سجدے سے اُٹھنے میں) جلدی کرنا اچھا نہ لگا۔“

1. ابو یعلیٰ، المسند، 6 : 150، رقم : 3428

2. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 181

105. عن عبدالله بن شداد عن أبيه قال : خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في احدي صلاتي العشاء و هو حامل حسناً أو حسيناً فتقدم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فوضعه ثم كبر للصلاة فصلي، فسجد بين ظهراني صلاته سجدة أطالها. قال أبي : فرفعت رأسي و اذا الصبي علي ظهر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وهو ساجد فرجعت الي سجودي، فلما قضي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الصلاة، قال الناس : يا رسول الله انك سجدت بين ظهراني صلاتك سجدة أطالها حتي ظننا أنه قد حدث أمر أو أنه يوحى إليك. قال : ذلك لم يكن ولكن ابني ارتحلني فكرهت أن أعجله حتي يقضي حاجته.

عبدالله بن شداد اپنے والد حضرت شداد بن ہاد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشاء کی نماز ادا کرنے کے لئے ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن یا حسین علیہما السلام (میں سے کسی ایک شہزادے) کو اُٹھانے ہوئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تشریف لا کر انہیں زمین پر بٹھا دیا پھر نماز کے لئے تکبیر فرمائی اور نماز پڑھنا شروع کر دی، نماز کے دوران حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طویل سجدہ کیا۔ شداد نے کہا : میں نے سر اُٹھا کر دیکھا کہ شہزادے سجدے کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہیں۔ میں پھر سجدہ میں چلا گیا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا فرما چکے تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! آپ نے نماز میں اتنا سجدہ طویل کیا۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ کوئی امر الہی واقع ہو گیا ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہونے لگی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ایسی کوئی بات نہ تھی مگر یہ کہ مجھ پر میرا بیٹا سوار تھا اس لئے (سجدے سے اُٹھنے میں) جلدی کرنا اچھا نہ لگا جب تک کہ اس کی خواہش پوری نہ ہو۔

1. نسائی، السنن، 2 : 229، کتاب التطبيق، رقم : 1141

2. احمد بن حنبل، المسند، 3 : 493

3. ابن ابی شیبہ، المصنف، 6 : 380، رقم : 32191

4. طبرانی، المعجم الکبیر، 7 : 270، رقم : 7107

5. شیبانی، الأحاد والمثانی، 2 : 188، رقم : 934

6. بیہقی، السنن الکبری، 2 : 263، رقم : 3236

7. حاکم، المستدرک، 3 : 181، رقم : 4775

8. ابن موسیٰ، معتصر المختصر، 1 : 102

9. ابن حزم، المحلی، 3 : 90

10. عسقلانی، تہذیب التہذیب، 2 : 299

فصل : 31

كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم يضمّ الحسن والحسين عليهما السلام إليه تحت ثوبه

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں شہزادوں کو چادر کے اندر اپنے جسم اطہر سے چمٹا لیتے تھے)

106. عن أسامة بن زيد رضي الله عنهما قال : طرقت النبي صلى الله عليه وآله وسلم ذات ليلة في بعض الحاجة فخرج النبي

صلي الله عليه وآله وسلم وهو مشتمل علي شيء لا أدري ما هو فلما فرغت ما حاجتي قلت : ما هذا الذي أنت مشتمل عليه؟ فكشفه فإذا حسن و حسين علي و رقيه فقال : هذان أبنائي.

”حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا : میں ایک رات کسی کام کے لئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی شے کو اپنے جسم سے چمٹائے ہوئے تھے جسے میں نہ جان سکا جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے کیا چیز اپنے جسم سے چمٹا رکھی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کپڑا ہٹایا تو دیکھا کہ حسن و حسین علیہما السلام دونوں رانوں تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چمٹے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : یہ میرے دونوں بیٹے ہیں۔“

1. ترمذی، الجامع الصحیح، 5 : 656، ابواب المناقب، رقم : 3769
2. نسائی، السنن الکبریٰ، 5 : 149، رقم : 8524
3. ابن حبان، الصحیح، 15 : 423، رقم : 6967
4. بزار، المسند، 7 : 31، رقم : 2580
5. ابن ابی شیبہ، المصنف، 6 : 378، رقم : 32182
6. مقدسی، الاحادیث المختارة، 4 : 94، رقم : 1307
7. ہیثمی، مواردالظمان، 1 : 552، رقم : 2234
8. ابن حجر مکی، الصواعق المحرقة، 2 : 404

107. عن أنس بن مالک رضي الله عنه يقول : كان رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم يقول لفاطمة : أدعي أبنی فیسمهما و يضمهما إليه.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا کرتے : میرے دونوں بیٹوں کو بلاؤ پھر آپ ان دونوں (پھولوں) کو سونگھتے اور اپنے سینہ اقدس کے ساتھ چپکا لیتے۔“

1. ترمذی، الجامع الصحیح، 5 : 657، ابواب المناقب، رقم : 3772
2. ابویعلیٰ، المسند، 7 : 274، رقم : 4294
3. محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، 1 : 121

فصل : 32

أول من يدخل الجنة مع النبي صلي الله عليه وآله وسلم هو الحسن والحسين عليهما السلام

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے وہ حسنین کریمین علیہما السلام ہیں)

108. عن علي رضي الله عنه قال : أخبرني رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم : ان أول من يدخل الجنة أنا و فاطمة و الحسن و الحسين. قلت : يا رسول الله صلي الله عليك وسلم! فمحبونا؟ قال : من ورائكم.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بتایا کہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، میں (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ خود)، فاطمہ، حسن اور حسین ہیں۔ میں نے عرض کیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تمہارے پیچھے۔“

1. حاکم، المستدرک، 3 : 164، رقم : 4723
2. ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، 14 : 173
3. ہندی، کنز العمال، 12 : 98، رقم : 34166
4. ابن حجر مکی نے ’الصواعق المحرقة (2 : 448)‘ میں کہا ہے کہ اسے ابن سعد نے بھی روایت کیا ہے۔

109. عن علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ قال : شکوت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسد الناس ایای، فقال : أما ترضی أن تكون رابع أربعة أول من يدخل الجنة : أنا و أنت و الحسن و الحسين.
”حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی کہ لوگ مجھ سے حسد کرتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے چار مردوں میں چوتھے تم ہو (وہ چار) میں، تم، حسن اور حسین ہیں۔“

1. احمد بن حنبل، المسند، 2 : 624
2. طبرانی، المعجم الكبير، 1 : 319، رقم : 950
3. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 41، 2624
4. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 131، 174
5. قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، 16 : 22
6. محب طبری، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، 1 : 90
7. ابن حجر مکی، الصواعق المحرقة، 2 : 466

فصل : 33

تزین اللہ عزوجل الجنة بالحسن و الحسين علیهما السلام

(اللہ تعالیٰ کا حسین کریمین علیہما السلام کی موجودگی کے ذریعے جنت کو آراستہ کرنا)

110. عن عقبه بن عامر رضي الله عنه، أن رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم قال : الحسن و الحسين شفا العرش و ليسا بمعلقين، و إن النبي صلي الله عليه وآله وسلم قال : إذا استقر أهل الجنة في الجنة، قالت الجنة : يا رب! وعدتني أن تزيني بركنين من أركانك! قال : أولم أزينك بالحسن و الحسين؟
”عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : حسن اور حسین عرش کے دو ستون ہیں لیکن وہ لٹکے ہوئے نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جب اہل جنت، جنت میں مقیم ہو جائیں گے تو جنت عرض کرے گی : اے پروردگار! تو نے مجھے اپنے ستونوں میں سے دو ستونوں سے مزین کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا : کیا میں نے تجھے حسن اور حسین کی موجودگی کے ذریعے مزین نہیں کر دیا؟ (یہی تو میرے دو ستون ہیں)۔“

1. طبرانی، المعجم الاوسط، 1 : 108، رقم : 337
2. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 184
3. ذہبی، میزان الاعتدال، 1 : 278
4. عسقلانی، لسان المیزان، 1 : 257، رقم : 804
5. خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، 2 : 239، رقم : 697
6. ابن عساکر، تاریخ دمشق الكبير، 13 : 228
7. مناوی، فیض القدير، 3 : 415
8. ابن حجر مکی، الصواعق المحرقة، 2 : 562

111. عن أنس رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم : فخرت الجنة علي النار فقالت : أنا خير منك، فقالت النار : بل أنا خير منك، فقالت لها الجنة إستفهاما : و ممة؟ قالت : لأن في الجابرة و نمرود و فرعون فأسكتت، فأوحى الله اليها : لا تخضعين، لأزينن ركنيك بالحسن و الحسين، فماست كما تميس العروس في خدرها.
”حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ایک مرتبہ جنت نے

دوزخ پر فخر کیا اور کہا میں تم سے بہتر ہوں، دوزخ نے کہا : میں تم سے بہتر ہوں۔ جنت نے دوزخ سے پوچھا کس وجہ سے؟ دوزخ نے کہا : اس لئے کہ مجھ میں بڑے بڑے جابر حکمران فرعون اور نمرود ہیں۔ اس پر جنت خاموش ہو گئی، اللہ تعالیٰ نے جنت کی طرف وحی کی اور فرمایا : تو عاجز و لاجواب نہ ہو، میں تیرے دو ستونوں کو حسن اور حسین کے ذریعے مزین کر دوں گا۔ پس جنت خوشی اور سرور سے ایسے شرما گئی جیسے دلہن شرماتی ہے۔“

1. طبرانی، المعجم الاوسط، 7 : 148، رقم : 7120

2. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 184

اس حدیث کے ایک راوی ”عباد بن صہیب“ پر بعض محدثین نے کلام کیا ہے مگر امام احمد بن حنبل، ابوداؤد، عبدان اہوازی نے اس کو صادق قرار دیا اور یحییٰ بن معین نے ابو عاصم النبیل سے اس کی روایت ثابت کی ہے۔

1. ابن شاہین، تاریخ اسماء الثقات، 1 : 171

2. ذہبی، المغنی فی الضعفاء، 1 : 326

3. ابن عدی، الکامل، 4 : 347

112. عن العباس بن زریع الأزدي عن أبيه مرفوعاً، قال : قالت الجنة : يا رب! حسنتني فحسن أركانها، قال : قد حسنت أركانك بالحسن و الحسين.

”حضرت عباس بن زریع ازدی اپنے والد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جنت نے (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) عرض کیا : اے میرے پروردگار! تو نے مجھے حسین و جمیل بنایا ہے تو میرے ستونوں کو بھی حسین بنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : میں نے تیرے ستونوں کو حسن اور حسین علیہما السلام کے ذریعے حسین و جمیل بنا دیا ہے۔“

1. عسقلانی، لسان المیزان، 6 : 241، رقم : 848

2. ذہبی، میزان الاعتدال، 7 : 157، رقم : 9458

3. عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، 1 : 287

فصل : 34

يكون الحسن و الحسين عليهما السلام في قبة تحت العرش يوم القيامة

(حسنین کریمین علیہما السلام قیامت کے دن عرش الہی کے گنبد کے نیچے ہوں گے)

113. عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : أنا و عليّ و فاطمة و الحسن و الحسين يوم القيامة في قبة تحت العرش.

”حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میں، علی، فاطمہ، حسن اور حسین قیامت کے دن عرش کے گنبد کے نیچے ہوں گے۔“

1. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 174

2. ہندی، کنز العمال، 12 : 100، رقم : 34177

3. عسقلانی، لسان المیزان، 2 : 94

4. زرقانی، شرح الموطأ، 4 : 443

114. عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه، قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : إن فاطمة و عليا و الحسن و الحسين في حظيرة القدس في قبة بيضاء سقها عرش الرحمن.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : بیشک فاطمہ، علی، حسن اور حسین جنت الفردوس میں سفید گنبد میں مقیم ہوں گے جس کی چھت عرش خداوندی ہو گا۔“

1. ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، 14 : 61

2. ہندی، کنز العمال، 12 : 98، رقم : 34167

115. عن علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال : في الجنة درجة تدعى الوسيلة؟ فإذا سألتهم الله فسئلوا لي الوسيلة؟ قالوا : يا رسول الله! من يسكن معك؟ قال : علي و فاطمة و الحسن و الحسين.
- ”حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جنت میں ایک مقام ہے جسے وسیلہ کہتے ہیں، پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو میرے لئے وسیلہ کا سوال کیا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! (وہاں) آپ کے ساتھ کون رہے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : علی، فاطمہ اور حسین و حسین (وہاں پر میرے ساتھ رہیں گے)۔“
1. ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، 2 : 45
2. ہندی، کنز العمال، 12 : 103، رقم : 34195

فصل : 35

يكون الحسن و الحسين عليهما السلام مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يوم القيامة

(حسنین کریمین علیہما السلام قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہیں گے)

116. عن علي رضي الله عنه قال : دخل علي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم و انا نائم علي المنامة فاستسقي الحسن او الحسين قال فقام النبي صلى الله عليه وآله وسلم الي شاة لنا بكي فحلبها فدرت فجاء ه الحسن فنحاه النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقالت فاطمة : يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! كانه احبهما اليك قال : لا ولكنه استسقي قبله، ثم قال : اني و اياك و هذين و هذا الرافد في مكان واحد يوم القيامة.
- ”حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے بستر پر سویا ہوا تھا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے حسن یا حسین علیہما السلام (میں سے کسی ایک) نے پانی مانگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری بکری کے پاس آئے جو بہت کم دودھ والی تھی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا دودھ نکالا تو اس نے بہت زیادہ دودھ دیا، پس حسن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لگتا ہے یہ آپ کو ان دونوں میں زیادہ پیارا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ اس نے پہلے پانی مانگا تھا پھر فرمایا : میں، آپ، یہ دونوں اور یہ سونے والا (حضرت علی رضی اللہ عنہ کیونکہ وہ ابھی سو کر اٹھے ہی تھے) قیامت کے دن ایک ہی جگہ پر ہوں گے۔“
1. احمد بن حنبل، المسند، 1 : 101، رقم : 792
2. ابن عساکر، تاریخ دمشق الكبير، 13 : 228
3. شیبانی، السنة، 2 : 598، رقم : 1322
4. بزار، المسند، 3 : 30، رقم : 779
5. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 170
6. احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، 2 : 692، رقم : 1183
7. محب طبري، ذخائر العقبی في مناقب ذوي القربى، 1 : 25

117. عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال : ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم دخل علي فاطمة رضي الله عنها فقال : اني و اياك و هذا النائم. . . يعني عليا. . . و هما. . . يعني الحسن و الحسين. . . لفي مكان واحد يوم القيامة.
- ”حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لائے اور فرمایا : میں، تم اور یہ سونے والا (یعنی علی و ابھی سو کر اٹھے ہی تھے) اور یہ دونوں یعنی حسن اور حسین علیہما السلام قیامت کے دن ایک ہی جگہ ہوں گے۔“
1. حاکم، المستدرک، 3 : 147، رقم : 4664
2. طبرانی، المعجم الكبير، 22 : 405، رقم : 1016

118. عن أبي فاختة رضي الله عنه قال : كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم و علي و فاطمة و الحسن و الحسين في بيت فاستسقي الحسن، فقام رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في جوف الليل، فسقاه، فسأله الحسين فأبى أن يسقيه، فقيل : يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! كأن حسنا أحب اليك من حسين؟ قال : لا ولكنه استسقاني قبله، ثم قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم : يا فاطمة! أنا و أنت و هذين و هذا الراقد (لعلي) في مقام واحد يوم القيامة.

”حضرت ابو فاختہ (سعید بن علاقہ) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی، فاطمہ، اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم گھر پر تھے کہ حسن نے پانی مانگا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آدھی رات کو اٹھ کر اسے پانی پلایا۔ (اسی دوران جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حسن کو پانی پلانے ہی والے تھے) کہ حضرت حسین نے وہی پانی طلب کیا، جسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے دینے سے انکار فرمایا (کیونکہ حسین ان سے قبل پانی مانگ چکے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی ترتیب سے دینا چاہتے تھے یہ بغرض تعلیم و تربیت تھا)۔ عرض کیا گیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! لگتا ہے کہ آپ کو حسین سے زیادہ حسن محبوب ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : یہ وجہ نہیں بلکہ حسن نے حسین سے پہلے مانگا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے فاطمہ! میں، تم، یہ دونوں (حسن و حسین) اور یہ سونے والا (یعنی علی) قیامت کے دن ایک ہی جگہ پر ہوں گے۔“

ابن عساکر، تاریخ دمشق، 13 : 227، رقم : 3204

فصل : 36

استعاذۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم للحسن و الحسین علیہما السلام

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسنین کریمین علیہما السلام کے لئے خصوصی دم فرمانا)

119. عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم يعوذ الحسن و الحسين، و يقول : إن أباكما كان يعوذ بها إسماعيل و إسحاق : أعوذ بكلمات الله التامة من كل شيطان و هامة و من كل عين لامة.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن و حسین علیہما السلام کے لئے (خصوصی طور پر) کلمات تعوذ کے ساتھ دم فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے کہ تمہارے جد امجد (ابراہیم علیہ السلام بھی) اپنے دونوں صاحبزادوں اسماعیل و اسحاق (علیہما السلام) کے لئے ان کلمات کے ساتھ تعوذ کرتے تھے ”میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے ہر (وسوسہ اندازی کرنے والے) شیطان اور بلا سے اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔“

1. بخاری، الصحيح، 3 : 1233، کتاب الانبیاء، رقم : 3191

2. ابن ماجہ، السنن، 2 : 1164، کتاب الطب، رقم : 3525

120. عن علي رضي الله عنه قال : كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم يعوذ حسنا و حسينا، فيقول : أعينكما بكلمات الله التامات من كل شيطان و هامة و من كل عين لامة. قال : و قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم : عوذوا بها أبنائكم، فإن إبراهيم كان يعوذ بها ابنيه إسماعيل و إسحاق.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن و حسین علیہما السلام کو دم کرتے ہوئے فرماتے تھے : میں تمہارے لئے اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعے ہر وسوسہ انداز شیطان و بلا اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (امت کیلئے بھی) فرمایا : تم اپنے بیٹوں کو انہی الفاظ کے ساتھ دم کیا کرو کیونکہ ابراہیم (علیہ السلام) اپنے بیٹوں اسماعیل اور اسحاق (علیہما السلام) کو ان کلمات سے دم کیا کرتے تھے۔“

1. عبدالرزاق، المصنف، 4 : 336، رقم : 7987

2. طبرانی، المعجم الاوسط، 9 : 79

121. عن ابن عباس رضي الله عنهما، قال كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم يعوذ الحسن و الحسين : أعينكما بكلمات الله التامة من كل شيطان و هامة و من كل عين لامة. ثم يقول : كان أبوكم يعوذ بهما إسماعيل و إسحاق.
- ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن و حسین علیہما السلام کو (ان کلمات کے ساتھ) دم کیا کرتے تھے : میں تمہیں اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعے ہر وسوسہ انداز شیطان و بلا سے اور ہر نظر بد سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں، پھر ارشاد فرماتے : تمہارے جد امجد (ابراہیم علیہ السلام بھی) انہی کلمات کے ساتھ اپنے بیٹوں اسماعیل و اسحاق (علیہما السلام) کو دم کیا کرتے تھے۔“
1. ابوداؤد، السنن، 4 : 235، کتاب السنة، رقم : 4737
 2. نسائی، السنن الكبرى، 6 : 250، رقم : 10845
 3. احمد بن حنبل، المسند، 1 : 236، رقم : 2112
 4. ابن حبان، الصحيح، 3 : 291، رقم : 1012
 5. حاکم، المستدرک، 3 : 183، رقم : 4781
 6. ابن ابی شیبہ، المصنف، 5 : 47، رقم : 23577
 7. ابن راہویہ، المسند، 1 : 36، رقم : 4
 8. طبرانی، المعجم الاوسط، 5 : 101، رقم : 4793
 9. طبرانی، المعجم الصغير، 2 : 31، رقم : 727
 10. بخاری، خلق افعال العباد، 1 : 97
 11. ابن جوزي، تلبیس ابلیس، 1 : 48

122. عن عبداللہ بن مسعود رضي الله عنهما قال : كنا جلوسا مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إذ مر به الحسن و الحسين و هما صبيان، فقال : هاتوا ابني أعوذ هما بما عوذ به إبراهيم ابنيه إسماعيل و إسحاق، قال : أعينكما بكلمات الله التامة من كل عين لامة و من كل شيطان و هامة.
- ”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حسن و حسین علیہما السلام جو کہ ابھی بچے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزرے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میرے دونوں بیٹوں کو لاؤ، میں انہیں دم کر دوں جس طرح ابراہیم (علیہ السلام) اپنے دونوں بیٹوں اسماعیل و اسحاق (علیہما السلام) کو دم کیا کرتے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ”میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ذریعے ہر نظر بد سے، ہر وسوسہ انداز شیطان و بلا سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔“
1. طبرانی، المعجم الكبير، 10 : 72، رقم : 9984
 2. بزار، المسند، 4 : 304، رقم : 1483
 3. ابن عساکر، تاریخ دمشق الكبير، 13 : 224
 4. ہیثمی، مجمع الزوائد، 5 : 113
 5. ہیثمی، مجمع الزوائد، 10 : 187

123. عن زيد بن أرقم رضي الله عنه قال : إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول : اللهم! أستاذكهما و صالح المؤمنين يعني الحسن و الحسين.
- ”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے اللہ! میں ان دونوں حسن و حسین کو اور نیک مومنین کو تیری حفاظت خاص میں دیتا ہوں۔“
1. طبرانی، المعجم الكبير، 5 : 85، رقم : 5037
 2. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 194
 3. ہندی، کنز العمال، 12 : 119، رقم : 34281

فصل : 37

ضوء الطريق للحسن و الحسين عليهما السلام ببرقة

(آسمانی بجلی کا حسنین کریمین علیہما السلام کے لئے راستہ روشن کرنا)

124. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : كنا نصلي مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم العشاء، فإذا سجد وثب الحسن و الحسين علي ظهري، فإذا رفع رأسه أخذهما بيده من خلفه اخذاً رقيقاً و يضعهما علي الأرض، فإذا عاد، عادا حتي قضي صلاته، أقعدهما علي فخذي، قال : فقلت إليه، فقلت : يا رسول الله ! أردهما فبرقت برقة، فقال : لهما : الحقا بأمكما، قال : فمكث ضوئها حتي دخلا.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ نمازِ عشاء ادا کر رہے تھے، جب آپ سجدے میں گئے تو حضرت حسن اور حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدے سے سر اٹھایا تو ان دونوں کو اپنے پیچھے سے نرمی سے پکڑ کر زمین پر بٹھا دیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ سجدے میں گئے تو حسن اور حسین علیہما السلام نے دوبارہ ایسے ہی کیا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز مکمل کرنے کے بعد دونوں کو اپنی (مبارک) رانوں پر بٹھا لیا۔ میں نے کھڑے ہو کر عرض کیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں انہیں واپس چھوڑ آتا ہوں۔ پس اچانک آسمانی بجلی چمکی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (حسین کریمین علیہما السلام) کو فرمایا کہ اپنی والدہ کے پاس چلے جاؤ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے گھر میں داخل ہونے تک وہ روشنی برقرار رہی۔“

1. احمد بن حنبل، المسند، 2 : 513، رقم : 10669

2. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 51، رقم : 2659

3. حاکم، المستدرک، 3 : 183، رقم : 4782

4. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 181

5. ابن عدي، الكامل، 6 : 81، رقم : 1615

6. ذہبی، سیر اعلام النبلاء، 3 : 256

7. عسقلانی، تہذیب التہذیب، 2 : 258

8. شوکانی، نیل الاوطار، 2 : 124

فصل : 38

تشجيع النبي صلى الله عليه وآله وسلم و جبريل عليه السلام للحسنين عليهما السلام علي المصارعة

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبرئیل کا حسنین کریمین علیہما السلام کو داد دینا)

125. عن أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال : كان الحسن و الحسين عليهما السلام يصطرعان بين يدي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، فكان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول : هي حسن. فقالت فاطمة سلام الله عليها : يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! لم تقول هي حسن؟ فقال : ان جبريل يقول : هي حسين.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے حسنین کریمین علیہما السلام کشتی لڑ رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے : حسن جلدی کرو۔ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے کہا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صرف حسن کو ہی ایسا کیوں فرما رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا : کیونکہ جبرئیل امین حسین کو جلدی کرنے کا کہہ کر داد دے رہے تھے۔“

1. ابویعلیٰ، المعجم، 1 : 171، رقم : 196
2. عسقلانی، الاصابہ، 2 : 77، رقم : 1726
3. ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، 2 : 26
4. محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربیٰ، 1 : 134
5. ابن عدی، الکامل، 5 : 18، رقم : 1191

126. عن محمد بن علي رضي الله عنهما قال : اصطرع الحسن و الحسين رضي الله عنهما عند رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، فجعل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول : هي حسن. قالت له فاطمة : يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! تعين الحسن كانه أحب إليك من الحسين؟ قال : إن جبريل يعين الحسين و أنا أحب أن أعين الحسن.
 ”محمد بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے حسنین کریمین علیہما السلام کشتی لڑ رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے : حسن جلدی کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیدہ فاطمہ نے عرض کیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ حسن کی مدد فرما رہے ہیں لگتا ہے وہ آپ کو حسنین سے زیادہ پیارا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : (نہیں) جبرئیل حسنین کی مدد کر رہے تھے اسلئے میں نے چاہا کہ حسن کی مدد کروں۔“

1. ہیثمی، مسند الحارث، 2 : 910، رقم 992
2. سیوطی، الخصائص الكبرى، 2 : 465
3. محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربیٰ، 1 : 134

127. عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : اتخذ الحسن والحسين عند رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، فجعل يقول : هي حسن! خذ يا حسن! فقالت عائشة : تعين الكبير علي الصغير. فقال : إن جبريل يقول : خذ يا حسين.
 ”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں حسن و حسنین علیہما السلام ایک دوسرے کو پکڑنے میں کوشاں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمانے لگے حسن جلدی کرو! حسن پکڑ لو تو اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ چھوٹے کے مقابلے میں بڑے کی مدد فرما رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : (اس لئے کہ) جبرئیل امین (پہلے سے ہی) حسنین کو حوصلہ دلاتے ہوئے پکڑلو، پکڑلو کہہ رہے تھے۔“
 ابن عساکر، تاریخ دمشق الكبير، 13 : 223

فصل : 39

كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم يقبل الحسن و الحسين عليهما السلام

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین کریمین علیہما السلام کا بوسہ لیتے تھے)

128. عن ابي هريره رضي الله عنه قال : خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم و معه حسن و حسين، هذا علي عاتقه و هذا علي عاتقه، و هو يلثم هذا مرة و يلثم هذا مرة.
 ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حسنین کریمین علیہما السلام تھے ایک (شہزادہ) ایک کندھے پر سوار تھا اور دوسرا دوسرے کندھے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں کو باری باری چوم رہے تھے۔“

1. احمد بن حنبل، المسند، 2 : 400، رقم : 9671
2. احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، 2 : 777، رقم : 1376
3. حاکم، المستدرک، 3 : 182، رقم : 4777
4. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 179

5. مزي، تہذيب الكمال، 6 : 228
 6. عسقلاني، الاصابه في تمييز الصحابه، 2 : 71
 7. مناوي، فيض القدير، 6 : 32

129. عن أبي المعدل عطية الطفاوي عن أبيه أن أم سلمة حدثته قالت : بينما رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في بيتي يوما إذ قالت الخادم أن عليا و فاطمة بالسدة، قالت : فقال لي : قومي فتنحي لي عن أهل بيتي، قالت : ففمت فتنحيت في البيت قريبا، فدخل علي و فاطمة و معهما الحسن و الحسين و هما صبيان صغيران، فأخذ الصبيين فوضعهما في حجره فقبلهما.

”ابو معدل عطية طفاوى اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہیں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر تشریف فرما تھے خادم نے عرض کیا : دروازے پر علی اور فاطمہ علیہما السلام آئے ہیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں : آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا : ایک طرف ہو جاؤ اور مجھے اپنے اہل بیت سے ملنے دو۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں : میں پاس ہی گھر میں ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہو گئی، پس علی، فاطمہ اور حسنین کریمین علیہم السلام داخل ہوئے اس وقت وہ کم سن تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں بچوں کو پکڑ کر گود میں بٹھا لیا اور دونوں کو چومنے لگے۔“

1. احمد بن حنبل، المسند، 6 : 296، رقم : 26582
 2. ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، 3 : 485
 3. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 166
 4. محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، 1 : 22

130. عن يعلي بن مرة رضي الله عنه قال : إن حسنا و حسينا أقبلا يمشيان إلي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، فلما جاء احدهما جعل يده في عنقه، ثم جاء الآخر فجعل يده الأخرى في عنقه، فقَبِلَ هذا، ثم قَبِلَ هذا.
 ”حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حسن و حسین علیہما السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف چلتے ہوئے آئے، جب ان میں سے ایک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک بازو سے اسے گلے لگا لیا، پھر جب دوسرا پہنچا تو دوسرے بازو سے اسے گلے لگا لیا، پھر دونوں کو باری باری چومنے لگے۔“

1. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 32، رقم : 2587
 2. طبرانی، المعجم الكبير، 22 : 274، رقم : 703
 3. قضاعي، مسند الشهاب، 1 : 50، رقم : 26
 4. محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، 1 : 122

131. عن عتبة بن غزوان رضي الله عنه قال : بينما رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم جالس إذ جاء الحسن و الحسين فرکبا ظهرا، فوضعهما في حجره فجعل يقبل هذا مرة و هذا مرة.
 ”عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے کہ حسن و حسین علیہما السلام آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کو اپنی گود میں بٹھا لیا اور باری باری دونوں کو چومنے لگے۔“

- ابن قانع، معجم الصحابة، 2 : 265، رقم : 786

فصل : 40

ذهب النبي صلى الله عليه وآله وسلم للمباهلة و معه الحسن و الحسين عليهما السلام

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مباہلہ کے وقت حسنین کریمین علیہما السلام کو اپنے ساتھ لے گئے)

132. عن الشعبي رضي الله عنه قال : لما أراد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أن يلا عن أهل نجران، أخذ بيد الحسن والحسين و كانت فاطمة تمشي خلفه.

”حضرت شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل نجران کے ساتھ مباہلہ کا ارادہ فرمایا تو حسنین کریمین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے لیا اور سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے بیچھے چل رہی تھیں۔“

1. ابن ابی شیبہ، المصنف، 6 : 389، رقم : 36184

2. ابن ابی شیبہ، المصنف، 7 : 426، رقم : 37014

3. عسقلانی، فتح الباری، 8 : 94، رقم : 4119

133. عن ابن زيد قال : قيل لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : لو لاعنت القوم بمن كنت تأتي حين قلت : ابناء نا و ابناء كم قال : حسن و حسين.

”ابن زید سے روایت ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عیسائی قوم کے ساتھ مباہلہ ہو جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے قول ’ہمارے بیٹے اور تمہارے بیٹے‘ کے مصداق کن کو اپنے ساتھ لاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : حسن اور حسین کو۔“

طبري، جامع البيان في تفسير القرآن، 3 : 301

134. عن علباء بن احمر البشكري قال : لما نزلت هذه الآية (فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَ ابْنَاءَكُمْ وَ نِسَاءَنَا وَ نِسَاءَكُمْ . . .) أرسل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الي علي و فاطمة و ابنيهما الحسن والحسين.

”علباء بن احمر بيشكري سے روایت ہے کہ جب یہ آیت . . . اے حبیب فرما دیجئے! اؤ بلاتے ہیں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو . . . نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، سیدہ فاطمہ اور ان کے بیٹوں حسن و حسین علیہم السلام کو بلا بھیجا۔“

1. طبري، جامع البيان في تفسير القرآن، 13 : 301

2. سيوطي، الدر المنثور، 2 : 233

135. عن جابر رضي الله عنه أن وفد نجران اتوا النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقالوا : ما تقول في عيسى بن مريم؟ فقال : هو روح الله و كلمته و عبد الله و رسوله. قالوا له : هل لك أن نلاعنك؟ إنه ليس كذلك. قال : و ذاك أحب إليكم؟ قالوا : نعم. قال : فإذا شتمت فجاء النبي صلى الله عليه وآله وسلم و جمع ولده والحسن والحسين.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نجران کا ایک وفد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ کی عیسیٰ بن مریم کے بارے میں کیا رائے ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : وہ روح اللہ، کلمۃ اللہ، اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس وفد نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا : کیا آپ ہمارے ساتھ مباہلہ کرتے ہیں کہ عیسیٰ ایسے نہ تھے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تم یہی چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا : ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جیسے تمہاری مرضی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر تشریف لائے اور اپنے بیٹوں حسن و حسین علیہما السلام کو ساتھ لے جانے کے لئے جمع کیا۔“

1. حاکم، المستدرک، 2 : 649، رقم : 4157

2. سيوطي، الدر المنثور، 2 : 231

مآخذ و مراجع

1- القرآن الحكيم

2- ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمانی کوفی (159- 235ھ / 776- 849ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب : مکتبۃ الرشید، 1409ھ

3- ابن اثیر، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبدالواحد شیبانی جزری (555- 630ھ / 1160- 1233ھ)۔ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ۔ بیروت، لبنان : دار الکتب العلمیہ۔

- 4- ابن احمد خطيب، ابو العباس احمد بن احمد (م- 810هـ). وسيلة الاسلام بالنبي صلى الله عليه وآله وسلم. بيروت، لبنان : دار الغرب الاسلامي، 1984ء
- 5- ابن جارود، ابو محمد عبدالله بن علي النيشاپوري (م : 307هـ). المنتقى- بيروت، لبنان : مؤسسة الكتاب الثقافي، 1408هـ / 1988ء-
- 6- ابن جوزي، ابو الفرج عبدالرحمن بن علي بن محمد بن علي بن عبيد الله (510- 579هـ / 1116- 1201ء). صفوة الصفوة. بيروت، لبنان : دارالكتب العلمي، 1409هـ / 1989ء-
- 7- ابن جوزي، ابو الفرج عبدالرحمن بن علي بن محمد بن علي بن عبيد الله (510- 579هـ / 1116- 1201ء). العلل المتناهيه. بيروت، لبنان : دارالكتب العلمي، 1403هـ
- 8- ابن جوزي، ابو الفرج عبدالرحمن بن علي بن محمد بن علي بن عبيد الله (510- 579هـ / 1116- 1201ء). التحقيق في احاديث الخلاف. بيروت، لبنان : دارالكتب العلمي، 1415هـ
- 9- ابن جوزي، ابو الفرج عبدالرحمن بن علي بن محمد بن علي بن عبيد الله (510- 579هـ / 1116- 1201ء). تلبيس ابليس. بيروت، لبنان : دارالكتاب العربي، 1405هـ / 1985ء
- 10- ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (270- 354هـ / 884- 965ء). الصحيح. بيروت، لبنان : مؤسسة الرساله، 1414هـ / 1993ء-
- 11- ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (270- 354هـ / 884- 965ء). الثقات. بيروت، لبنان : دار الفكر، 1395هـ / 1975ء-
- 12- ابن حجر مكي، ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن علي بيتي (م 973هـ). الصواعق المحرقة على اهل الرفض والضلال والنزذقة. بيروت، لبنان : مؤسسة الرسالة، 1997ء-
- 13- ابن حزم، علي بن احمد بن سعيد بن حزم اندلسي (384- 456هـ / 994- 1064ء). المحلى. بيروت، لبنان : دار الآفاق الجديد.
- 14- ابن حبان، ابو محمد عبدالله بن محمد بن جعفر الانصاري (274- 369هـ). طبقات المحدثين باصبهان. بيروت، لبنان : مؤسسة الرساله، 1412هـ / 1992ء-
- 15- ابن خزيمة، ابو بكر محمد بن اسحاق (223- 311هـ / 838- 924ء). الصحيح. بيروت، لبنان : المكتب الاسلامي، 1390هـ / 1970ء-
- 16- ابن رابويه، ابو يعقوب اسحاق بن ابراهيم بن مخلد بن ابراهيم بن عبدالله (161- 237هـ / 778- 851ء). المسند. مدينه منوره، سعودى عرب : مكتبة الايمان، 1412هـ / 1991ء-
- 17- ابن راشد، معمر ازدي (م- 151هـ). الجامع. بيروت، لبنان : مكتبة الايمان، 1995ء-
- 18- ابن رشد، ابو الوليد محمد بن احمد بن محمد (م- 559هـ). بداية المجتهد. بيروت، لبنان : دارالفكر-
- 19- ابن شابين، ابو حفص عمر بن احمد الواعظ (297- 385هـ). تاريخ اسماء الثقات. كويت : الدارالسلفيه، 1404هـ
- 20- ابن عبدالبر، ابو عمر يوسف بن عبدالله بن محمد (368- 473هـ / 979- 1071ء). الاستيعاب في معرفة الاصحاب. بيروت، لبنان : دارالجيل، 1412هـ
- 21- ابن عبد البر، ابو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد (368- 463هـ / 979- 1071ء). التمهيد. مغرب (مراكش) : وزات عموم الاوقاف و الشؤون الاسلاميه، 1387هـ
- 22- ابن عدى، ابو احمد عبدالله جرجاني (277- 365هـ). الكامل في ضعفاء الرجال. بيروت، لبنان : دارالفكر، 1409هـ / 1988ء-
- 23- ابن عساکر، ابو قاسم علي بن حسن بن بيه الله بن عبدالله بن حسين دمشقي (499- 571هـ / 1105- 1176ء). تاريخ دمشق الكبير (تاريخ ابن عساکر). بيروت، لبنان : دار احياء التراث العربي، 1421هـ / 2001ء-
- 24- ابن قانع، ابو الحسين عبدالباقي بن قانع (265- 351هـ). معجم الصحابه. المدينه المنوره، سعودى عرب : مكتبة الغرباء الاثريه، 1418هـ
- 25- ابن كثير، ابو الفداء اسماعيل بن عمر (701- 774هـ / 1301- 1373ء). البدايه والنهايه. بيروت، لبنان : دار الفكر، 1419هـ

- 1998ء -
- 26- ابن كثير، ابو الفداء اسماعيل بن عمر (701- 774 هـ / 1301- 1373 ع). تفسير القرآن العظيم. بيروت، لبنان : دارالمعرفة، 1400 هـ / 1980ء -
- 27- ابن كثير، ابو الفداء اسماعيل بن عمر (701- 774 هـ / 1301- 1373 ع). فصول من السيرة. بيروت، لبنان : مؤسسة علوم القرآن، دار القلم، 1399 هـ
- 28- ابن ماجه، ابو عبدالله محمد بن يزيد قزويني (209- 273 هـ / 824- 887 ع). السنن. بيروت، لبنان : دارالكتب العلمية، 1419 هـ / 1998ء -
- 29- ابن ملقن انصاري، عمر بن علي (773- 804 هـ). خلاصة البدر المنير. رياض، سعودي عرب : مكتبة الرشد، 1410 هـ
- 30- ابن موسى، ابو المحاسن يوسف الحنفي. المعتصر من المختصر من مشكل الآثار. بيروت، لبنان : عالم الكتب.
- 31- ابو داود، سليمان بن اشعث سجستاني (202- 275 هـ / 817- 889 ع). السنن. بيروت، لبنان : دارالفكر، 1414 هـ
- 32- ابو نعيم، احمد بن عبدالله بن احمد بن اسحاق بن موسى بن مهران اصبهاني (336- 430 هـ / 948- 1038 ع). حلية الاولياء و طبقات الاصفياء. بيروت، لبنان : دار الكتاب العربي، 1400 هـ / 1980ء -
- 33- ابو يعلى، احمد بن علي بن مثنى بن يحيى بن عيسى بن بلال موصلى تميمي (210- 307 هـ / 825- 919 ع). المسند. دمشق، شام : دار المامون للتراث، 1404 هـ / 1984ء -
- 34- ابو يعلى، احمد بن علي بن مثنى بن يحيى بن عيسى بن بلال موصلى تميمي (210- 307 هـ / 825- 919 ع). المعجم. فيصل آباد، باكستان : ادارة العلوم و الاثريه، 1407 هـ
- 35- احمد بن حنبل، ابو عبدالله بن محمد (164- 241 هـ / 780- 855 ع). فضائل الصحابه. بيروت، لبنان : مؤسسة الرساله.
- 36- احمد بن حنبل، ابو عبدالله بن محمد (164- 241 هـ / 780- 855 ع). المسند. بيروت، لبنان : المكتب الاسلامي، 1398 هـ / 1978ء -
- 37- بخاري، ابو عبدالله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيره (194- 256 هـ / 810- 870 ع). الادب المفرد. بيروت، لبنان : دار البشائر الاسلاميه، 1409 هـ / 1989ء -
- 38- بخاري، ابو عبدالله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيره (194- 256 هـ / 810- 870 ع). الصحيح. بيروت، لبنان + دمشق، شام : دار القلم، 1401 هـ / 1981ء -
- 39- بخاري، ابو عبدالله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيره (194- 256 هـ / 810- 870 ع). خلق افعال العباد. رياض، سعودي عرب : دار المعارف السعوديه، 1398 هـ / 1978ء -
- 40- بزار، ابو بكر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصري (210- 292 هـ / 825- 905 ع). المسند. بيروت، لبنان : 1409 هـ
- 41- بغوي، ابو محمد حسين بن مسعود بن محمد (436- 516 هـ / 1044- 1122 ع). معالم التنزيل. بيروت، لبنان : دارالمعرفه، 1407 هـ / 1987ء -
- 42- بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبدالله بن موسى (384- 458 هـ / 994- 1066 ع). السنن الكبرى. مکه مكرمه، سعودي عرب : مكتبة دار الباز، 1414 هـ / 1994ء -
- 43- بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبدالله بن موسى (384- 458 هـ / 994- 1066 ع). المدخل الى السنن الكبرى. كويت : دار الخلفاء للكتاب الاسلامي، 1404 هـ / 1984ء -
- 44- ترمذي، ابو عيسى محمد بن عيسى بن سوره بن موسى بن ضحاک سلمی، (210- 279 هـ / 825- 892 ع). الجامع الصحيح. بيروت، لبنان : دار احياء التراث العربي.
- 45- حاکم، ابو عبدالله محمد بن عبدالله بن محمد (321- 405 هـ / 933- 1014 ع). المستدرک على الصحيحين. بيروت. لبنان : دارالكتب العلمية، 1411 هـ / 1990ء -
- 46- حسيني، ابراهيم بن محمد (1054- 1120 هـ). البيان والتعريف. بيروت، لبنان : دارالكتاب العربي، 1401 هـ
- 47- حكيم، حافظ بن احمد (1342- 1377 هـ). معارج القبول بشرح سلم الوصول الى علم الاصول. دمام : دار ابن قيم، 1410 هـ / 1990ء -
- 48- حلي، علي بن برهان الدين (1404 هـ). السيرة الحلبية / انسان العيون. بيروت، لبنان، دارالمعرفه، 1400 هـ

- 49- خطيب بغدادى، ابو بكر احمد بن على بن ثابت بن احمد بن مهدي بن ثابت (392- 463 هـ / 1002- 1071ع). تاريخ بغداد- بيروت، لبنان : دارالكتب العلميہ.
- 50- دارقطنى، ابو الحسن على بن عمر بن احمد بن مهدي بن مسعود بن نعمان (306- 385 / 918- 995ع). علل- رياض، سعودى عرب : دار طيبه، 1405 هـ / 1985ء
- 51- دورقى، ابو عبدالله احمد بن ابراهيم بن كثير (168- 246هـ). مسند سعد بن ابى وقاص- بيروت، لبنان : دار البشائر الاسلاميه، 1407 هـ
- 52- دولابى، الامام الحافظ ابو بشر محمد بن احمد بن محمد بن حماد (224- 310هـ). الذرية الطاهره النبويه- كويت : الدار السلفيه، 1407 هـ
- 53- ديلمى، ابو شجاع شيرويه بن شهردار بن شيرويه بن فناخسرو بمذاني (445- 509 هـ / 1053- 1115ع). الفردوس بماثور الخطاب- بيروت، لبنان : دارالكتب العلميہ، 1986ء.
- 54- ذبى، شمس الدين محمد بن احمد (673- 748هـ). سير اعلام النبلاء- بيروت، لبنان : مؤسسة الرسالة، 1413 هـ
- 55- ذبى، شمس الدين محمد بن احمد (673- 748هـ). ميزان الاعتدال فى نقد الرجال- بيروت. لبنان : دارالكتب العلميہ، 1995ء.
- 56- ذبى، شمس الدين محمد بن احمد (673- 748هـ). المغنى فى الضعفاء.
- 57- رامهرمزي، ابوالحسن بن عبدالرحمن بن خلد (م- 576هـ). امثال الحديث. بيروت، لبنان : مؤسسة الكتب الثقافيه، 1409 هـ
- 58- رويانى، ابوبكر محمد بن يارون (م 307هـ). المسند- قاہرہ، مصر : مؤسسة قرطبه، 1416 هـ
- 59- زرقانى، ابو عبدالله محمد بن عبدالباقى بن يوسف بن احمد بن علوان مصرى ازبى مالكى (1055- 1122 هـ / 1645- 1710ع). شرح الموطا. بيروت، لبنان : دارالكتب العلميہ، 1411 هـ
- 60- سخاوى، شمس الدين محمد بن عبدالرحمن (831 هـ / 902ع). استجلاب إرتقاء الغرف بحب أقباء الرسول صلى الله عليه وآله وسلم ودوى الشرف- بيروت، لبنان : دارالمدينه، 1421 هـ / 2001ء.
- 61- سيوطى، جلال الدين ابو الفضل عبدالرحمن بن ابى بكر بن محمد بن ابى بكر بن عثمان (849- 911 هـ / 1445- 1505ع). الخصائص الكبرى- فيصل آباد، باكستان : مكتبه نوريہ رضويہ.
- 62- سيوطى، جلال الدين ابو الفضل عبدالرحمن بن ابى بكر بن محمد بن ابى بكر بن عثمان (849- 911 هـ / 1445- 1505ع). الدر المنثور فى التفسير بالمأثور- بيروت، لبنان : دار المعرفه.
- 63- سيوطى، جلال الدين ابو الفضل عبدالرحمن بن ابى بكر بن محمد بن ابى بكر بن عثمان (849- 911 هـ / 1445- 1505ع). تنوير الحوالك شرح موطا مالك. مصر : مكتبه التجاريہ الكبرى، 1389 هـ / 1969ء.
- 64- شاشى، ابو سعيد بهيم بن كليب بن شريح (م 335 هـ / 946ع). المسند- مدينه منوره، سعودى عرب : مكتبة العلوم و الحكم، 1410 هـ
- 65- شوكانى، محمد بن على بن محمد (1173- 1250 هـ / 1760- 1834ع). نيل الاوطار شرح منقى الاخبار- بيروت، لبنان : دارالفكر، 1402 هـ / 1982ء.
- 66- شوكانى، محمد بن على بن محمد (1173- 1250 هـ / 1760- 1834ع). در السحابه فى مناقب القرابه والصحابه- دمشق، شام : دارالفكر، 1494 هـ / 1984ء.
- 67- شيبانى، ابوبكر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (206- 287 هـ / 822- 900ع). الأحاد و المثانى- رياض، سعودى عرب : دار الرايه، 1411 هـ / 1991ء.
- 68- شيبانى، ابوبكر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شيبانى (206- 287 هـ / 822- 900ع). السنه- بيروت، لبنان : المكتب الاسلامى، 1400 هـ
- 69- صنعانى، محمد بن اسماعيل (773- 852هـ). سبل السلام شرح بلوغ المرام- بيروت، لبنان : دار احياء التراث العربى، 1379 هـ
- 70- صيداوى، محمد بن احمد بن جميع، ابوالحسين (305- 402هـ). معجم الشيوخ- بيروت، لبنان : مؤسسة الرسالة، 1405 هـ
- 71- طبرانى، سليمان بن احمد (260- 360 هـ / 873- 971ع). المعجم الاوسط رياض، سعودى عرب : مكتبة المعارف، 1405 هـ / 1985ء

- 72- طبراني، سليمان بن احمد (260-360 هـ / 873-971 ع). المعجم الصغير- بيروت، لبنان : دار الكتب العلمية، 1403 هـ / 1983 ع.
- 73- طبراني، سليمان بن احمد (260-360 هـ / 873-971 ع). المعجم الكبير- موصل، عراق : مطبعة الزهراء الحديثه.
- 74- طبراني، سليمان بن احمد (260-360 هـ / 873-971 ع). المعجم الكبير- قاهره، مصر : مكتبة ابن تيميه.
- 75- طبرى، ابو جعفر محمد بن جرير بن يزيد (224-310 هـ / 839-923 ع). جامع البيان فى تفسير القرآن- بيروت، لبنان : دارالمعرفه، 1400 هـ / 1980 ع.
- 76- طيالسى، ابو داود سليمان بن داود جارود (133-204 هـ / 751-819 ع). المسند- بيروت، لبنان : دارالمعرفه.
- 77- عبدالرزاق، ابو بكر بن بمام بن نافع صنعانى (126-211 هـ / 744-826 ع). المصنف- بيروت، لبنان : المكتبة الاسلامى، 1403 هـ.
- 78- عجلونى، ابو الفداء اسماعيل بن محمد بن عبدالهادى بن عبدالغنى جراحى (1087-1162 هـ / 1676-1749 ع). كشف الخفاء و مزيل الالباس- بيروت، لبنان : مؤسسة الرساله، 1405 هـ.
- 79- عسقلانى، احمد بن على بن محمد بن محمد بن على بن احمد كنانى (773-852 هـ / 1372-1449 ع). الاصابه فى تمييز الصحابه- بيروت، لبنان : دار الجيل، 1412 هـ / 1992 ع.
- 80- عسقلانى، احمد بن على بن محمد بن محمد بن على بن احمد كنانى (773-852 هـ / 1372-1449 ع). تليخيص الحبير- مدينه منوره، سعودى عرب : 1484 هـ / 1964 ع.
- 81- عسقلانى، احمد بن على بن محمد بن محمد بن على بن احمد كنانى (773-852 هـ / 1372-1449 ع). تهذيب التهذيب- بيروت، لبنان، دار الفكر، 1404 هـ / 1984 ع.
- 82- عسقلانى، احمد بن على بن محمد بن محمد بن على بن احمد كنانى (773-852 هـ / 1372-1449 ع). لسان الميزان- بيروت، لبنان، مؤسسة الاعلمى للمطبوعات، 1406 هـ / 1986 ع.
- 83- عسقلانى، احمد بن على بن محمد بن محمد بن على بن احمد كنانى (773-852 هـ / 1372-1449 ع). فتح البارى- لاهور، باكستان : دارنشر الكتب الاسلاميه، 1401 هـ / 1981 ع.
- 84- قرطبى، ابو عبدالله محمد بن احمد بن محمد بن يحيى أموى (284-380 هـ / 897-990 ع). الجامع لاحكام القرآن- بيروت، لبنان : دار احياء التراث العربى.
- 85- قزوينى، عبدالكريم بن محمد الرافعى- التدوين فى أخبار قزوين- بيروت، لبنان : دار الكتب العلميه، 1987 ع.
- 86- قضاعى، ابو عبد الله محمد بن سلامه بن جعفر بن على بن حكيمون بن ابراهيم بن محمد بن مسلم قضاعى (م 454 هـ / 1062 ع). مسند الشهاب- بيروت، لبنان : مؤسسة الرساله، 1407 هـ / 1986 ع.
- 87- كنانى، احمد بن ابى بكر بن اسماعيل (762-840 هـ). مصباح الزجاجه فى زوائد ابن ماجه- بيروت، لبنان : دار العربيه، 1403 هـ.
- 88- مبارك پورى، ابو علا محمد عبدالرحمن بن عبد الرحيم (1283-1353 هـ). تحفة الاحوذى- بيروت، لبنان : دار الكتب العلميه.
- 89- محاملى، ابو عبدالله حسين بن اسماعيل بن محمد بن اسماعيل بن سعيد بن ابان ضبى (235-330 هـ / 849-941 ع). الامالى- عمان + اردن + الدمام : المكتبة الاسلاميه + دار ابن القيم، 1412 هـ.
- 90- محب طبرى، ابو جعفر احمد بن عبدالله بن محمد بن ابى بكر بن محمد بن ابراهيم (615-694 هـ / 1218-1295 ع). ذخائر العقبى فى مناقب ذوى القربى- جده، سعودى عرب : مكتبة الصحابه، 1415 هـ / 1995 ع.
- 91- محب طبرى، ابو جعفر احمد بن عبد الله بن محمد بن ابى بكر بن محمد بن ابراهيم (615-694 هـ / 1218-1295 ع). الرياض النضره فى مناقب العشره- بيروت، لبنان : دار الغرب الاسلامى، 1996 ع.
- 92- مزى، ابو الحجاج يوسف بن زكى عبدالرحمن بن يوسف بن عبدالملك بن يوسف بن على (654-742 هـ / 1256-1341 ع). تهذيب الكمال- بيروت، لبنان : مؤسسة الرساله، 1400 هـ / 1980 ع.
- 93- مسلم، ابن الحجاج قشبرى (206-261 هـ / 821-875 ع). الصحيح- بيروت، لبنان : دار احياء التراث العربى.
- 94- مقدسى، محمد بن عبد الواحد حنبلى (م 643 هـ). الاحاديث المختاره- مكه مكرمه، سعودى عرب : مكتبة النهضة الحديثيه،

1410ھ / 1990ء۔

- 95۔ مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفين بن علی بن زین العابدین (952-1031ھ / 1545-1621ء)۔ فیض القدير شرح الجامع الصغیر۔ مصر : مکتبہ تجاریہ کبریٰ، 1356ھ
- 96۔ نبھانی، یوسف بن اسماعیل بن یوسف (1265-1350ھ)۔ الشرف المؤید لآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ فیصل آباد، پاکستان : چشتی کتب خانہ، 1986ء۔
- 97۔ نسائی، احمد بن شعیب (215-303ھ / 830-915ء)۔ السنن۔ حلب، شام : مکتبہ المطبوعات الاسلامیہ، 1406ھ / 1986ء۔
- 98۔ نسائی، احمد بن شعیب (215-303ھ / 830-915ء)۔ السنن الکبریٰ۔ بیروت، لبنان : دارالکتب العلمیہ، 1411ھ / 1991ء۔
- 99۔ نسائی، احمد بن شعیب (215-303ھ / 830-915ء)۔ فضائل الصحابہ۔ بیروت، لبنان : دارالکتب العلمیہ، 1405ھ۔
- 100۔ نسائی، احمد بن شعیب (215-303ھ / 830-915ء)۔ خصائص علی۔ کویت : مکتبہ المعلا، 1406ھ۔
- 101۔ نووی، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مرى بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعه بن حزام (631-677ھ / 1233-1278ء)۔ تہذیب الاسماء واللغات۔ بیروت، لبنان : دارالکتب العلمیہ۔
- 102۔ وادیاشی، عمر بن علی بن احمد اندلسی (723-804ھ)۔ تحفة المحتاج الی ادلة المحتاج۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب : دار حراء، 1406ھ۔
- 103۔ ہندی، علاؤ الدین علی المتقی بن حسام الدین (م۔ 975ھ)۔ کنز العمال فی سنن الافعال والاقوال۔ بیروت، لبنان : مؤسسة الرسالہ، 1399ھ / 1979ء۔
- 104۔ بیہمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (735-807ھ / 1335-1405ء)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر : دارالریان للتراث + بیروت، لبنان : دارالکتب العربی، 1407ھ / 1987ء۔
- 105۔ بیہمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (735-807ھ / 1335-1405ء)۔ موارد الزمان الی زوائد ابن حبان۔ بیروت، لبنان : دارالکتب العلمیہ۔
- 106۔ بیہمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (735-807ھ / 1335-1405ء)۔ مسند الحارث (زوائد الہیثمی)۔ المدینہ المنورہ، سعودی عرب : مرکز خدمۃ السنۃ و السیرۃ النبویۃ، 1413ھ / 1992ء۔

مرج البحرین فی مناقب الحسنین

فصل : 27

الحسن والحسین علیہما السلام کانا یلعبان علی بطن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(حسنین کریمین علیہما السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شکم مبارک پر کھیلتے تھے)

90۔ عن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه قال : دخلت علي رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم والحسن والحسين يلعبان علي بطنه، فقلت : يا رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم ! أتحبهما؟ فقال : و مالي لا أحبهما و هما ربحانتي.

”حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو (دیکھا کہ) حسن اور حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شکم مبارک پر کھیلتے رہے تھے، تو میں نے عرض کی : یا رسول اللہ! کیا آپ ان سے محبت کرتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میں ان سے محبت کیوں نہ کروں حالانکہ وہ دونوں میرے پھول ہیں۔“

1. بزار، المسند، 3 : 287، رقم : 1079
 2. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 181
 3. شوکانی، در السحابہ : 307
- بیثمی نے اس کے رواۃ صحیح قرار دیئے ہیں۔

91. عن انس بن مالک رضي الله عنه قال : دخلت أو ربما دخلت علي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم والحسن والحسين يتقلبان علي بطنه، قال : و يقول : ربحانتي من هذه الأمة.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوتا یا (فرمایا) اکثر اوقات حاضر ہوتا (اور دیکھتا کہ) حسن و حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شکم مبارک پر لوٹ پوٹ ہو رہے ہوتے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ہوتے : یہ دونوں ہی تو میری امت کے پھول ہیں۔“

1. نسائی، السنن الكبرى، 5 : 49، رقم : 8167
2. نسائی، السنن الكبرى، 5 : 150، رقم : 8529

فصل : 28

رکب الحسن والحسين عليهما السلام علي ظهر النبي صلى الله عليه وآله وسلم خلال الصلوة

(حسین کریمین علیہما السلام دورانِ نماز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے)

92. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : كنا نصلي مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم العشاء، فإذا سجد وثب الحسن والحسين علي ظهره، فإذا رفع رأسه أخذهما بيده من خلفه اخذاً رفيقا ويضعهما علي الأرض، فإذا عاد، عادا حتي قضي صلاته، أقعدهما علي فخذيه.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ نماز عشاء ادا کر رہے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں گئے تو حسن اور حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدے سے سر اٹھایا تو ان دونوں کو اپنے پیچھے سے نرمی کے ساتھ پکڑ کر زمین پر بٹھا دیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ سجدے میں گئے تو شہزادگان نے دوبارہ ایسے ہی کیا (یہ سلسلہ چلتا رہا) یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز مکمل کر لی اس کے بعد دونوں کو اپنی مبارک رانوں پر بٹھا لیا۔“

1. احمد بن حنبل، المسند، 2 : 513، رقم : 10669
2. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 51، رقم : 2659
3. حاکم، المستدرک، 3 : 183، رقم : 4782
4. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 181
5. ابن عدي، الكامل، 6 : 81، رقم : 1615
6. ذہبی، سير أعلام النبلاء، 3 : 256
7. عسقلاني، تهذيب التهذيب، 2 : 258
8. شوکانی، نیل الاوطار، 2 : 124
9. سیوطی، الخصائص الكبرى، 2 : 136
10. ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، 6 : 152

93. عن زر بن جیش رضي الله عنه قال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ذات يوم يصلي بالناس فأقبل الحسن والحسين عليهما السلام و هما غلامان، فجعلا يتوثبان علي ظهره إذا سجد فأقبل الناس عليهما ينحيانهما عن ذلك، قال : دعوهما بأبي و

أمی.

”زر بن جیش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ حسنین کریمین علیہما السلام جو اس وقت بچے تھے آئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں گئے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہونے لگے، لوگ انہیں روکنے کے لئے آگے بڑھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں! انہیں چھوڑ دو۔۔ یعنی سوار ہونے دو۔“

بیہقی، السنن الکبریٰ، 2 : 263، رقم : 3237

94. عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما قال : كان النبي صلي الله عليه وآله وسلم يصلي فإذا سجد وثب الحسن و الحسين علي ظهره، فإذا أرادوا أن يمنعوها أشار إليهم أن دعوهما، فلما صلي وضعهما في حجره.
”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے، جب سجدے میں گئے تو حسنین کریمین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب لوگوں نے انہیں روکنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو اشارہ فرمایا کہ انہیں چھوڑ دو۔ یعنی سوار ہونے دو، پھر جب نماز ادا فرما چکے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں کو اپنی گود میں لے لیا۔“

1. نسائي، السنن الكبرى، 5 : 50، رقم : 8170

2. عسقلاني، الاصابه في تمييز الصحابه، 2 : 71

3. محب طبري، ذخائر العقبى في مناقب ذوي القربى، 1 : 122

95. عن البراء بن عازب رضي الله عنه قال : كان النبي صلي الله عليه وآله وسلم يصلي فجاء الحسن و الحسين عليهما السلام (أو أحدهما)، فركب علي ظهره فكان إذا سجد رفع رأسه أخذ بيده فأمسكه أو أمسكهما، ثم قال : نعم المطية مطيتكما.
”حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے تو حسن و حسین علیہما السلام دونوں میں سے کوئی ایک آکر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو جاتا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں ہوتے، سجدے سے سر اٹھاتے ہوئے اگر ایک ہوتا تو اس کو یا دونوں ہوتے تو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو تھام لیتے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے : تم دو سواروں کے لئے کتنی اچھی سواری ہے۔“

1. طبراني، المعجم الاوسط، 4 : 205، رقم : 3987

2. هيثمي، مجمع الزوائد، 9 : 182

96. عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال : كتب النبي صلي الله عليه وآله وسلم لرجل عهدا فدخل الرجل يسلم علي النبي صلي الله عليه وآله وسلم يصلي، فرأى الحسن والحسين يركبان علي عنقه مرة و يركبان علي ظهره مرة و يمران بين يديه و من خلفه، فلما فرغ الصلاة قال له الرجل : ما يقطعان الصلاة؟ فغضب النبي صلي الله عليه وآله وسلم فقال : ناولني عهدك. فأخذ فمزقه، ثم قال : من لم يرحم صغيرنا و لم يوقر كبيرنا فليس منا ولا أنا منه.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی شخص کو عہدنامہ لکھ کر دیا تو اس شخص نے حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالت نماز میں سلام عرض کیا، پھر اس نے دیکھا کہ حسن اور حسین علیہما السلام کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گردن مبارک اور کبھی پشت مبارک پر سوار ہوتے ہیں اور حالت نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے پیچھے سے گزر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس شخص نے کہا : کیا وہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز نہیں توڑتے؟ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلال میں آ کر فرمایا : مجھے اپنا عہد نامہ دو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے لے کر پھاڑ دیا اور فرمایا : جو ہمارے چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کا ادب نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں اور نہ ہی میں اس سے ہوں۔“

محب طبري، ذخائر العقبى، 1 : 132

97. عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : صلي رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم صلاة العصر، فلما كان في الرابعة أقبل

الحسن والحسين حتي ركبا علي ظهر رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم، فلما سلم وضعهما بين يديه و أقبل الحسن فحمل رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم الحسن علي عاتقه الأيمن والحسين علي عاتقه الأيسر.

”حضرت عبيدالله بن عباس رضي الله عنهما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ عصر ادا کی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چوتھی رکعت میں تھے تو حسن و حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا تو ان دونوں کو اپنے سامنے بٹھا لیا حسن رضی اللہ عنہ کے آگے آنے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنے دائیں کندھے پر اور حسین رضی اللہ عنہ کو بائیں کندھے پر اُٹھا لیا۔“

1. طبرانی، المعجم الاوسط، 6 : 298، رقم : 6462

2. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 66، رقم : 2682

3. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 184

مرج البحرين في مناقب الحسين

فصل : 29

قال النبي صلي الله عليه وآله وسلم للحسنين : نعم الراكبان هما

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسنین کریمین علیہما السلام سے فرمانا : یہ دونوں کیسے اچھے سوار ہیں)

98. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : خرج علينا رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم و معه حسن و حسين هذا علي عاتقه و هذا علي عاتقه.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں : حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک کندھے پر حسن اور دوسرے کندھے پر حسین سوار تھے۔“

1. احمد بن حنبل، المسند، 2 : 440، رقم : 9671

2. حاکم، المستدرک، 3 : 182، رقم : 4777

حاکم اس کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ اس روایت کی اسناد صحیح ہیں۔

3. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 2 : 777، رقم : 1376

4. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 179

5. مزي، تہذیب الکمال، 6 : 228

6. عسقلانی، الاصابہ في تمييز الصحابه، 2 : 71

7. مناوي، فيض القدير، 6 : 32

بیثمی نے اس کے رواۃ کو ثقہ قرار دیا ہے۔

99. عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال : رأيت الحسن والحسين عليهما السلام علي عاتقي النبي صلي الله عليه وآله وسلم، فقلت : نعم الفرس تحتكما. قال : و نعم الفارسان هما.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حسن و حسین علیہما السلام کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھوں پر (سوار) دیکھا تو حسرت بھرے لہجے میں کہا کہ آپ کے نیچے کتنی اچھی سواری ہے! آپ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا : ذرا یہ بھی تو دیکھو کہ سوار کتنے اچھے ہیں۔“

1. یزار، المسند، 1 : 418

2. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 181

بیثمی نے ابو یعلیٰ کی بیان کردہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

3. حسینی، البیان والتعریف، 2 : 263، رقم : 1672

4. شوکانی، در السحابہ فی مناقب القراۃ و الصحابہ : 308

5. ابن عدی، الکامل، 2 : 362

100. عن سلمان رضي الله عنه قال : كنا حول النبي صلي الله عليه وآله وسلم فجاءت أم أيمن فقالت : يا رسول الله لقد ضل الحسن والحسين عليهما السلام قال : و ذلك راد النهار يقول ارتفاع النهار. فقال رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم : قوموا فاطلبوا ابني. قال : و أخذ كل رجل تجاه وجهه و أخذت نحو النبي صلي الله عليه وآله وسلم فلم يزل حتي أتى سفح جبل و اذا الحسن والحسين عليهما السلام ملتزم كل واحد منهما صاحبه و اذا شجاع قائم علي ذنبه يخرج من فيه شه النار، فأسرع اليه رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم فالتفت مخاطباً لرسول الله صلي الله عليه وآله وسلم ثم انساب فدخل بعض الأجره ثم أتاهما فأفرق بينهما و مسح و جههما و قال : بأبي و أمي أنتما ما أكرمكما علي الله ثم حمل أحدهما علي عاتقه الأيمن و الآخر علي عاتقه الأيسر فقلت : طوباكما نعم المطيبة مطيتكما فقال رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم : و نعم الراكبان هما.

”حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے۔ ام ایمن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا حسن و حسین علیہما السلام گم ہو گئے ہیں راوی کہتے ہیں، دن خوب نکلا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : چلو میرے بیٹوں کو تلاش کرو، راوی کہتا ہے ہر ایک نے اپنا راستہ لیا اور میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چل پڑا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلسل چلتے رہے حتیٰ کہ پہاڑ کے دامن تک پہنچ گئے۔ (دیکھا کہ) حسن و حسین علیہما السلام ایک دوسرے کے ساتھ چمٹے ہوئے کھڑے ہیں اور ایک اڑدھا اپنی دم پر کھڑا ہے اور اُس کے منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس کی طرف تیزی سے بڑھے تو وہ اڑدھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر سکرٹ گیا پھر کھسک کر پتھروں میں چھپ گیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان (حسین کریمین علیہما السلام) کے پاس تشریف لائے اور دونوں کو الگ الگ کیا اور اُن کے چہروں کو پونچھا اور فرمایا : میرے ماں باپ تم پر قربان، تم اللہ کے ہاں کتنی عزت والے ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان میں سے ایک کو اپنے دائیں کندھے پر اور دوسرے کو بائیں کندھے پر اٹھا لیا۔ میں نے عرض کیا : تمہاری سواری کتنی خوب ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : یہ بھی تو دیکھو کہ دونوں سوار کتنے خوب ہیں۔“

1. طبرانی، المعجم الکبیر، 3 : 65، رقم : 2677

2. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 182

3. شوکانی، در السحابہ فی مناقب القراۃ و الصحابہ : 309

101. عن أبي جعفر قال : مر رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم بالحسن والحسين عليهما السلام و هو حاملهما علي مجلس من مجالس الأنصار، فقالوا : يا رسول الله صلي الله عليك وسلم! نعمت المطية قال : و نعم الراكبان.

”حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین کریمین علیہما السلام کو اٹھائے ہوئے انصار کی ایک مجلس سے گزرے تو انہوں نے کہا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا خوب سواری ہے! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : سوار بھی کیا خوب ہیں۔“

ابن ابی شیبہ، المصنف، 6 : 380، رقم : 32185

102. عن جابر رضي الله عنه قال دخلت علي النبي صلي الله عليه وآله وسلم و هو يمشي علي أربعة، و علي ظهره الحسن و

الحسين عليهما السلام، و هو يقول : نعم الجمل جملكما، و نعم العدلان أنتما.

”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار (دو ٹانگوں اور دونوں ہاتھوں کے بل) پر چل رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وسلم کی پشت مبارک پر حسنین کریمین علیہما السلام سوار تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے : تمہارا اونٹ کیا خوب ہے اور تم دونوں کیا خوب سوار ہو۔“

1. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 52، رقم : 2661
2. صیداوی، معجم الشیوخ، 1 : 266، رقم : 227
3. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 182
4. رامہرمزی، امثال الحدیث : 128 رقم : 98
5. ذہبی، سیر اعلام النبلاء، 3 : 256
6. قزوینی، التدوین فی اخبار قزوین، 2 : 109
7. محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، 1 : 132

103. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : وقف رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم علي بيت فاطمة فسلم، فخرج إليه الحسن و الحسين عليهما السلام، فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : ارق بأبيك أنت عين بقة و أخذ بأصبعيه فرقي علي عاتقه، ثم خرج الآخر الحسن او الحسين مرتفعة احدي عينيه، فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : مرحبا بك ارق بأبيك أنت عين البقة و أخذ بأصبعيه فاستوي علي عاتقه الآخر.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر کے سامنے رکے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ الزہراء کو سلام کیا۔ اتنے میں حسنین کریمین علیہما السلام میں سے ایک شہزادہ گھر سے باہر آ گیا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا : اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جا تو (میری) آنکھ کا تارا ہے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ہاتھ سے پکڑا پس وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوش مبارک پر سوار ہو گئے۔ پھر دوسرا شہزادہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف تکتا ہوا باہر آ گیا تو اسے بھی فرمایا : خوش آمدید، اپنے باپ کے کندھے پر سوار ہو جا تو (میری) آنکھ کا تارا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنی انگلیوں کے ساتھ پکڑا پس وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے دوش مبارک پر سوار ہو گئے۔“

1. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 49، رقم : 2652
2. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 180

فصل : 30

كان يُطيل النبي صلى الله عليه وآله وسلم السجود للحسن و الحسين عليهما السلام

(حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین کریمین علیہما السلام کی خاطر سجدوں کو لمبا کر لیتے تھے)

104. عن أنس رضي الله عنه قال : كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يسجد فيجئ الحسن أو الحسين فيركب علي ظهره فيطيل السجود. فيقال : يا نبي الله! أطلت السجود، فيقول : ارتحلني ابني فكرهت أن أعجله.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں ہوتے تو حسن یا حسین علیہما السلام آتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمر مبارک پر سوار ہو جاتے جس کے باعث آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدوں کو لمبا کر لیتے۔ ایک موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا : اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! کیا آپ نے سجدوں کو لمبا کر دیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : مجھ پر میرا بیٹا سوار تھا اس لئے (سجدے سے اٹھنے میں) جلدی کرنا اچھا نہ لگا۔“

1. ابو یعلیٰ، المسند، 6 : 150، رقم : 3428
2. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 181

105. عن عبد الله بن شداد عن أبيه قال : خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في احدي صلاتي العشاء و هو حامل

حسناً أو حسيناً فتقدم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فوضعه ثم كبر للصلاة فصلي، فسجد بين ظهراني سجدة أطالها. قال أبي : فرفعت رأسي و إذا الصبي علي ظهر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وهو ساجد فرجعت الي سجودي، فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الصلاة، قال الناس : يا رسول الله انك سجدت بين ظهراني صلاتك سجدة أطلتها حتي ظننا أنه قد حدث أمر أو أنه يوحى إليك. قال : ذلك لم يكن ولكن ابني ارتحلني فكرهت أن أعجله حتي يقضي حاجته.

عبدالله بن شداد اپنے والد حضرت شداد بن ہاد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشاء کی نماز ادا کرنے کے لئے ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن یا حسین علیہما السلام (میں سے کسی ایک شہزادے) کو اٹھائے ہوئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تشریف لا کر انہیں زمین پر بٹھا دیا پھر نماز کے لئے تکبیر فرمائی اور نماز پڑھنا شروع کر دی، نماز کے دوران حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طویل سجدہ کیا۔ شداد نے کہا : میں نے سر اٹھا کر دیکھا کہ شہزادے سجدے کی حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہیں۔ میں پھر سجدہ میں چلا گیا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا فرما چکے تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے نماز میں اتنا سجدہ طویل کیا۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ کوئی امر الہی واقع ہو گیا ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہونے لگی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ایسی کوئی بات نہ تھی مگر یہ کہ مجھ پر میرا بیٹا سوار تھا اس لئے (سجدے سے اٹھنے میں) جلدی کرنا اچھا نہ لگا جب تک کہ اس کی خواہش پوری نہ ہو۔

1. نسائی، السنن، 2 : 229، کتاب التطبیب، رقم : 1141
2. احمد بن حنبل، المسند، 3 : 493
3. ابن ابی شیبہ، المصنف، 6 : 380، رقم : 32191
4. طبرانی، المعجم الكبير، 7 : 270، رقم : 7107
5. شیبانی، الأحاد والمثاني، 2 : 188، رقم : 934
6. بیہقی، السنن الکبری، 2 : 263، رقم : 3236
7. حاکم، المستدرک، 3 : 181، رقم : 4775
8. ابن موسی، معاصر المختصر، 1 : 102
9. ابن حزم، المحلی، 3 : 90
10. عسقلانی، تہذیب التہذیب، 2 : 299

مرج البحرين في مناقب الحسين

فصل : 31

كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم يضمّ الحسن والحسين عليهما السلام إليه تحت ثوبه

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں شہزادوں کو چادر کے اندر اپنے جسم اطہر سے چمٹا لیتے تھے)

106. عن أسامة بن زيد رضي الله عنهما قال : طرقت النبي صلى الله عليه وآله وسلم ذات ليلة في بعض الحاجة فخرج النبي صلى الله عليه وآله وسلم وهو مشتمل علي شيء لا أدري ما هو فلما فرغت ما حاجتي قلت : ما هذا الذي أنت مشتمل عليه؟ فكشفه فإذا حسن و حسين علي و ركبه فقال : هذان أبنائي.

”حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا : میں ایک رات کسی کام کے لئے حضور نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی شے کو اپنے جسم سے چمٹائے ہوئے تھے جسے میں نہ جان سکا جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے کیا چیز اپنے جسم سے چمٹا رکھی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کپڑا ہٹایا تو دیکھا کہ حسن و حسین علیہما السلام دونوں رانوں تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چمٹے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : یہ میرے دونوں بیٹے ہیں۔“

1. ترمذی، الجامع الصحیح، 5 : 656، ابواب المناقب، رقم : 3769
2. نسائی، السنن الكبرى، 5 : 149، رقم : 8524
3. ابن حبان، الصحیح، 15 : 423، رقم : 6967
4. بزار، المسند، 7 : 31، رقم : 2580
5. ابن ابی شیبہ، المصنف، 6 : 378، رقم : 32182
6. مقدسی، الاحادیث المختارة، 4 : 94، رقم : 1307
7. ہیثمی، مواردالظمان، 1 : 552، رقم : 2234
8. ابن حجر مکی، الصواعق المحرقة، 2 : 404

107. عن أنس بن مالك رضي الله عنه يقول : كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول لفاطمة : أدعي أبنی فیسهما و يضمهما إليه.

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا سے فرمایا کرتے : میرے دونوں بیٹوں کو بلاؤ پھر آپ ان دونوں (پھولوں) کو سونگھتے اور اپنے سینہ اقدس کے ساتھ چپکا لیتے۔“

1. ترمذی، الجامع الصحیح، 5 : 657، ابواب المناقب، رقم : 3772
2. ابویعلیٰ، المسند، 7 : 274، رقم : 4294
3. محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، 1 : 121

فصل : 32

أول من يدخل الجنة مع النبي صلى الله عليه وآله وسلم هو الحسن والحسين عليهما السلام

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جو جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے وہ حسنین کریمین علیہما السلام ہیں)

108. عن علي رضي الله عنه قال : أخبرني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : ان أول من يدخل الجنة أنا و فاطمة و الحسن و الحسين. قلت : يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! فمحبونا؟ قال : من ورائكم.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بتایا کہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں، میں (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ خود)، فاطمہ، حسن اور حسین ہیں۔ میں نے عرض کیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم سے محبت کرنے والے کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تمہارے پیچھے۔“

1. حاکم، المستدرک، 3 : 164، رقم : 4723
2. ابن عساکر، تاریخ دمشق الكبير، 14 : 173
3. ہندی، کنز العمال، 12 : 98، رقم : 34166
4. ابن حجر مکی نے ’الصواعق المحرقة (2 : 448)‘ میں کہا ہے کہ اسے ابن سعد نے بھی روایت کیا ہے۔
5. محب طبری، ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی، 1 : 123

109. عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال : شكوت الي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حسد الناس ايائي، فقال : أما

ترضي أن تكون رابع أربعة أول من يدخل الجنة : أنا و أنت و الحسن و الحسين.
 ”حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی کہ لوگ مجھ سے حسد کرتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے چار مردوں میں چوتھے تم ہو (وہ چار) میں، تم، حسن اور حسین ہیں۔“

1. احمد بن حنبل، المسند، 2 : 624
2. طبرانی، المعجم الكبير، 1 : 319، رقم : 950
3. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 41، 2624
4. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 131، 174
5. قرطبي، الجامع لاحكام القرآن، 16 : 22
6. محب طبري، ذخائر العقبیٰ فی مناقب ذوی القربیٰ، 1 : 90
7. ابن حجر مکی، الصواعق المحرقة، 2 : 466

مرج البحرین فی مناقب الحسنین

فصل : 33

تزین اللہ عزوجل الجنة بالحسن و الحسين عليهما السلام

(اللہ تعالیٰ کا حسین کریمین علیہما السلام کی موجودگی کے ذریعے جنت کو آراستہ کرنا)

110. عن عقبة بن عامر رضي الله عنه، أن رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم قال : الحسن و الحسين شفا العرش و ليسا بمعلقين، و إن النبي صلي الله عليه وآله وسلم قال : إذا استقر أهل الجنة في الجنة، قالت الجنة : يا رب! وعدتني أن تزيني بركنين من أركانك! قال : أولم أزينك بالحسن و الحسين؟

”عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : حسن اور حسین عرش کے دو ستون ہیں لیکن وہ لٹکے ہوئے نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جب اہل جنت، جنت میں مقیم ہو جائیں گے تو جنت عرض کرے گی : اے پروردگار! تو نے مجھے اپنے ستونوں میں سے دو ستونوں سے مزین کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا : کیا میں نے تجھے حسن اور حسین کی موجودگی کے ذریعے مزین نہیں کر دیا؟ (یہی تو میرے دو ستون ہیں)۔“

1. طبرانی، المعجم الاوسط، 1 : 108، رقم : 337
2. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 184
3. ذہبی، میزان الاعتدال، 1 : 278
4. عسقلانی، لسان المیزان، 1 : 257، رقم : 804
5. خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، 2 : 239، رقم : 697
6. ابن عساکر، تاریخ دمشق الكبير، 13 : 228
7. مناوی، فیض القدير، 3 : 415
8. ابن حجر مکی، الصواعق المحرقة، 2 : 562

111. عن أنس رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : فخرت الجنة علي النار فقالت : أنا خير منك، فقالت النار : بل أنا خير منك، فقالت لها الجنة إستفهاماً : و ممه؟ قالت : لأن في الجابرة و نمرود و فرعون فأسكتت، فأوحى الله اليها : لا تخضعين، لأزينن ركنيك بالحسن و الحسين، فماست كما تميمس العروس في خدرها.

”حضرت انس رضي الله عنه بيان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ایک مرتبہ جنت نے دوزخ پر فخر کیا اور کہا میں تم سے بہتر ہوں، دوزخ نے کہا : میں تم سے بہتر ہوں۔ جنت نے دوزخ سے پوچھا کس وجہ سے؟ دوزخ نے کہا : اس لئے کہ مجھ میں بڑے بڑے جابر حکمران فرعون اور نمرود ہیں۔ اس پر جنت خاموش ہو گئی، اللہ تعالیٰ نے جنت کی طرف وحی کی اور فرمایا : تو عاجز و لاجواب نہ ہو، میں تیرے دو ستونوں کو حسن اور حسین کے ذریعے مزین کر دوں گا۔ پس جنت خوشی اور سرور سے ایسے شرما گئی جیسے دلہن شرماتی ہے۔“

1. طبراني، المعجم الاوسط، 7 : 148، رقم : 7120

2. هيثمى، مجمع الزوائد، 9 : 184

اس حدیث کے ایک راوی ”عباد بن صہیب“ پر بعض محدثین نے کلام کیا ہے مگر امام احمد بن حنبل، ابوداؤد، عبدان اہوازی نے اس کو صادق قرار دیا اور یحییٰ بن معین نے ابو عاصم النبیل سے اس کی روایت ثابت کی ہے۔

1. ابن شاهين، تاريخ اسماء الثقات، 1 : 171

2. ذهبي، المغني في الضعفاء، 1 : 326

3. ابن عدي، الكامل، 4 : 347

112. عن العباس بن زريع الأزدي عن أبيه مرفوعاً، قال : قالت الجنة : يا رب! حسنتي فحسن أركانها، قال : قد حسنت أركانك بالحسن و الحسين.

”حضرت عباس بن زریع ازدی اپنے والد سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جنت نے (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) عرض کیا : اے میرے پروردگار! تو نے مجھے حسین و جمیل بنایا ہے تو میرے ستونوں کو بھی حسین بنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : میں نے تیرے ستونوں کو حسن اور حسین علیہما السلام کے ذریعے حسین و جمیل بنا دیا ہے۔“

1. عسقلاني، لسان الميزان، 6 : 241، رقم : 848

2. ذهبي، ميزان الاعتدال، 7 : 157، رقم : 9458

3. عسقلاني، الاصابه في تمييز الصحابه، 1 : 287

فصل : 34

يكون الحسن و الحسين عليهما السلام في قبة تحت العرش يوم القيامة

(حسین کریمین علیہما السلام قیامت کے دن عرش الہی کے گنبد کے نیچے ہوں گے)

113. عن أبي موسى الأشعري رضي الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : أنا و علي و فاطمة و الحسن و الحسين يوم القيامة في قبة تحت العرش.

”حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میں، علی، فاطمہ، حسن اور حسین قیامت کے دن عرش کے گنبد کے نیچے ہوں گے۔“

1. هيثمى، مجمع الزوائد، 9 : 174

2. هندي، كنز العمال، 12 : 100، رقم : 34177

3. عسقلاني، لسان الميزان، 2 : 94

4. زرقاني، شرح الموطأ، 4 : 443

114. عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه، قال : قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : إن فاطمة و عليا و الحسن و الحسين في حظيرة القدس في قبة بيضاء سقفاها عرش الرحمن.

”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : بیشک فاطمہ، علی، حسن اور حسین جنت الفردوس میں سفید گنبد میں مقیم ہوں گے جس کی چھت عرش خداوندی ہو گا۔“

1. ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، 14 : 61

2. ہندی، کنز العمال، 12 : 98، رقم : 34167

115. عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال : فی الجنة درجة تدعی الوسيلة؟ فإذا سألتم اللہ فسلوا لی الوسيلة؟ قالوا : یا رسول اللہ! من یسکن معک؟ قال : علی و فاطمة و الحسن و الحسین.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جنت میں ایک مقام ہے جسے وسیلہ کہتے ہیں، پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو میرے لئے وسیلہ کا سوال کیا کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! (وہاں) آپ کے ساتھ کون رہے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : علی، فاطمہ اور حسین و حنین (وہاں پر میرے ساتھ رہیں گے)۔“

1. ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، 2 : 45

2. ہندی، کنز العمال، 12 : 103، رقم : 34195

مرج البحرین فی مناقب الحسنین

فصل : 35

یکون الحسن و الحسین علیہما السلام مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم القیامة

(حسنین کریمین علیہما السلام قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہیں گے)

116. عن علی رضی اللہ عنہ قال : دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و انا نائم علی المنامة فاستسقی الحسن او الحسین قال فقام النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی شاة لنا بکی فحلبها فدرت فجاہ ہ الحسن فنحاه النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقالت فاطمة : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کانه احبهما الیک قال : لا ولكنہ استسقی قبلہ، ثم قال : اینی و ایاک و هذین و هذا الراقد فی مکان واحد یوم القیامة.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے بستر پر سویا ہوا تھا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے حسن یا حسین علیہما السلام (میں سے کسی ایک) نے پانی مانگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری بکری کے پاس آئے جو بہت کم دودھ والی تھی۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا دودھ نکالا تو اس نے بہت زیادہ دودھ دیا، پس حسن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لگتا ہے یہ آپ کو ان دونوں میں زیادہ پیارا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ اس نے پہلے پانی مانگا تھا پھر فرمایا : میں، آپ، یہ دونوں اور یہ سونے والا (حضرت علی رضی اللہ عنہ کیونکہ وہ ابھی سو کر اٹھے ہی تھے) قیامت کے دن ایک ہی جگہ پر ہوں گے۔“

1. احمد بن حنبل، المسند، 1 : 101، رقم : 792

2. ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، 13 : 228

3. شیبانی، السنة، 2 : 598، رقم : 1322

4. بزار، المسند، 3 : 30، رقم : 779

5. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 170
 6. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 2 : 692، رقم : 1183
 7. محب طبري، ذخائر العقبي في مناقب ذوي القربى، 1 : 25

117. عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال : ان النبي صلى الله عليه وآله وسلم دخل علي فاطمة رضي الله عنها فقال : أني و اياك و هذا النائم . . . يعني عليا . . . و هما . . . يعني الحسن و الحسين . . . لفي مكان واحد يوم القيامة.
 ”حضرت ابو سعيد خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے گھر تشریف لائے اور فرمایا : میں، تم اور یہ سونے والا (یعنی علی و ابھی سو کر اٹھے ہی تھے) اور یہ دونوں یعنی حسن اور حسین علیہما السلام قیامت کے دن ایک ہی جگہ ہوں گے۔“

1. حاکم، المستدرک، 3 : 147، رقم : 4664
 2. طبراني، المعجم الكبير، 22 : 405، رقم : 1016
 3. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 171
 حاکم نے اس روایت کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے۔

118. عن أبي فاختة رضي الله عنه قال : كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم و علي و فاطمة و الحسن و الحسين في بيت فاستسقى الحسن، فقام رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في جوف الليل، فسقاه، فسأله الحسين فأبى أن يسقيه، فقيل : يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! كأن حسنا أحب اليك من حسين؟ قال : لا ولكنه استسقاني قبله، ثم قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم : يا فاطمة! أنا و انت و هذين و هذا الراقد (لعلي) في مقام واحد يوم القيامة.

”حضرت ابو فاختہ (سعید بن علاقہ) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی، فاطمہ، اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم گھر پر تھے کہ حسن نے پانی مانگا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آدھی رات کو اٹھ کر اسے پانی پلایا۔ (اسی دوران جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حسن کو پانی پلانے ہی والے تھے) کہ حضرت حسین نے وہی پانی طلب کیا، جسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے دینے سے انکار فرمایا (کیونکہ حسین ان سے قبل پانی مانگ چکے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی ترتیب سے دینا چاہتے تھے یہ بغرض تعلیم و تربیت تھا)۔ عرض کیا گیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لگتا ہے کہ آپ کو حسین سے زیادہ حسن محبوب ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : یہ وجہ نہیں بلکہ حسن نے حسین سے پہلے مانگا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے فاطمہ! میں، تم، یہ دونوں (حسن و حسین) اور یہ سونے والا (یعنی علی) قیامت کے دن ایک ہی جگہ پر ہوں گے۔“

ابن عساکر، تاریخ دمشق، 13 : 227، رقم : 3204

فصل : 36

استعاذۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم للحسن و الحسين علیہما السلام

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسنین کریمین علیہما السلام کے لئے خصوصی دم فرمانا)

119. عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم يعوذ الحسن و الحسين، و يقول : ان أبكما كان يعوذ بها إسماعيل و إسحاق : أعوذ بكلمات الله التامة من كل شيطان وهامة و من كل عين لامة.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن و حسین علیہما السلام کے لئے (خصوصی طور پر) کلمات تعوذ کے ساتھ دم فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے کہ تمہارے جد امجد (ابراہیم علیہ السلام بھی) اپنے دونوں صاحبزادوں اسماعیل و اسحاق (علیہما السلام) کے لئے ان کلمات کے ساتھ تعوذ کرتے تھے ”میں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے ذریعے ہر (وسوسہ اندازی کرنے والے) شیطان اور بلا سے اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں۔“

1. بخاري، الصحيح، 3 : 1233، كتاب الانبياء، رقم : 3191
2. ابن ماجه، السنن، 2 : 1164، كتاب الطب، رقم : 3525

120. عن علي رضي الله عنه قال : كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم يعوذ حسنا و حسينا، فيقول : أعيدكما بكلمات الله التامات من كل شيطان و هامة و من كل عين لامة. قال : و قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم : عوذوا بها أبنائكم، فإن إبراهيم كان يعوذ بها ابنه إسماعيل و إسحاق.

”حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن و حسین علیہما السلام کو دم کرتے ہوئے فرماتے تھے : میں تمہارے لئے اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعے ہر وسوسہ انداز شیطان و بلا اور ہر نظر بد سے پناہ مانگتا ہوں، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (امت کیلئے بھی) فرمایا : تم اپنے بیٹوں کو انہی الفاظ کے ساتھ دم کیا کرو کیونکہ ابراہیم (علیہ السلام) اپنے بیٹوں اسماعیل اور اسحاق (علیہما السلام) کو ان کلمات سے دم کیا کرتے تھے۔“

1. عبدالرزاق، المصنف، 4 : 336، رقم : 7987
2. طبرانی، المعجم الاوسط، 9 : 79
3. ہیثمی، مجمع الزوائد، 5 : 113

121. عن ابن عباس رضي الله عنهما، قال كان النبي صلى الله عليه وآله وسلم يعوذ الحسن و الحسين : أعيدكما بكلمات الله التامة من كل شيطان و هامة و من كل عين لامة. ثم يقول : كان أبوكم يعوذ بهما إسماعيل و إسحاق.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن و حسین علیہما السلام کو (ان کلمات کے ساتھ) دم کیا کرتے تھے : میں تمہیں اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعے ہر وسوسہ انداز شیطان و بلا سے اور ہر نظر بد سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں، پھر ارشاد فرماتے : تمہارے جد امجد (ابراہیم علیہ السلام بھی) انہی کلمات کے ساتھ اپنے بیٹوں اسماعیل و اسحاق (علیہما السلام) کو دم کیا کرتے تھے۔“

1. ابوداؤد، السنن، 4 : 235، كتاب السنة، رقم : 4737
2. نسائي، السنن الكبرى، 6 : 250، رقم : 10845
3. احمد بن حنبل، المسند، 1 : 236، رقم : 2112
4. ابن حبان، الصحيح، 3 : 291، رقم : 1012
5. حاکم، المستدرک، 3 : 183، رقم : 4781
6. ابن ابی شیبہ، المصنف، 5 : 47، رقم : 23577
7. ابن راہویہ، المسند، 1 : 36، رقم : 4
8. طبرانی، المعجم الاوسط، 5 : 101، رقم : 4793
9. طبرانی، المعجم الصغير، 2 : 31، رقم : 727
10. بخاري، خلق افعال العباد، 1 : 97
11. ابن جوزي، تلبیس ابلیس، 1 : 48

122. عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنهما قال : كنا جلوسا مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم إذ مر به الحسن و الحسين و هما صبيان، فقال : هاتوا ابني أعوذ هما بما عوذ به إبراهيم ابنه إسماعيل و إسحاق، قال : أعيدكما بكلمات الله التامة من كل عين لامة و من كل شيطان و هامة.

”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حسن و حسین علیہما السلام جو کہ ابھی بچے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزرے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : میرے دونوں بیٹوں کو لاؤ، میں انہیں دم کر دوں جس طرح ابراہیم (علیہ السلام) اپنے دونوں بیٹوں اسماعیل و اسحاق (علیہما السلام) کو دم کیا کرتے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : ”میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ذریعے ہر نظر بد سے، ہر وسوسہ انداز شیطان و بلا سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں۔“

1. طبرانی، المعجم الكبير، 10 : 72، رقم : 9984

2. بزار، المسند، 4 : 304، رقم : 1483
 3. ابن عساکر، تاریخ دمشق الكبير، 13 : 224
 4. ہیثمی، مجمع الزوائد، 5 : 113
 5. ہیثمی، مجمع الزوائد، 10 : 187

123. عن زید بن أرقم رضي الله عنه قال : إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول : اللهم! أستودعكهما و صالح المؤمنين يعني الحسن و الحسين.

”حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے اللہ! میں ان دونوں حسن و حسین کو اور نیک مومنین کو تیری حفاظت خاص میں دیتا ہوں۔“

1. طبرانی، المعجم الكبير، 5 : 85، رقم : 5037
 2. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 194
 3. ہندی، کنز العمال، 12 : 119، رقم : 34281

مرج البحرين في مناقب الحسين

فصل : 37

ضوء الطريق للحسن و الحسين عليهما السلام ببرقة

(آسمانی بجلی کا حسنین کریمین علیہما السلام کے لئے راستہ روشن کرنا)

124. عن أبي هريرة رضي الله عنه قال : كنا نصلي مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم العشاء، فإذا سجد وثب الحسن و الحسين علي ظهري، فإذا رفع رأسه أخذهما بيده من خلفه اخذاً رقيقاً و يضعهما علي الأرض، فإذا عاد، عادا حتي قضي صلاته، أقعدهما علي فخذي، قال : فقلت إليه، فقلت : يا رسول الله ! أردهما فبرقت برقة، فقال : لهما : الحقا بأمكما، قال : فمكث ضوئها حتي دخل.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ نمازِ عشاء ادا کر رہے تھے، جب آپ سجدے میں گئے تو حضرت حسن اور حسین علیہما السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سجدے سے سر اٹھایا تو ان دونوں کو اپنے پیچھے سے نرمی سے پکڑ کر زمین پر بٹھا دیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ سجدے میں گئے تو حسن اور حسین علیہما السلام نے دوبارہ ایسے ہی کیا حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز مکمل کرنے کے بعد دونوں کو اپنی (مبارک) رانوں پر بٹھا لیا۔ میں نے کھڑے ہو کر عرض کیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں انہیں واپس چھوڑ آتا ہوں۔ پس اچانک آسمانی بجلی چمکی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (حسنین کریمین علیہما السلام) کو فرمایا کہ اپنی والدہ کے پاس چلے جاؤ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے گھر میں داخل ہونے تک وہ روشنی برقرار رہی۔“

1. احمد بن حنبل، المسند، 2 : 513، رقم : 10669
 2. طبرانی، المعجم الكبير، 3 : 51، رقم : 2659
 3. حاکم، المستدرک، 3 : 183، رقم : 4782

4. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 181
5. ابن عدي، الكامل، 6 : 81، رقم : 1615
6. ذہبی، سیر اعلام النبلاء، 3 : 256
7. عسقلانی، تہذیب التہذیب، 2 : 258
8. شوکانی، نیل الاوطار، 2 : 124

فصل : 38

تشجيع النبي صلى الله عليه وآله وسلم و جبريل عليه السلام للحسنين عليهما السلام علي المصارعة

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبرئیل کا حسنین کریمین علیہما السلام کو داد دینا)

125. عن أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال : كان الحسن و الحسين عليهما السلام بصطرعان بين يدي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، فكان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول : هي حسن. فقالت فاطمة سلام الله عليها : يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! لم تقول هي حسن؟ فقال : إن جبريل يقول : هي حسين.

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے حسنین کریمین علیہما السلام کشتی لڑ رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے : حسن جلدی کرو۔ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا نے کہا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صرف حسن کو ہی ایسا کیوں فرما رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا : کیونکہ جبرئیل امین حسین کو جلدی کرنے کا کہہ کر داد دے رہے تھے۔“

1. ابویعلیٰ، المعجم، 1 : 171، رقم : 196
2. عسقلانی، الاصابہ، 2 : 77، رقم : 1726
3. ابن اثیر، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، 2 : 26
4. محب طبري، ذخائر العقبي في مناقب ذوي القربى، 1 : 134
5. ابن عدي، الكامل، 5 : 18، رقم : 1191

126. عن محمد بن علي رضي الله عنهما قال : اصطرع الحسن و الحسين رضي الله عنهما عند رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، فجعل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول : هي حسن. قالت له فاطمة : يا رسول الله صلى الله عليك وسلم! تعين الحسن كانه أحب إليك من الحسين؟ قال : إن جبريل يعين الحسين و أنا أحب أن أعين الحسن.

”محمد بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے حسنین کریمین علیہما السلام کشتی لڑ رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے : حسن جلدی کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیدہ فاطمہ نے عرض کیا : یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ حسن کی مدد فرما رہے ہیں لگتا ہے وہ آپ کو حسین سے زیادہ پیارا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : (نہیں) جبرئیل حسین کی مدد کر رہے تھے اسلئے میں نے چاہا کہ حسن کی مدد کروں۔“

1. ہیثمی، مسند الحارث، 2 : 910، رقم 992
2. سیوطی، الخصائص الکبری، 2 : 465
3. محب طبري، ذخائر العقبي في مناقب ذوي القربى، 1 : 134

127. عن ابن عباس رضي الله عنهما قال : اتخذ الحسن و الحسين عند رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، فجعل يقول : هي حسن! خذ يا حسن! فقالت عائشة : تعين الكبير علي الصغير. فقال : إن جبريل يقول : خذ يا حسين.

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں حسن و حسین علیہما السلام ایک دوسرے کو پکڑنے میں کوشاں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمانے لگے حسن

جلدی کرو! حسن پکڑ لو تو أم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ چھوٹے کے مقابلے میں بڑے کی مدد فرما رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : (اس لئے کہ) جبرئیل امین (پہلے سے ہی) حسین کو حوصلہ دلاتے ہوئے پکڑلو، پکڑلو کہہ رہے تھے۔“
ابن عساکر، تاریخ دمشق الكبير، 13 : 223

مرج البحرین فی مناقب الحسنین

فصل : 39

كان النبي صلي الله عليه وآله وسلم يقبل الحسن و الحسين عليهما السلام

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسنین کریمین علیہما السلام کا بوسہ لیتے تھے)

128. عن أبي هريره رضي الله عنه قال : خرج علينا رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم و معه حسن و حسين، هذا علي عاتقه و هذا علي عاتقه، و هو يلثم هذا مرة و يلثم هذا مرة.

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حسنین کریمین علیہما السلام تھے ایک (شہزادہ) ایک کندھے پر سوار تھا اور دوسرا دوسرے کندھے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں کو باری باری چوم رہے تھے۔“

1. احمد بن حنبل، المسند، 2 : 400، رقم : 9671

2. احمد بن حنبل، فضائل الصحابه، 2 : 777، رقم : 1376

3. حاکم، المستدرک، 3 : 182، رقم : 4777

4. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 179

5. مزی، تہذیب الکمال، 6 : 228

6. عسقلانی، الاصابہ فی تمییز الصحابه، 2 : 71

7. مناوی، فیض القدير، 6 : 32

129. عن أبي المعدل عطية الطفاوي عن أبيه أن سلمة حدثته قالت : بينما رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم في بيتي يوما اذ قالت الخادم أن عليا و فاطمة بالسدة، قالت : فقال لي : قومي ففتحني لي عن أهل بيتي، قالت : ففقت ففتحني في البيت قريبا، فدخل علي و فاطمة و معهما الحسن و الحسين و هما صبيان صغيران، فأخذ الصبيين فوضعهما في حجره فقبلهما.

”ابو معدل عطیہ طفاوی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہیں ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک دن جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر تشریف فرما تھے خادم نے عرض کیا : دروازے پر علی اور فاطمہ علیہما السلام آئے ہیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں : آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا : ایک طرف ہو جاؤ اور مجھے اپنے اہل بیت سے ملنے دو۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں : میں پاس ہی گھر میں ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہو گئی، پس علی، فاطمہ اور حسنین کریمین علیہم السلام داخل ہوئے اس وقت وہ کم سن تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں بچوں کو پکڑ کر گود میں بٹھا لیا اور دونوں کو چومنے لگے۔“

1. احمد بن حنبل، المسند، 6 : 296، رقم : 26582

2. ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، 3 : 485

3. ہیثمی، مجمع الزوائد، 9 : 166

4. محب طبري، ذخائر العقبي في مناقب ذوي القربى، 1 : 22

130. عن يعلى بن مرة رضي الله عنه قال : إن حسنا و حسينا أقبالا يمشيان إلي رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، فلما جاء احدهما جعل يده في عنقه، ثم جاء الآخر فجعل يده الأخرى في عنقه، فقيل هذا، ثم قيل هذا.
”حضرت يعلى بن مره رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حسن و حسین علیہما السلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف چلتے ہوئے آئے، جب ان میں سے ایک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک بازو سے اسے گلے لگا لیا، پھر جب دوسرا پہنچا تو دوسرے بازو سے اسے گلے لگا لیا، پھر دونوں کو باری باری چومنے لگے۔“

1. طبراني، المعجم الكبير، 3 : 32، رقم : 2587

2. طبراني، المعجم الكبير، 22 : 274، رقم : 703

3. قضاعي، مسند الشهاب، 1 : 50، رقم : 26

4. محب طبري، ذخائر العقبي في مناقب ذوي القربى، 1 : 122

131. عن عتبة بن غزوان رضي الله عنه قال : بينما رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم جالس إذ جاء الحسن و الحسين فركبا ظهره، فوضعهما في حجره فجعل يقبل هذا مرة و هذا مرة.
”عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے کہ حسن و حسین علیہما السلام آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر سوار ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کو اپنی گود میں بٹھا لیا اور باری باری دونوں کو چومنے لگے۔“
ابن قانع، معجم الصحابة، 2 : 265، رقم : 786

فصل : 40

ذهب النبي صلى الله عليه وآله وسلم للمباهلة و معه الحسن و الحسين عليهما السلام

(حضور صلي الله عليه وآله وسلم مباہلہ کے وقت حسنین کریمین علیہما السلام کو اپنے ساتھ لے گئے)

132. عن الشعبي رضي الله عنه قال : لما أراد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أن يلا عن أهل نجران، أخذ بيد الحسن و الحسين و كانت فاطمة تمشي خلفه.

”حضرت شعبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل نجران کے ساتھ مباہلہ کا ارادہ فرمایا تو حسنین کریمین علیہما السلام کا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے لیا اور سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل رہی تھیں۔“

1. ابن ابي شيبه، المصنف، 6 : 389، رقم : 36184

2. ابن ابي شيبه، المصنف، 7 : 426، رقم : 37014

3. عسقلاني، فتح الباري، 8 : 94، رقم : 4119

133. عن ابن زيد قال : قيل لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم : لو لاعتن القوم بمن كنت تأتي حين قلت : ابناء نا و ابناء كم قال : حسن و حسين.

”ابن زید سے روایت ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عیسائی قوم کے ساتھ مباہلہ ہو جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے قول ’ہمارے بیٹے اور تمہارے بیٹے‘ کے مصداق کن کو اپنے ساتھ لاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : حسن اور حسین کو۔“

طبري، جامع البيان في تفسير القرآن، 3 : 301

134. عن علباء بن احمر اليشكري قال : لما نزلت هذه الآية (فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَ نِسَاءَنَا وَ نِسَاءَكُمْ . . .) أرسل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الي علي و فاطمة و ابنيهما الحسن والحسين.
- ”علباء بن احمر يشكرى سے روایت ہے کہ جب یہ آیت . . . اے حبیب فرما دیجئے! او بلاتے ہیں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو. . . نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، سیدہ فاطمہ اور ان کے بیٹوں حسن و حسین علیہم السلام کو بلا بھیجا۔“
1. طبري، جامع البيان في تفسير القرآن، 13 : 301
2. سيوطي، الدر المنثور، 2 : 233

135. عن جابر رضي الله عنه أن وفد نجران اتوا النبي صلى الله عليه وآله وسلم فقالوا : ما تقول في عيسى بن مريم؟ فقال : هو روح الله و كلمته و عبد الله و رسوله. قالوا له : هل لك أن نلاعنك؟ إنه ليس كذلك. قال : و ذاك أحب إليكم؟ قالوا : نعم. قال : فإذا شئتم فجاء النبي صلى الله عليه وآله وسلم و جمع ولده و الحسن و الحسين.
- ”حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نجران کا ایک وفد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ کی عیسیٰ بن مریم کے بارے میں کیا رائے ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : وہ روح اللہ، کلمتہ اللہ، اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس وفد نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا : کیا آپ ہمارے ساتھ مباہلہ کرتے ہیں کہ عیسیٰ ایسے نہ تھے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تم یہی چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا : ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جیسے تمہاری مرضی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر تشریف لائے اور اپنے بیٹوں حسن و حسین علیہما السلام کو ساتھ لے جانے کے لئے جمع کیا۔“
1. حاکم، المستدرک، 2 : 649، رقم : 4157
2. سيوطي، الدر المنثور، 2 : 231

مرج البحرين في مناقب الحسين

مأخذ و مراجع

- 1- القرآن الحكيم
- 2- ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمانی کوفی (159- 235ھ / 776- 849ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب : مکتبۃ الرشید، 1409ھ
- 3- ابن اثیر، ابو الحسن علی بن محمد بن عبدالکریم بن عبدالواحد شیبانی جزری (555- 630ھ / 1160- 1233ھ)۔ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ۔ بیروت، لبنان : دارالکتب العلمیہ۔
- 4- ابن احمد خطیب، ابوالعباس احمد بن احمد (م۔ 810ھ)۔ وسیلۃ الاسلام بالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ بیروت، لبنان : دارالغرب الاسلامی، 1984ء
- 5- ابن جارود، ابو محمد عبد اللہ بن علی النیشاپوری (م : 307ھ)۔ المنتقى۔ بیروت، لبنان : مؤسسة الكتاب الثقافیہ، 1408ھ / 1988ء۔
- 6- ابن جوزی، ابو الفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (510- 579ھ / 1116- 1201ء)۔ صفوة الصفوة۔ بیروت، لبنان : دارالکتب العلمیہ، 1409ھ / 1989ء۔

- 7- ابن جوزى، ابو الفرج عبدالرحمن بن على بن محمد بن على بن عبيد الله (510- 579 هـ / 1116- 1201 ع). العلل المتناهيه- بيروت، لبنان : دارالكتب العلميه، 1403 هـ
- 8- ابن جوزى، ابو الفرج عبدالرحمن بن على بن محمد بن على بن عبيد الله (510- 579 هـ / 1116- 1201 ع). التحقيق فى احاديث الخلاف. بيروت، لبنان : دارالكتب العلميه، 1415 هـ
- 9- ابن جوزى، ابو الفرج عبدالرحمن بن على بن محمد بن على بن عبيد الله (510- 579 هـ / 1116- 1201 ع). تلبيس ابليس- بيروت، لبنان : دارالكتاب العربى، 1405 هـ / 1985 ع
- 10- ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (270- 354 هـ / 884- 965 ع). الصحيح- بيروت، لبنان : مؤسسة الرساله، 1414 هـ / 1993 ع
- 11- ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (270- 354 هـ / 884- 965 ع). الثقات- بيروت، لبنان : دار الفكر، 1395 هـ / 1975 ع
- 12- ابن حجر مكي، ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن على بيتى (م 973 هـ). الصواعق المحرقة على اهل الرفض والضلال والنزندقه- بيروت، لبنان : مؤسسة الرساله، 1997 ع.
- 13- ابن حزم، على بن احمد بن سعيد بن حزم اندلسى (384- 456 هـ / 994- 1064 ع). المحلى- بيروت، لبنان : دار الأفاق الجديده.
- 14- ابن حبان، ابو محمد عبدالله بن محمد بن جعفر الانصارى (274- 369 هـ). طبقات المحدثين باصبهان- بيروت، لبنان : مؤسسة الرساله، 1412 هـ / 1992 ع.
- 15- ابن خزيمة، ابو بكر محمد بن اسحاق (223- 311 هـ / 838- 924 ع). الصحيح- بيروت، لبنان : المكتب الاسلامى، 1390 هـ / 1970 ع
- 16- ابن رابويه، ابو يعقوب اسحاق بن ابراهيم بن مخلد بن ابراهيم بن عبدالله (161- 237 هـ / 778- 851 ع). المسند- مدينه منوره، سعودى عرب : مكتبة الايمان، 1412 هـ / 1991 ع
- 17- ابن راشد، معمر ازدي (م 151 هـ). الجامع- بيروت، لبنان : مكتبة الايمان، 1995 ع.
- 18- ابن رشد، ابو الوليد محمد بن احمد بن محمد (م 559 هـ). بداية المجتهد- بيروت، لبنان : دارالفكر-
- 19- ابن شابين، ابو حفص عمر بن احمد الواعظ (297- 385 هـ). تاريخ اسماء الثقات- كويت : الدار السلفيه، 1404 هـ
- 20- ابن عبدالبر، ابو عمر يوسف بن عبدالله بن محمد (368- 473 هـ / 979- 1071 ع). الاستيعاب فى معرفه الاصحاب- بيروت، لبنان : دارالجيل، 1412 هـ
- 21- ابن عبد البر، ابو عمر يوسف بن عبد الله بن محمد (368- 463 هـ / 979- 1071 ع). التمهيد- مغرب (مراكش) : وزات عموم الاوقاف و الشؤون الاسلاميه، 1387 هـ
- 22- ابن عدى، ابو احمد عبدالله جرجانى (277- 365 هـ). الكامل فى ضعفاء الرجال- بيروت، لبنان : دار الفكر، 1409 هـ / 1988 ع
- 23- ابن عساکر، ابو قاسم على بن حسن بن هبة الله بن عبدالله بن حسين دمشقى (499- 571 هـ / 1105- 1176 ع). تاريخ دمشق الكبير (تاريخ ابن عساکر)- بيروت، لبنان : دار احياء التراث العربى، 1421 هـ / 2001 ع
- 24- ابن قانع، ابو الحسين عبدالباقي بن قانع (265- 351 هـ). معجم الصحابه- المدينه المنوره، سعودى عرب : مكتبة الغرباء الاثريه، 1418 هـ
- 25- ابن كثير، ابو الفداء اسماعيل بن عمر (701- 774 هـ / 1301- 1373 ع). البدايه والنهائيه- بيروت، لبنان : دار الفكر، 1419 هـ / 1998 ع
- 26- ابن كثير، ابو الفداء اسماعيل بن عمر (701- 774 هـ / 1301- 1373 ع). تفسير القرآن العظيم- بيروت، لبنان : دارالمعرفه، 1400 هـ / 1980 ع
- 27- ابن كثير، ابو الفداء اسماعيل بن عمر (701- 774 هـ / 1301- 1373 ع). فصول من السيره- بيروت، لبنان : مؤسسة علوم القرآن، دار القلم، 1399 هـ
- 28- ابن ماجه، ابو عبدالله محمد بن يزيد قزوينى (209- 273 هـ / 824- 887 ع). السنن- بيروت، لبنان : دارالكتب العلميه،

1419هـ / 1998ء-

- 29- ابن ملقن انصاري، عمر بن علي (773-804هـ). خلاصة البدر المنير- رياض، سعودي عرب : مكتبة الرشد، 1410هـ.
- 30- ابن موسى، ابو المحاسن يوسف الحنفي- المعتصر من المختصر من مشكل الآثار- بيروت، لبنان : عالم الكتب.
- 31- ابو داؤد، سليمان بن اشعث سجستاني (202-275هـ / 817-889ء). السنن- بيروت، لبنان : دار الفكر، 1414.
- 32- ابو نعيم، احمد بن عبدالله بن احمد بن اسحاق بن موسى بن مهران اصبهاني (336-430هـ / 948-1038ء). حلية الاولياء و طبقات الاصفياء- بيروت، لبنان : دار الكتاب العربي، 1400هـ / 1980ء.
- 33- ابو يعلى، احمد بن علي بن مثنى بن يحيى بن عيسى بن بلال موصلى تميمي (210-307هـ / 825-919ء). المسند- دمشق، شام : دار المامون للتراث، 1404هـ / 1984ء.
- 34- ابويعلی، احمد بن علي بن مثنى بن يحيى بن عيسى بن بلال موصلى تميمي (210-307هـ / 825-919ء). المعجم- فيصل آباد، باكستان : ادارة العلوم و الاثريه، 1407هـ.
- 35- احمد بن حنبل، ابو عبدالله بن محمد (164-241هـ / 780-855ء). فضائل الصحابه- بيروت، لبنان : مؤسسة الرسالة.
- 36- احمد بن حنبل، ابو عبدالله بن محمد (164-241هـ / 780-855ء). المسند- بيروت، لبنان : المكتب الاسلامي، 1398هـ / 1978ء.
- 37- بخاري، ابو عبدالله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيره (194-256هـ / 810-870ء). الادب المفرد- بيروت، لبنان : دار البشائر الاسلاميه، 1409هـ / 1989ء.
- 38- بخاري، ابو عبدالله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيره (194-256هـ / 810-870ء). الصحيح- بيروت، لبنان + دمشق، شام : دار القلم، 1401هـ / 1981ء.
- 39- بخاري، ابو عبدالله محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن مغيره (194-256هـ / 810-870ء). خلق افعال العباد- رياض، سعودي عرب : دار المعارف السعوديه، 1398هـ / 1978ء.
- 40- بزار، ابو بكر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصري (210-292هـ / 825-905ء). المسند- بيروت، لبنان : 1409هـ.
- 41- بغوي، ابو محمد حسين بن مسعود بن محمد (436-516هـ / 1044-1122ء). معالم التنزيل- بيروت، لبنان : دار المعرفه، 1407هـ / 1987ء.
- 42- بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبدالله بن موسى (384-458هـ / 994-1066ء). السنن الكبرى- مکه مکرمه، سعودي عرب : مكتبة دار الباز، 1414هـ / 1994ء.
- 43- بيهقي، ابو بكر احمد بن حسين بن علي بن عبدالله بن موسى (384-458هـ / 994-1066ء). المدخل الى السنن الكبرى- كويت : دار الخلفاء للكتاب الاسلامي، 1404هـ / 1984ء.
- 44- ترمذي، ابو عيسى محمد بن عيسى بن سوره بن موسى بن ضحاک سلمی، (210-279هـ / 825-892ء). الجامع الصحيح- بيروت، لبنان : دار احياء التراث العربي.
- 45- حاکم، ابو عبدالله محمد بن عبدالله بن محمد (321-405هـ / 933-1014ء). المستدرک على الصحيحين- بيروت- لبنان : دار الكتب العلميه، 1411هـ / 1990ء.
- 46- حسيني، ابراهيم بن محمد (1054-1120هـ). البيان والتعريف- بيروت، لبنان : دار الكتاب العربي، 1401هـ.
- 47- حكيم، حافظ بن احمد (1342-1377هـ). معارج القبول بشرح سلم الوصول الى علم الاصول- دمام : دار ابن قيم، 1410هـ / 1990ء.
- 48- حلبی، علی بن برهان الدين (1404هـ). السيرة الحلبية / انسان العيون- بيروت، لبنان، دار المعرفه، 1400هـ.
- 49- خطيب بغدادی، ابو بكر احمد بن علي بن ثابت بن احمد بن مهدي بن ثابت (392-463هـ / 1002-1071ء). تاريخ بغداد- بيروت، لبنان : دار الكتب العلميه.
- 50- دارقطني، ابو الحسن علي بن عمر بن احمد بن مهدي بن مسعود بن نعمان (306-385 / 918-995ء). علل- رياض، سعودي عرب : دار طيبه، 1405هـ / 1985ء.
- 51- دورقي، ابو عبدالله احمد بن ابراهيم بن كثير (168-246هـ). مسند سعد بن ابى وقاص- بيروت، لبنان : دار البشائر الاسلاميه، 1407هـ.

- 52- دولابي، الامام الحافظ ابو بشر محمد بن احمد بن محمد بن حماد (224- 310هـ). الزرية الطاهرة النبوية- كويت : الدار السلفية، 1407هـ
- 53- ديلمى، ابو شجاع شيرويه بن شهردار بن شيرويه بن فناخسرو بمذاني (445- 509هـ / 1053- 1115هـ). الفردوس بمآثور الخطاب. بيروت، لبنان : دارالكتب العلمية، 1986هـ.
- 54- ذبى، شمس الدين محمد بن احمد (673- 748هـ). سير اعلام النبلاء- بيروت، لبنان : مؤسسة الرسالة، 1413هـ
- 55- ذبى، شمس الدين محمد بن احمد (673- 748هـ). ميزان الاعتدال فى نقد الرجال- بيروت. لبنان : دارالكتب العلمية، 1995هـ.
- 56- ذبى، شمس الدين محمد بن احمد (673- 748هـ). المغنى فى الضعفاء.
- 57- رامهرمزي، ابوالحسن بن عبدالرحمن بن خالد (م- 576هـ). امثال الحديث. بيروت، لبنان : مؤسسة الكتب الثقافية، 1409هـ
- 58- رويانى، ابوبكر محمد بن هارون (م 307هـ). المسند- قاهره، مصر : مؤسسة قرطبه، 1416هـ
- 59- زرقانى، ابو عبدالله محمد بن عبدالباقي بن يوسف بن احمد بن علوان مصرى ازهرى مالكى (1055- 1122هـ / 1645- 1710هـ). شرح المواظ. بيروت، لبنان : دارالكتب العلمية، 1411هـ
- 60- سخاوى، شمس الدين محمد بن عبدالرحمن (831هـ / 902هـ). إستجلاب إرتقاء الغرف بحب أقرباء الرسول صلى الله عليه وآله وسلم وندوى الشرف- بيروت، لبنان : دارالمدينه، 1421هـ / 2001هـ.
- 61- سيوطى، جلال الدين ابو الفضل عبدالرحمن بن ابى بكر بن محمد بن ابى بكر بن عثمان (849- 911هـ / 1445- 1505هـ). الخصائص الكبرى- فيصل آباد، باكستان : مكتبه نوريه رضويه.
- 62- سيوطى، جلال الدين ابو الفضل عبدالرحمن بن ابى بكر بن محمد بن ابى بكر بن عثمان (849- 911هـ / 1445- 1505هـ). الدر المنثور فى التفسير بالمآثور- بيروت، لبنان : دار المعرفه.
- 63- سيوطى، جلال الدين ابو الفضل عبدالرحمن بن ابى بكر بن محمد بن ابى بكر بن عثمان (849- 911هـ / 1445- 1505هـ). تنوير الحوالك شرح مواظ مالک- مصر : مكتبه التجاربه الكبرى، 1389هـ / 1969هـ.
- 64- شاشى، ابو سعيد بيثم بن كليب بن شريح (م 335هـ / 946هـ). المسند- مدينه منوره، سعودى عرب : مكتبة العلوم و الحكم، 1410هـ
- 65- شوكانى، محمد بن على بن محمد (1173- 1250هـ / 1760- 1834هـ). نيل الاوطار شرح منتقى الاخبار- بيروت، لبنان : دار الفكر، 1402هـ / 1982هـ.
- 66- شوكانى، محمد بن على بن محمد (1173- 1250هـ / 1760- 1834هـ). در السحابه فى مناقب القرابه والصحابه- دمشق، شام : دار الفكر، 1494هـ / 1984هـ.
- 67- شيبانى، ابوبكر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (206- 287هـ / 822- 900هـ). الأحاد و المثانى- رياض، سعودى عرب : دار الرايه، 1411هـ / 1991هـ.
- 68- شيبانى، ابوبكر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شيبانى (206- 287هـ / 822- 900هـ). السنه- بيروت، لبنان : المكتب الاسلامى، 1400هـ
- 69- صنعانى، محمد بن اسماعيل (773- 852هـ). سبل السلام شرح بلوغ المرام- بيروت، لبنان : دار احياء التراث العربى، 1379هـ
- 70- صيداوى، محمد بن احمد بن جميع، ابوالحسين (305- 402هـ). معجم الشيوخ- بيروت، لبنان : مؤسسة الرسالة، 1405هـ
- 71- طبرانى، سليمان بن احمد (260- 360هـ / 873- 971هـ). المعجم الاوسط رياض، سعودى عرب : مكتبة المعارف، 1405هـ / 1985هـ
- 72- طبرانى، سليمان بن احمد (260- 360هـ / 873- 971هـ). المعجم الصغير- بيروت، لبنان : دارالكتب العلمية، 1403هـ / 1983هـ
- 73- طبرانى، سليمان بن احمد (260- 360هـ / 873- 971هـ). المعجم الكبير- موصل، عراق : مطبعة الزهراء الحديثه.
- 74- طبرانى، سليمان بن احمد (260- 360هـ / 873- 971هـ). المعجم الكبير- قاهره، مصر : مكتبه ابن تيميه.
- 75- طبرى، ابو جعفر محمد بن جرير بن يزيد (224- 310هـ / 839- 923هـ). جامع البيان فى تفسير القرآن- بيروت، لبنان : دار المعرفه، 1400هـ / 1980هـ.

- 76- طيالسى، ابو داود سليمان بن داود جارود (133- 204هـ / 751- 819ع).- المسند- بيروت، لبنان : دار المعرفه-
- 77- عبدالرزاق، ابو بكر بن بمام بن نافع صنعاني (126- 211هـ / 744- 826ع).- المصنف- بيروت، لبنان : المكتب الاسلامي، 1403هـ
- 78- عجلوني، ابو الفداء اسماعيل بن محمد بن عبدالبهادي بن عبدالغنى جراحى (1087- 1162هـ / 1676- 1749ع).- كشف الخفاء و مزيل الالباس- بيروت، لبنان : مؤسسة الرساله، 1405هـ
- 79- عسقلاني، احمد بن على بن محمد بن محمد بن على بن احمد كنانى (773- 852هـ / 1372- 1449ع).- الاصابه فى تمييز الصحابه- بيروت، لبنان : دار الجيل، 1412هـ / 1992ع.
- 80- عسقلاني، احمد بن على بن محمد بن محمد بن على بن احمد كنانى (773- 852هـ / 1372- 1449ع).- تلخيص الحبير- مدينه منوره، سعودى عرب : 1484هـ / 1964ع.
- 81- عسقلاني، احمد بن على بن محمد بن محمد بن على بن احمد كنانى (773- 852هـ / 1372- 1449ع).- تهذيب التهذيب- بيروت، لبنان، دار الفكر، 1404هـ / 1984ع.
- 82- عسقلاني، احمد بن على بن محمد بن محمد بن على بن احمد كنانى (773- 852هـ / 1372- 1449ع).- لسان الميزان- بيروت، لبنان، مؤسسة الاعلمى للمطبوعات، 1406هـ / 1986ع.
- 83- عسقلاني، احمد بن على بن محمد بن محمد بن على بن احمد كنانى (773- 852هـ / 1372- 1449ع).- فتح البارى- لاهور، باكستان : دار نشر الكتب الاسلاميه، 1401هـ / 1981ع.
- 84- قرطبي، ابو عبدالله محمد بن احمد بن محمد بن يحيى أموى (284- 380هـ / 897- 990ع).- الجامع لاحكام القرآن- بيروت، لبنان : دار احياء التراث العربى-
- 85- قزويني، عبدالكريم بن محمد الرافعى- التدوين فى أخبار قزوين- بيروت، لبنان : دار الكتب العلميه، 1987ع.
- 86- قضاعى، ابو عبد الله محمد بن سلامه بن جعفر بن على بن حكيم بن ابراهيم بن محمد بن مسلم قضاعى (م 454هـ / 1062ع).- مسند الشهاب- بيروت، لبنان : مؤسسة الرساله، 1407هـ / 1986ع.
- 87- كنانى، احمد بن ابى بكر بن اسماعيل (762- 840هـ).- مصباح الزجاجه فى زوائد ابن ماجه- بيروت، لبنان : دار العربيه، 1403هـ
- 88- مبارك پورى، ابو علا محمد عبدالرحمن بن عبد الرحيم (1283- 1353هـ).- تحفة الاحوذى- بيروت، لبنان : دار الكتب العلميه-
- 89- محاملى، ابو عبدالله حسين بن اسماعيل بن محمد بن اسماعيل بن سعيد بن ابان ضبى (235- 330هـ / 849- 941ع).- الامالى- عمان + اردن + الدمام : المكتبة الاسلاميه + دار ابن القيم، 1412هـ
- 90- محب طبرى، ابو جعفر احمد بن عبدالله بن محمد بن ابى بكر بن محمد بن ابراهيم (615- 694هـ / 1218- 1295ع).- ذخائر العقبى فى مناقب ذوى القربى- جده، سعودى عرب : مكتبة الصحابه، 1415هـ / 1995ع.
- 91- محب طبرى، ابو جعفر احمد بن عبد الله بن محمد بن ابى بكر بن محمد بن ابراهيم (615- 694هـ / 1218- 1295ع).- الرياض النضره فى مناقب العشره- بيروت، لبنان : دار الغرب الاسلامي، 1996ع.
- 92- مزى، ابو الحجاج يوسف بن زكى عبدالرحمن بن يوسف بن عبدالملك بن يوسف بن على (654- 742هـ / 1256- 1341ع).- تهذيب الكمال- بيروت، لبنان : مؤسسة الرساله، 1400هـ / 1980ع.
- 93- مسلم، ابن الحجاج قشيرى (206- 261هـ / 821- 875ع).- الصحيح- بيروت، لبنان : دار احياء التراث العربى-
- 94- مقدسى، محمد بن عبد الواحد حنبلى (م 643هـ).- الاحاديث المختاره- مكه مكرمه، سعودى عرب : مكتبة النهضة الحديثيه، 1410هـ / 1990ع.
- 95- مناوى، عبدالرؤف بن تاج العارفين بن على بن زين العابدين (952- 1031هـ / 1545- 1621ع).- فيض القدير شرح الجامع الصغير- مصر : مكتبه تجاريه كبرى، 1356هـ
- 96- نيهانى، يوسف بن اسماعيل بن يوسف (1265- 1350هـ).- الشرف المؤيد لآل محمد صلى الله عليه وآله وسلم- فيصل آباد، باكستان : چشتى كتب خانه، 1986ع.
- 97- نسائى، احمد بن شعيب (215- 303هـ / 830- 915ع).- السنن- حلب، شام : مكتب المطبوعات الاسلاميه، 1406هـ / 1986ع.

- 98- نسائي، احمد بن شعيب (215- 303 هـ / 830- 915ء). السنن الكبرى- بيروت، لبنان : دارالكتب العلمية، 1411 هـ / 1991ء-
- 99- نسائي، احمد بن شعيب (215- 303 هـ / 830- 915ء). فضائل الصحابة. بيروت، لبنان : دارالكتب العلمية، 1405 هـ
- 100- نسائي، احمد بن شعيب (215- 303 هـ / 830- 915ء). خصائص على- الكويت : مكتبة المعلا، 1406 هـ
- 101- نووي، ابو زكريا، يحيى بن شرف بن مري بن حسن بن حسين بن محمد بن جمعه بن حزام (631- 677 هـ / 1233- 1278ء). تهذيب الاسماء واللغات. بيروت، لبنان : دارالكتب العلمية-
- 102- وادياشي، عمر بن علي بن احمد اندلسي (723- 804 هـ). تحفة المحتاج الي ادلة المحتاج- مكة مكرمه، سعودي عرب : دار حراء، 1406 هـ
- 103- بندي، علاؤ الدين علي المتقي بن حسام الدين (م- 975 هـ). كنز العمال في سنن الافعال والاقوال- بيروت، لبنان : مؤسسة الرسالة، 1399 هـ / 1979ء-
- 104- هيثمي، نور الدين ابو الحسن علي بن ابي بكر بن سليمان (735- 807 هـ / 1335- 1405ء). مجمع الزوائد. قاهره، مصر : دارالريان للتراث + بيروت، لبنان : دارالكتاب العربي، 1407 هـ / 1987ء-
- 105- هيثمي، نور الدين ابو الحسن علي بن ابي بكر بن سليمان (735- 807 هـ / 1335- 1405ء). موارد الظمان إلى زوائد ابن حبان- بيروت، لبنان : دارالكتب العلمية-
- 106- هيثمي، نور الدين ابو الحسن علي بن ابي بكر بن سليمان (735- 807 هـ / 1335- 1405ء). مسند الحارث (زوائد الهيثمي)- المدينة المنورة، سعودي عرب : مركز خدمة السنة و السيرة النبوية، 1413 هـ / 1992ء-